تو جو زندگی ہو میری

سجل علی

مکمل ناول

وہ اپنے آفس کے کیبن میں بیٹھا اپنے اسٹاف پر غصہ نِکال رہا تھا

کوئی کام تُم لوگوں سے نہیں ہوتا اب اگر مجھے کام ٹھیک سے نہیں ملا تو مُجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا جاؤ اب یہاں سے

غصے میں کہہ کر پانی پینے لگا

حسنین شاہ کیا بات ہے کس بات پر اتنا غصہ ہو رہے ہو یار کام ڈاؤن اب بتا کیا بات ہے

حسنین کا دوست جنید اس سے پوچھنے لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ نہیں بس تھوڑا سٹریس ہے سوچ رہا ہوں گھر جا کے ریسٹ کر لوں جنید تُو سب دیکھ لینا

وہ بے زاری سے کہتا ہُوا اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا

کوٹ کو ہاتھ میں لیا گاڑی کی چابی لیے آفس سے نِکل آیا

زفر رہنے دو آج میں خود ڈرائیو کروں گا

حسنین نے گلاسز آنکھوں پر لگائے اور آکر گاڑی میں بیٹھ گیا

حسنین شاہ کا اپنا بزنس تھا بلاشبہ وہ بہت خوبصورت اور مردانہ وجاہت کے سبب اس

پورے ماحول پر چھایا رہتا تھا

سفید رنگ سیاہ آنکھیں ہلکی دھڑی اور عمبیر مردِانہ آواز اسے اگر کوئی اک بار دیکھتا تھا تو

تعریف کیے بنا نہیں رہ سکتا تھا

حسنین نے اپنا فون اٹھایا اور کر کسی کو کال کرنے لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کام ہو گیا جو میں نے کہا تھا مجھے ساری انفورمیشن چاہیئے آج شام تک نہیں تو آج سے تم فارغ کل سے جاب پر آنے کی ضرورت نہیں اس نے اپنی بھاری مردانہ آواز میں کہہ کر فون بند کر دیا

احمد ہاؤس پہنچا تو گارڈز نے گیٹ کھولا حسنین کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔

احمد ہاؤس بہت خوبصورت اور وسیع تھا اس گھر میں حسنین شاہ اس کی دادی تایا تائی اور کزن حنا رہتے تھے

دادی کو سب پیار سے بی جان کہتے تھے اکرم شاہ کے دو بیٹھے تھے بڑے بیٹے احمد صاحب جب کے چھوٹے بیٹے حماد صاحب

حماد صاحب اور انکی بیوی کچھ سال پہلے فوت ہو چکے تھے حماد صاحب کی صرف اک ہی اولاد تھی حسنین شاہ جب کے احمد صاحب کی اک ہی بیٹی حنا تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

احمد شاہ کا اپنے بزنس تھا وہ زیادہ تر بزنس کے سلسلے میں ملک سے باہر رہتے تھے حسنین اپنے تایا کی بہت عزت کرتا تھا وہ گھر میں داخل ہوا تو حسنین کی دادی ملازموں کو کام سمجھا رہی تھی حسنین آ کر بی جان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا

آج میرا بچہ جلدی گھر آ گیا ہے اور کب آئے تُم دبئی سے واپس بی جان نے حسنین کا ماتھا چومتے ہوئے کہا

آج ہی واپس آیا ہوں بی جان تھوڑا سا کام تھا آفس میں وہ کر کے سیدھا گھر ہی آ رہا ہوں

حسنین بی جان کے گود میں سَر رکھ کے لیٹ گیا

کیوں کرتے ہو اتنی محنت اتنا پیسہ کما کر کیا کرو گے بس کر دو اب شادی کی عمر ہو گئی ہے شادی کر لو مجھے اپنے پوتے پوتیوں کو دیکھنا ہے مرنے سے پہلے میری خواہش پوری کر دو یہ بولتے بولتے بی جان کی آنکھوں سے آنسو گر کے حسنین کے چوڑی پیشانی پر آ گ ئی ے

بی جان آپ رُو کیوں رہی ہیں آپکو پتا ہے میری زندگی کا اک ہی مقصد ہے حسن جیلانی کی تباہی حسنین نے قرب سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین بھول کیوں نہیں جاتے جو ہو گیا سو ہو گیا تمہیں ابھی پورا سچ نہیں پتا اور میں بھی تو ماں تھی نا لیکن میں نے اللہ پے پر چھوڑ دیا ہے اور پھِر اگر تُم نے بھی وہی سب کیا تو اس میں اور تُم میں کیا فرق رہ جائے گا

بی جان نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سمجھانے کی ناکام کوشش کی

بی جان حسن جیلانی نے میرے باپ مروا دیا اور آپ کہہ رہی ہیں میں کچھ نا کروں چُپ کر کے بیٹھ جاؤں ہرگز نہیں حسنین شاہ نے کبھی معاف کرنا سیکھا ہی نہیں ہے

میں اپنا انتقام ضرور لوں گا حسنین کہہ کر اٹھ بیٹھا اور بی جان کے سر پر بوسہ دے کر سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چلا گیا

اللہ اس لڑکے کو سمجھا دے

اور آنے والی تباہی سے بچائے سب کو

بی جان نے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

. . . .

جیلانی حویلی میں سید مہراب جیلانی کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں مہراب جیلانی کی اک بیٹی کی تو بہت سال پہلے ڈیتھ ہو گئی تھی

مہراب جیلانی اور انکی بیوی کی بھی کچھ سال پہلے وفات ہو چکی تھی

مہراب شاہ کا بڑا بیٹا حسن جیلانی تھا جس کی شادی فرزانہ بیگم کے ساتھ ہوئی تھی حسن جیلانی کے دو بیٹیاں تھیں بڑی بیٹی ماہ رخ اور چھوٹی بیٹی ماہ نور

جب کے مہراب شاہ کی ایک بیٹی رانیا کی شادی مہراب صاحب نے اپنے بھانجے کے ساتھ کر دی تھی رانیا بیگم کی دو بیٹیاں سائرہ اور انوشے تھیں اور چھوٹا بیٹا عادل تھا

سائرہ حویلی میں رہتی تھی کیوں کہ سائرہ اور ماہ رخ اک ہی کالج میں پڑھتی تھیں

مانو کیا کر رہی ہو ماہ رخ ماہ نور کے ساتھ اکڑ کر بیٹھ گئی ماہ رخ بہت پیاری اور سب کی لاڈلی تھی ڈارک براؤن بڑی بڑی آنکھیں لمبے گھنے بال دودھ جیسا سفید رنگ وہ خوبصورتی کی مثال تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپی یہ دیکھیں انوشے کی تصویر کتنی اچھی آئی ہے مانو اور انوشے میں بہت اچھی دوستی تھی

مانو نے اپنا فون ماہ رخ کو دیکھاتے ہوئے کہا

ہاں پیاری تو بہت لگ رہی ہے ماہ رخ کہہ کر اٹھ گئی اور اپنے گھنے بالوں میں برش کرنے لگی

ماہ رخ کمرے سے باہر آئی تو ماہ رخ کی ملازمہ مومنہ اس کے بالوں کو دیکھنے لگی

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو ماہ رخ نے مسکراتے ہوئے مومنہ کو دیکھا

باجی آپ بہت خوبصورت ہیں کبھی کسی کی نظر نا لگ جائے آپکو پورا جیلانی خاندان میں نے دیکھا ہے لیکن آپ جیسی خوبصورت کوئی لڑکی نہیں دیکھی ملازمہ نے ماشاءاللہ کرتے ہوئے کہا

اچھا شکریہ ماہ رخ ملازمہ سے کہہ کر باہر چلی گئی وہ ایسی ہی تھی سب کی عزت کرنے والی سب کے ساتھ پیار سے بات کرنے والی۔۔۔۔۔

سر حسن جیلانی کی حویلی میں ٹوٹل تین لڑکیاں رہتی تھیں دو حسن جیلانی کی بیٹیاں اور ایک حسن جیلانی کی بھانجی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے سویا ہوا تھا جب اس کو اس کے خاص آدمی تہاور کا فون آیا

ھمممم.....ٹھیک ہے اب تم کل سے حسن جیلانی کی حویلی کا پہرہ دو گے مجھے اک اک خبر

دیتے رہو گے.جی صاحب

جی حسنین نے فون بند کیا اور اٹھ کر کمرے کی لائٹس آن کی اٹھ کے ونڈو کے سامنے آ

کھڑا ہوا

آج سے تمہاری برے دن شروع حسن جیلانی اب تمہیں پتا چلے گا کہ کسی کو تکلیف دے

کر تڑپانہ کیا ہوتا ہے حسنین کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہیں تھیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

....

ماہ رخ کیا کر رہی ہو سائرہ ماہ رُخ کے کمرے میں آ کر کہنے لگی

کچھ نہیں نماز پڑھی ابھی اور اب تھوڑا سی پڑھائی کرنے لگی تھی

ماہ رخ نے دوپٹہ نماز کے اسٹائل میں لپیٹا ہوا تھا

پرسوں کالج میں پارٹی ہے ماہ رخ لیکن ہم نہیں جا سکتے سائرہ نے ماہ رخ کا فون دیکھتے ہوئے کہا

ہاں یار نہیں جا سکتے کیوں کے سیّد لڑکیاں پارٹیز میں نہیں جا سکتیں ماہ رخ نے آم سے لہجے میں کہا

ماہ رخ سب کتنا مزہ کریں گی اور ہم گھر میں بیٹھے ہوں گے سائرہ نے مایوس ہوتے ہوئے کہا

سائرہ ہمیں اِجازت نہیں ایسی پارٹیز میں جانے کی

ماہ رخ برقع پہن کر جائیں گے اور ویسے بھی تو ہم پردہ کر کے جاتی ہیں سائرہ نے ماہ رخ کو قائل کرنا چاہا

سائرہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔ ہم نہیں جا رہے بس ماہ رخ نے بکس بیگ سے نکالتے ہوئے کہا

اَچّھا یار نہیں جاتی مار کیوں رہی ہو سائرہ بھی منہ پھُلا کر بیٹھ گئی

ماہ رخ اپنی ہنسی کو دبانے کی کوشش کرنے لگی

. . . .

حسنین مارننگ واک کر کے گھر لوٹا تو بی جان کے کمرے کا رُخ کیا

بی جان قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں مصروف تھیں حسنین بی جان کو دیکھ کر اپنے کمرے میں آیا اور شاور لینے چلا گیا

حسنین فریش ہو کر نیچے آیا تو بی جان کو انتظار میں دیکھا

آ گیا میرا بچہ رات نیند ٹھیک سوئے تھے نا بی جان نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

بی جان کو معلوم تھا کے حسنین نے پوری رات سگرٹس پیتے ہوئے گزاری ہے

جی بی جان بہت اچھی نیند آئی رات اور آپ نے ناشتہ کیا حسنین بی جان سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا

نہیں میں تمہارا انتظار کر رہی تھی اب کروں گی بی جان نے ممتا سے پُر لہجے میں کہا

حسنین کو بی جان نے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروایا

اَچھّا بی جان اب میں چلتا کچھ کام بھی ہے

آفس میں شاید رات آنے میں دیر ہو جائے حسنین نے فون اور گاڑی کی چابی اُٹھاتے ہوئے کہا

اَچھّا میرا بچہ اللہ تمہیں اپنے امان میں رکھے

اللہ حافظ بی جان نے روزانہ کی طرح اسے دعا دی

حسنین باہر آیا تو ڈرائیور اور گارڈز پہلے موجود تھے

گلاسسز آنکھوں پر لگائے

وائیٹ شرٹ بلَیک کوٹ اور بلَیک پینٹ میں ملبوس اچھے سے بال سیٹ کیے اپنی پوری آن سے چلتا ہوا وہ گاڑی میں بیٹھا

تہاور مجھے ان لڑکیوں کی تصویریں چاہیے آج شام تک حسنین نے نیا حکم جاری کیا

سر لڑکیاں فل پردے میں آتی ہیں تصویر کیسے لوں گا تہاور نے سوچتے ہوئے کہا

تم کوشش کرنا اگر پھر بھی کام نہ ہوا

تو میں خود دیکھ لوں گا حسنین نے کہہ کر فون بند کر دیا

حسنین آفس پہنچا تو سٹاف نے اسے سلام کیا

اسنے سب کو سر ہلا کر جواب دیا اور اپنے کیبن میں آ گیا

جہاں جنید اس کا انتظار کر رہا تھا

آ گئے جناب جنید نے طنزیہ نظروں سے حسنین کو دیکھا

ہاں کیوں حسنین نے عام سے لہجے میں جواب دیا

کوئی حکم نیا جنید نے حسنین کو تنگ کیا

ہاں میرا شوز پالش کر دینا حسنین کونسا کم تھا اور اپنے قہقہہ کو روکنے کی کوشش کرنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جنید کو پہلے تو بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن جب آئی تو وہ اٹھ کر حسنین کے پاس آیا اور حسنین کو زور سے کمر پر مکا دے مارا

منہ سے نہیں بات کر سکتے ہاتھ پاؤں پر کیوں اتر آتے ہو حسنین نے کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

جنید ابھی جوابی کاروائی کرنے لگا تھا لیکن حسنین کی سیکرٹری ڈور نوک کر کے اندر آئی

سر مسٹر آفاق کی کالز آرہی ہیں بار بار

وہ آج آپ کے ساتھ میٹنگ کرنا چاہتے ہیں مونا نے تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا

آج تین بجے کا ٹائم دے دو اُنہیں حسنین نے کہہ کر کوٹ اتار کر چیئر کی پشت پر ٹِکا دیا

جی سر میں کہہ دیتی ہوں یہ کہتے ہوئے مونا کیبن سے باہر چلی گئی

حسنین میں اک بات سوچ رہا ہوں بہت دنوں سے جنید نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

اَچّھا تُم سوچتے بھی مجھے تو تم عقل سے پیدل لگتے ہو خیر چھوڑو کیا سوچ رہے ہو حسنین نے شرارت سے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کر لے بکواس تو اپنی جنید نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

اچھا نہیں بول رہا اب بتاؤ کیا بات ہے حسنین نے اپنی ہنسی کو روکا

اب میری سنو جنید نے حسنین کو گھورتے ہوئے کہا

اچّھا بابا بولو کیا بات ہے حسنین چیئر پر بیٹھ گیا

تُم شادی کیوں نہیں کر لیتے

اب تو عمر بھی نکلی جا رہی ہے ایسا نا ہو بعد میں کوئی ستر سالہ بوڑھی بھی تُم سے شادی نا

کرے جنید کی شیطانی رگ جاگی

تُم کیوں پاگل ہو رہے ہو اور خود کونسا شادی کی ہوئی ہے جو میرے پیچھے لگے ہوئے ہو

حسنین نے کافی پیتے ہوئے کہا

جب تمہاری شادی ہو گی تو پِھر میں شادی کروں گا

پِھر تو تمہاری قسمت میں شادی لکھی ہی نہیں حسنین ابھی بات کر ہی رہا تھا کے دروازہ ناک

ہوا آجائیں حسنین نے اِجازت دی

تہاور روم میں داخل ہوا

ہیلو سر

ہیلو تہاور کیسے ہو حسنین نے تہاور کو سامنے رکھی چیئر کی طرف اِشارہ کیا

جنید فون میں مصروف تھا

سر وہ دونوں لڑکیاں ابھی کالج سے گھر گئی ہیں لیکن آپ نے کہا تھا حسن جیلانی کی بیٹی کا پتا کرنا ہے لیکن یہ بہت مشکل ہے کیوں کے دونوں لڑکیاں پردہ کر کے آتی ہیں تہاور اپنی دوہن میں سوار بولے جارہا تھا حسنین کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار سے دے مارے جنید اب نہیں چھوڑے گا مجھے حسنین نے دِل میں سوچا

جنید کے کان کھڑے ہوگئے وہ فون واپس ٹیبل پر رکھ کر حسنین جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگا

کون لڑکی کیسی لڑکی کیا چل رہا ہے کوئی مجھے بھی بتانا پسند کرے گا جنید نے مشکوک نظروں سے حسنین کو دیکھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی بات نہیں جنید یہ تہاور تو ایسے ہی بکے جا رہا ہے حسنین نے تہاور کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

تُم اب مجھ سے چھپاؤ گے ڈوب مرو حسنین شاہ جنید نے چبا چبا کر کہا

تہاور مروا دیا تم نے کیا ضرورت تھی اس پاگل کے سامنے بات کرنے کی حسنین نے بالوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا

لڑکی پسند کر لی ہے میں نے اسی کے پیچھے اسے لگایا ہوا وہ تہاور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا

حسنین نے یہ لفظ کس طرح بولے یہ صرف وہی جانتا تھا

کب کر لی پسند لڑکی اور مجھے بتایا بھی نہیں جنید نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا

بہت ٹائم پہلے دیکھی تھی لیکن وہ سید زادی ہے اور اس کا باپ مجھے اپنی بیٹی نہیں دیگا حسنین نے بات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا

تو تمہیں کیا پڑی ہے سید زادی کے پیچھے بھاگنے کی کوئی اور پسند کر لو جنید کو دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا اسے پتا تھا حسنین اصل وجہ نہیں بتا رہا

حسنین شاہ کو جو چیز ایک بار اچھی لگ جائے پھر وہ حسنین کی ہوتی ہے حسنین نے ضدی لہجے میں کہا

لیکن وہ کوئی چیز نہیں ہے جیتی جاگتی اِنسان ہے حسنین شاہ جنید کو ڈر لگنے لگا تھا کیوں کے جنید حسنین کی ضد کو اچھے سے جانتا تھا

میں نہیں جانتا کچھ مجھے بس وہ لڑکی چاہیئے ہر حال میں حسنین نے دو ٹوک کہا اور چیئر سے اٹھا

مسٹر آفاق آنے والے ہوں گے تو میں جا رہا ہوں میٹنگ روم میں حسنین کہہ کر اپنے کیبن سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

ماہ رخ کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو سائرہ نے ماہ رخ کو گم سم دیکھا تو پوچھنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سائرہ پتہ نہیں کیوں میرا دِل گھبرا رہا ہے ایسا لگتا ہے جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے ماہ رخ نے آنکھیں بند کی

لو پانی پی لو کچھ نہیں ہو گا تم فضول میں ٹینشن لے رہی ہو سائرہ نے پانی ماہ رخ کو دیا

اللہ کرے میرا وہم ہو ماہ رخ نے منہ پر ہاتھ پھیرا

سائرہ میں کچھ ٹائم آرام کرنا چاہتی ہوں اسنے اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہا

اَچھّا میری جان تم. آرام کرو میں بعد میں آتی ہوں سائرہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

....

حسنین میٹنگ سے فارغ ہوا تو جنید کے پاس آیا

جنید میں کچھ ٹائم کے لیے لانگ ڈرائیو پر جا رہا ہوں چلو گے میری ساتھ حسنین نے کوٹ ہاتھ میں لیا ہوا تھا

اس ٹائم لانگ ڈرائیو جنید کو حیرت ہوئی کے چار بجے کون لانگ ڈرائیو پر جاتا ہے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہاں کیوں اس ٹائم لانگ ڈرائیو پہ جانا ممنوں ہے حسنین نے ہنستے ہوئے کہا اور آفس سے باہر آیا

حسنین ایسے ہی ہنستے رہا کرو جنید نے بہت ٹائم بعد حسنین کو ہنستے ہوئے دیکھا تو خوشی سے کہنے لگا

ھمم سہی کہہ رہے ہو حسنین آکر گاڑی میں بیٹھا حسنین ڈرائیونگ سیٹ جب کے جنید فرنٹ سیٹ پر تھا

حسنین اک بات مجھے سمجھ میں نہیں آرہی تم نے سیدزادی کو دیکھا کیسے تھا اور تو کہہ رہا تھا وہ پردے میں ہوتی ہیں جنید کو ابھی تک حسنین کی باتوں پر یقین نہیں آرہا تھا

بس دیکھ لیا تمہیں اس کیا لینا دینا کے کیسے اور کہاں دیکھا حسنین نے بیزاری سے کہا

حسنین نے ماہ رخ کو دیکھا ہی نہیں تھا اسے ماہ رخ سے کوئی مطلب بھی نہیں تھا اسے تو صرف اپنا بدلا لینا تھا

لیکن اب تم نے کیا سوچا ہے بی جان رشتہ لے کر جائیں گی جنید نے عام سے لہجے میں پوچھا

نہیں بی جان کیوں جائیں گی وہاں حسنین کو یہ بات کسی خنجر کی طرح لگی تھی

تم اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو سب ٹِھیک ہے جنید نے اسکے چہرے پر ایک عجیب سا قرب محسوس کیا تو کہنے لگا

ہاں یار سب ٹِھیک ہے کوئی اور بات نہیں کر سکتے ہم حسنین نے بات بدلی

اَچّھا ٹِھیک ہے جیسے تمہاری مرضی اور بھی جان کیسی ہیں جنید نے زیادہ اس سے نہیں پوچھا اسے پتا تھا حسنین غصے کا تیز ہے

بالکل ٹِھیک ہیں بی جان حسنین نے نارمل سے لہجے میں کہا

حسنین کے فون پر کال آئی تو وہ فون میں مصروف ہو گیا

اَچّھا تم یہ ڈیل سائن کر دو بہت اِچھی بات ہے یہ کانٹریکٹ مجھے ہی ملنا تھا مجھے یقین تھا حسنین نے فون پر بات کا سلسلہ ختم کیا تو جنید کی نظریں خود پر مرکوز پائیں

کیا ہے ایسے کیا دیکھ رہے ہو حسنین کی چہرے پر اک عجیب سے خوشی جنید کو نظر آئی

تم اتنا پیسا کس لیے کما رہے ہو کیا کرو گے اتنے پیسے کا جنید نے طزیہ لہجے میں پوچھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیا مطلب مجھے تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئی اس نے جنید کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

حسنین شاہ تم نے خود کو کام کرنے والی مشین بنادیا ہے ربورٹ بن گئے ہو تم۔۔اور تم کہتے ہو تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی

حسنین کی نظریں سڑک پر مرکوز تھیں وہ جنید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب نہیں دے سکتا تھا اس لیے چُپ رہا

اللہ پاک تمہیں سیدھا راستہ دکھائے حسنین شاہ میرے لیے تم بھائی جیسے ہو میں تمہاری خوشی میں خوش ہوں جنید نے کہہ کر بات کو ختم کیا

حسنین گھر رات گئے لوٹا تو احمد صاحب کو انتظار میں پا کے حسنین خوشی میں آگے بڑھ کر احمد صاحب کے گلے لگا

بڑے ابو آپ کب آئے واپس۔۔

مجھے بتایا کیوں نہیں میں آپ کو پک کرنے آجاتا حسنین احمد صاحب کے گلے لگا شکوہ کرنے لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا ہُوا نہیں بتایا ورنہ تمھاری روٹین مجھے پتا کیسے چلتی یہ کونسا ٹائم ہے گھر واپس آنے کا

حسنین شاہ

اَحمد صاحب نے حسنین کو ڈپٹتے کہا

سوری بڑے ابو کام میں مصروف تھا ٹائم کا اندازہ ہی نہیں ہوا حسنین نے سر جھکا کر جواب

دیا

تم دن رات خود کو کیوں کام میں الجھا کر رکھتے ہو حسنین شاہ کس چیز

سے بھاگ رہے ہو اور کب تک بھاگو گے میری بچے اب بھول جاؤ وہ سب اَحمد صاحب

وہیں صوفے پر بیٹھ گئے

حسنین نے قرب سے آنکھیں بند کر لیں اسے لگ رہا تھا اگر وہ آنکھیں کھولے گا تو سب کچھ

پھِر سامنے آجائے گا

لیکن کب تک وہ آنکھیں بند کیے بیٹھا رہتا حسنین نے آنکھیں کھولی تو گہری سیاہ آنکھوں

سے اک آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسل آیا جِسے حسنین نے نہ محسوس انداز میں صاف کر دیا

بڑے ابو میں حسنین شاہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں حسن جیلانی سے اپنے بابا کا بدلہ لے کر رہوں گا حسنین نے اَٹل لہجے میں کہا جس میں چٹانوں جیسی سختی تھی حسنین کے چہرے پر۔۔

حسنین بیٹا تم اب تک اس بات کو نہیں بھولے تمہارا باپ میرا بھی بھائی تھا وہ صرف تمہارے اکیلے کا کچھ نہیں تھا چھوڑ دو یہ سب میری بچے کچھ حاصل نہیں ہو گا کسی سے دشمنی پال کر اور جسے تم آج تک اپنا دشمن سمجھتے آئے ہو وہ بے قصور ہے تم میری بات کا اعتبار کیوں نہیں کرتے احمد صاحب نے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی

پر اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں بڑے ابو میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنے والا میرا مقصد جیلانی خاندان کی بدنامی ہے اور میں اپنے فیصلے پر قائم رہوں گا آپ آرام کریں کل بات کریں گے حسنین نے کوٹ ہاتھ میں لیا اور اٹھ کھڑا ہوا

آحمد صاحب نے حسنین کو دیکھ کر دِل ہی دِل میں اس کے لیے دعائیں مانگی اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئے

حسنین اپنے کمرے میں آیا تو گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا

بابا میں حسن جیلانی کو کبھی معاف نہیں کروں گا یہی سوچتے ہوئے پتا نہیں کب نیند آ گئی

. . . .

ماہ رخ نے صبح اٹھ کر نماز پڑھی اور پِھر باہر لان میں چہل قدمی کرنے نکل آئی

پوری حویلی سنسان تھی سب نیند میں تھے

ماہ رخ کا روشن چہرہ بہت پاکیزہ اور شفاف لگ رہا تھا لیکن اک عجیب سی ویرانی چھائی ہوئی تھی

مجھے سکون کیوں نہیں مل رہا آخر ہو کیا گیا ہے

ماہ رخ وہی سوال خود سے کرنے لگی جو اتنے دنوں سے اس کے دماغ میں چل رہے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اور وہ خواب کیا مطلب ہے اس خواب کا ماہ رخ نیچے گھاس پر بیٹھ گئی

میرے اللہ آپ میری مدد کرو میری لیے جو بہتر ہو وہی کرنا ہمیشہ ماہ رخ سچے دِل سے دُعا کر کے اٹھی اور حویلی کے اندر چلی گئی

. . . .

حسنین اَحمد صاحب کے ساتھ مارننگ واک کر کے گھر آیا تو دونوں ہنستے ہوئے گھر میں داخل ہوئے

بی جان اور نصرت بیگم لاؤنج میں باتیں کر رہیں تھیں

اَحمد صاحب اور حسنین بی جان کے ساتھ آ کر صوفے پر بیٹھ گئے بی جان بیچ میں بیٹھی ہوئیں تھیں

آج میری بچے کا موڈ بڑا خوشگوار لگ رہا بی جان نے حسنین نے سَر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

احمد تم نہ جایا کرو ملک سے باہر

میرا بچہ خُوش تو رہے گا نہ

اب بوڑھی آنکھوں کو روز اک نیا نور ملے گا بی جان نے ممتا بھرے انداز میں کہا

بی جان آپ کا لاڈلا مجھ سے بہت آگے نکل چکا ہے میں ٹھہرا غریب آدمی آپ کا بچہ تو ماشاء اللہ سے امیر ہے وہ گھر بیٹھ جائے تو کوئی پرواہ نہیں ہو گی اسے

اَحمد صاحب نے فخریہ لہجے میں کہا

اسی بات سے میں بھی پریشان رہتی ہوں اس نے خود کو پتھر کا سمجھ رکھا ہے بیوی آئے گی تو سدھر جائے گا بی جان نے انگلی کی مدد سے چشمہ ٹِھیک کرتے ہوئے کہا

بڑی امی آپ ناشتہ لگائیں بھوک لگی ہے میں فریش ہو کر آتا ہوں حسنین نصرت بیگم سے کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

دیکھا اَحمد یہ میری بات کو گھوما کر گیا ہے رب جانے کیا چل رہا اس کے دماغ میں بی جان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

بی جان آپ ٹینشن نہ لیں میں سنبھال لوں گا اسے اَحمد صاحب نے بی جان کو دلاسہ دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

. . . .

ماہ رخ تم تیار ہو گئی ماموں ہمارا ویٹ کر رہے ہیں، سائرہ ماہ رخ کے کمرے میں آئی

ہاں بس یہ نقاب کر لوں ماہ رخ نے نقاب کرتے ہوئے کہا اور سائرہ کے ساتھ کمرے سے باہر آ گئی

چلیں بیٹا حسن صاحب نے ماہ رخ کو دیکھتے ہوئے کہا

جی بابا چلیں ماہ رخ نے کہا اور دونوں حسن صاحب کے پیچھے باہر چلی آئیں

ماہ رخ کالج آئی تو اس کا دِل پڑھائی میں نہیں لگ رہا تھا سائرہ نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی

کیا بات ہے ماہ رخ تُم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی کیا بات ہے مجھ سے شیئر کرو ایسے چُپ کیوں بیٹھی ہو سائرہ اور ماہ رخ کینٹین میں بیٹھ گئیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

سائرہ میں بہت پریشان ہوں یار سمجھ میں نہیں آرہا کیا کروں کچھ دنوں سے عجیب عجیب سے خواب آرہے ہیں اکثر رات کو نیند ٹوٹ جاتی ہے تو پوری رات سو نہیں پاتی ہوں ماہ رخ واقعے بہت پریشان تھی

کونسے خواب اور یار اب ضروری تو نہیں ہر خواب صحیح ہو وہم بھی تو ہو سکتا ہے نا

تم پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہے سائرہ نے پیار سے کہتے ہوئے ماہ رخ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

ہو سکتا ہے پگلی کے تمہاری شادی ہونے والی ہو بہت جلد سائرہ نے ماہ رخ کا موڈ چینج کرنے کے لیے مذاق میں کہا

لیکن کون جانے کونسا قبولیت کا ٹائم ہے

سائرہ ایسا کچھ نہیں تم بھی نہ ماہ رخ نے شرماتے ہوئے کہا

پھر کیسا ہے جی ہمیں بھی بتادو نہ سائرہ پھِر بھی بعض نہ آئی

دفع ہو جاؤ ماہ رخ کہہ کر اپنے اور سائرہ کے لئے جوس لینے چلی گئی

. . . .

حسنین رائل بلو کوٹ پینٹ اور وائٹ شرٹ میں بال جیل سے سیٹ کیے ایک ہاتھ میں گاڑی کی چابی دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ کا بیگ لیئے آفس میں داخل ہوا

سر آپکی آج شام کی میٹنگ کی ٹائمنگ میں نے آپکو سینڈ کر دی ہے حسنین کی سیکرٹری نے آ کر کہا

ھممم.... ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا جنید کو میرے آفس میں بھیجو حسنین کہہ کر اپنے کیبن چلا آیا

فون اور لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا خود چیئر پہ بیٹھا ہوا تھا

آ گئے سر آپ میں کب سے انتظار کر رہا تھا لیکن صاحب تو نظر ہی نہیں آ رہے ہے جنید کہتے ہوئے روم میں داخل ہوا

کبھی معاف بھی کر دیا کرو ہمیشہ شروع ہو جاتے ہو حسنین نے فون دیکھتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تُم اس لائق ہی نہیں جو تُم سے بات کی جائے حسنین شاہ جنید نے حساب برابر کیا

ہاہاہا... ٹھیک ہے میں بھی دیکھوں کتنے دن رہ سکتے ہو میرے بغیر حسنین نے چیلنجنگ انداز میں کہا

منہ دھو کر آؤ اپنا جنید نے جھٹ سے جواب دیا

ہاہاہا۔۔۔۔ حسنین نے مہزا سکا دل جلانے کے لیے قہقہہ لگایا

حسنین اتنے ہینڈ سم ہو لڑکیاں تمہارے پیچھے ہیں تُم نے کبھی غور کیا ہے جنید نے ٹاپک چینج کیا

نہیں میری پاس فضول ٹائم نہیں ہے حسنین نے بیزاری سی کہا اور لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرنے میں مصروف ہو گیا

تُم اتنی عزت کے لائق نہیں جتنی عزت تمہیں مل گئی ہے حسنین شاہ

جنید نے ناگواری سے کہا

اچھا اور کچھ حسنین نے مسکراتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کچھ نہیں کام کروا اپنا میں جا رہا ہوں جنید کہہ کر باہر چلا گیا

حسنین کام میں مصروف ہو گیا

. . . .

ماہ رخ چلو ڈرائیور آ گیا ہے سائرہ کلاس میں آ کر کہنے لگی اچھا میں بیگ اٹھا لوں ماہ رخ اور سائرہ کالج کے گیٹ پر آئی تو ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا

ماہ رخ اور سائرہ گاڑی میں بیٹھی

حویلی پہنچ کر ماہ رخ اپنے کمرے میں آئی سائرہ بھی ماہ رخ کے پیچھے اس کے کمرے میں چلی آئی

کیا بات ہے ماہ رخ تُم مجھے پریشان لگ رہی ہو راستے میں بھی ایسے ہی تھی

سائرہ کالج کے باہر اک آدمی نے ہماری پکچرز کھینچیں جب تم اور میں گاڑی میں بیٹھ رہے تھے تو میری نظر اس پر گئی ماہ رخ نے پریشانی سے کہا

تُم نے چہرہ دیکھا اس آدمی کا سائرہ نے پوچھا

ہاں سوچتے ہوئے کہا

اچھا تُم فکر نا کرو ہم ماموں کو بتا دیں گے وہ سب دیکھ لیں گے تُم ٹینشن نہ لو اور ریسٹ کر لو

کچھ دیر سائرہ کو پتا تھا ماہ رخ تھوڑی تھوڑی بات سے گھبرا جاتی ہے

نہیں سائرہ ہم بابا کو نہیں بتائیں گے اور تُم بھی چُپ رہنا ماہ رخ نے بے ساختہ کہا

اچھا میں نہیں بتا رہی کسی کو تُم چھوڑو اب زیادہ مت سوچو سائرہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی

....

حسنین اپنے آفس میں کام کر رہا تھا جب اسے تہاور کے نمبر سے واٹس ایپ میسج موصول ہوا

حسنین نے میسج کھولا تو اس میں دو لڑکیوں کی برقعہ میں میں تصویریں تھیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسنین کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ آکر غائب ہو گئی

اس میں حسن جیلانی کی بیٹی کونسی ہے اس نے تہاور کو مسیج کر کے پوچھا

بلیک برقعہ اور گرین حجاج والی

تہاور کا جواب فوراً آیا

حسنین نے سائرہ کی تصویر کروپ کر دی اور ماہ رخ کو دیکھنے لگا

ماہ رخ جیلانی تُم صرف حسنین شاہ کی بنو گی اپنے لیے اللہ سے دعا کرنا شروع کر دو

حسنین نے فون واپس ٹیبل پر رکھا اور آنکھیں بند کر لیں

ماہ رخ سائرہ کے کمرے سے چلے جانے کے بعد اٹھ بیٹھی

میں نہیں جانتی وہ آدمی کون تھا کس کا بھیجا ہوا تھا لیکن وہ ہماری برقعہ میں لی گئی پکچرز کا کیا

کرے گا ماہ رخ کا سوچ سوچ کر سر دکھنے لگا

اسکے فون پر مسیج آیا وہ جلدی اپنا فون اٹھا کر چیک کرنے لگی

اسکی آج کی پیکچرز تھیں اور نیچے لکھا ہوا تھا

آپ سے بہت جلد ملاقات ہو گی تب تک اپنا خیال رکھیے گا

ماہ رخ کا ہاتھ کانپنے لگا وہ موبائل کو دور پھینک کر خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی

اور پھر اٹھ کر وضو کر کے عصر کی نماز پڑھنے لگی

تہاور نمبر کا اتنی جلدی سینڈ کرنے کا شکریہ میں بہت خوش ہوں تمہارے کام سے تمہیں

تمہارا انعام آج ہی مل جائے گا وہ اپنے کیبن میں بیٹھا تہاور سے فون پر بات کر رہا تھا

اچھا اب میں فون رکھتا ہوں اگر کوئی بات ہو تو مجھے کال کر لینا وہ کہہ کرہ

فون بند کر گیا ایک عجیب سی مسکراہٹ اسکے خوبصورت چہرے پر رقس کر رہی تھی وہ یہ سوچ کر مصنوظ ہو رہا تھا ماہ رخ کتنا پریشان ہو رہی ہو گی ایک خوشی اور جیت جانے کا جنون اسکے سر پر سوار ہو چکا تھا

حسنین رات گئے گھر واپس لوٹا تو پورے گھر میں اندھیرا چھایا ہُوا تھا وہ اپنے مظبوط قدم اٹھاتا ہوا اپنے کمرے میں آیا

شوز سے پیر و کو آزاد کیا پِھر اٹھ کر فریش ہونے کے لیے چلا گیا

حسنین کھانا لگا دوں آپکا حنا کمرے میں نوک کر کے آئی

آپ جاگ رہی ہیں اِبھی تک اور میں کھانا کھا کر آیا ہوں حسنین نے پہلے حنا کو اک نظر دیکھا پِھر جواب دیا

کچھ اور چاہیئے چائے یا کافی حنا نے پِھر سے کہا

نہیں شکریہ آپ آرام کریں حسنین نے مختصر جواب دیا

ٹھیک ہے شب خیر حنا کہہ کر کمرے سے چلی گئی

حنا حسنین سے محبت کرتی تھی لیکن حسنین کو بتانے کی آج تک ہمت نہیں ہوئی تھی اسے

--

وہ آکر بیڈ پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دُور تھی

اسے رات سے خوف آتا تھا کہیں پھِر سے وہی سب اس کی آنکھوں کے سامنے نہ آجائے

لیکن مرد تھا اور مرد کہاں اپنی کمزوری مانتے ہیں

. . . .

ماہ رخ آج برا خواب دیکھ کر ڈر گئی تھی

اس خواب کی تعبیر کیا ہے آخر کون ہے وہ ماہ رخ کا سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی

وہ کمرے سے باہر نکل آئی حویلی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی وہ اپنے نازک پیر زمین پر رکھتی ہوئی کچن میں آ کے پانی پینے لگی

آذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ واپس کمرے میں گئی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگ گئی

. . . .

حسنین اٹھ جاؤ میری جان نماز پڑھو بابا کے ساتھ آج آپ مسجد چلیں گے حماد صاحب دس سالہ حسنین کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

جی بابا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا حسنین کی چھوٹی سی آنکھوں میں چمک آئی

حسنین کبھی بھی نماز نہیں چھوڑنا میرے بچے جب آپ بڑے ہو جائیں پھِر بھی نماز ادا کرتے رہنا

حماد صاحب نے پیار سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا

جی بابا میں ہمیشہ نماز پڑھوں گا حسنین نے حماد صاحب کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بابا....... حسنین کی چیخ کمرے میں گونجی وہ خواب میں احمد صاحب کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو پسینے سے تر تھا اسکا چہرے۔۔

وہ پسینہ صاف کر کے بیڈ سے اٹھا اور وضو کرنے چلا گیا

واپس آکر نماز ادا کی اور دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

میری اللہ میری مدد کرنا میں مانتا ہوں آپ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں لیکن میں اب اور صبر نہیں کر سکتا میں حسن جیلانی سے اپنا بدلا لے کر رہوں گا حسنین کے چہرے پر سختی اور قرب نظر آرہا تھا

وہ جائے نماز سے اٹھ گیا اور چینج کر کے واک کرنے کے لیے کمرے سے باہر آیا تو احمد صاحب بھی واک کرنے کے لیے نکل رہے تھے

بڑے ابو حسنین نے اُنہیں پکارا

جی ابو کی جان مجھے لگا تُم سوئے ہوئے ہو تبھی نہیں جگایا تمہیں احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور دونوں گھر سے باہر نکل آئے

نیند سے جلدی اٹھ جاتا ہوں آفس جانا ہوتا ہے وہ اپنے بالوں میں ہاتھ گھماتے ہوئے کہنے لگا

اچھی بات ہے تمہارے بابا بھی ایسے ہی تھے کام کے معاملے میں اسے وقت ضائع کرنا سخت ناپسند تھا احمد صاحب کے سامنے آج بھی سب پہلے کی طرح کی تازہ تھا بس وہ حسنین کی وجہ سے چُپ رہتے تھے

جی بڑے ابو بابا مجھے بھی کہا کرتے تھے کے اپنے کام کے ساتھ ہمیشہ سنجیدہ رہو چاہے کام بڑا ہو یا چھوٹا حسنین نے چہرے کو سپاٹ رکھا اور دونوں پارک میں داخل ہو گئے.

. . . .

ماہ رخ آج کالج نہیں جانا کیا سائرہ تیار ہو کر ماہ رخ کے کمرے میں آئی تو وہ لیٹی ہوئی تھی

نہیں آج میرا دِل نہیں چاہ رہا تُم جاؤ ماہ رخ نے اپنا بازو آنکھوں پر رکھا ہوا تھا

اَچّھا ٹِھیک ہے خیال رکھنا اپنا سائرہ ماہ رخ کی حالت جانتی تھی اس لیے زیادہ فورس نہیں کیا اور کمرے سے باہر آ گئی

حسن صاحب نے ماہ رخ کا پوچھا تو سائرہ نے موڈ نہیں اس کا کا کہہ کر ٹال دیا

. . . .

حسنین بلیک پینٹ پر گرے شرٹ اور بلیک کوٹ میں ملبوس کافی گریس فل لگ رہا تھا وہ آفس پہنچا تو اسٹاف نے سلام کیا

وہ سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے اپنے کیبن میں آیا

ارے واہ آج تو حسنین شاہ لگ ہی نہیں رہے ہر روز خوبصورت ہوتے جا رہے ہو کیا راز ہے آخر جنید نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

وہ پِھر بھی انکھیں لیپ ٹاپ پہ مرکوز کیئے بیٹھا رہا اور کوئی جواب نہیں دیا

کیا ہوا آج جوابی کاروائی نہیں ہوئی جنید نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

بس نیند پوری نہیں ہوئی ہے یار چھوڑو اس بات کو کافی پیو گے حسنین نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا ہاں منگوالو جنید نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

اچھا اور سناؤ کیسے ہو حسنین نے کافی منگواتے ہوئے کہا

میں بالکل ٹِھیک مجھے کیا ہونا ہے آپ ٹھہرے نازک لوگ جنید نے اسکا پھر سے مذاق اڑاتے ہوئے کہا

ہلکی سی مسکراہٹ حسنین کے چہرے پر آکر غائب ہو گئی

تم نہیں سدھر سکتے جنید وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا

نہیں جی بلکل بھی نہیں میں آپ کی طرح عمر سے پہلے بڑا نہیں ہونا چاہتا جنید نے اسکی بڑی عمر پر چوٹ کی

ماہ رخ جب روم میں بور ہونے لگی تو کمرے سے باہر آگئی

مانو آج تم بھی کالج نہیں گئی ماہ رخ نے مانو کو لانج میں دیکھا تو کہنے لگی

نہیں آپی رات سے طبیعت ٹھیک نہیں تو امی نے کہا آج چھٹی کر لو مانو نے موبائل فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

کیا ہوا ہے زیادہ تو خراب نہیں طبیعت ماہ رخ نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں تھوڑا سا فیور تھا پر امی نے دوا دی ہے اب بہتر ہوں مانو نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا

اچھا امی کہاں ہیں وہ فرزانہ بیگم کا پوچھنے لگی

امی کمرے میں ہیں مانو نے پیار سے جواب دیا

اَچّھا میں دیکھتی ہوں اُنہیں ماہ رخ کہہ کر اٹھ گئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

....

تہاور وہ لڑکی آج کالج آئی تھی وہ بے چینی سے ٹہلنے لگا

نہیں سر آج صرف اک ہے لڑکی کالج آئی ہے

ہونھ... ٹھیک ہے کل آئے تو مجھے بتا دینا حسنین نے کہہ کر موبائل ٹیبل پر رکھا دیا

کیا ہوا مجنوں کہاں گم ہو جنید نے حسنین کو کسی سوچ میں گم دیکھا تو شرارت سے کہا

نہیں تو ایسا کچھ بھی نہیں تم فضول باتیں کرتے ہو ہمیشہ حسنین نے پین اوٹھاتے ہوئے کہا

اَچھّا نہ مانو تمہاری مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں جنید نے معصوم بنتے ہوئے کہا

بڑے ڈرامے بعض ہو تم جنید بعض نہ آنا حسنین نے مسکراتے ہوئے کہا

تمہارا دوست ہوں آخر کچھ تو اثر ہو گا جنید نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر دونوں آفس سے باہر آ گئے

کہاں چلنا ہے حسنین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

جہاں لے کر چلو جنید نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

واحیات کبھی تو انسان بن جایا کرو حسنین نے گلاسز آنکھوں پر لگاتے ہوئے کہا

اللہ کا شکر ہے انسان ہی ہوں جنید گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہنے لگا

ہاں پتہ ہے مجھے کے تم کیا ہو منہ نا کھلواو میرا احسنین نے مختصر جواب دیا اور گاڑی اسٹارٹ کی

. . . .

اٹھ گئی تم اب طبیعت کیسی ہے تمھاری فرزانہ بیگم نے ماہ رخ کو دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہوں امی بس سَر میں دَرد تھا ماہ رخ فرزانہ بیگم کے ساتھ بیٹھ گئی

کیا ہوا ماہ رخ آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں تمھاری فرزانہ بیگم نے فکر مندی سے کہا

کچھ نہیں امی پتا نہیں کیا ہے ماہ رخ فرزانہ بیگم کی گود میں سَر رکھ کر لیٹ گئی

فرزانہ بیگم اس کے لمبے گھنے بالوں میں ہاتھ پھرنے لگی

امی جب دِل کو سکون نہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے ماہ رخ نے آنکھیں بند کیے پوچھنے لگی

تب نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیئے جب ہم اپنے رب سے دور ہوتے ہیں تو پھر ہم بے سکونے رہتے ہیں فرزانہ بیگم نے تحمل سے جواب دیئے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہمم ماہ رخ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا اور چُپ ہو گئی

. . . .

آج بل تم دو گے حسنین اور جنید ریسٹورانٹ آئے ہوئے تھے

کیوں کس خوشی میں آج میرا ولیمہ ہے کیا جنید نے گھورتے ہوئے کہا

ہمیشہ میں بل دیتا ہوں تب میرا ولیمہ ہوتا ہے کیا حسنین نے جوابی کاروائی کی

تم ٹھرے امیر زادے میں غریب آدمی بخش دو مجھے جنید نے اپنا نہ نظر آنے والا آنسو صاف کیا

بہت ڈھیٹ ہو تم حسنین نے پیسے دیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ریسٹورانٹ سے باہر آ گئے

حسنین اپنے خیال میں چلتا ہوا آرہا تھا کے کیسی سے زور سے ٹکرا گیا

اوسو۔۔۔سوری میں نے آپکو دیکھا نہیں حسنین نے فوراً معضرت کرتے ہوئے کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جب کے اسکی نظریں سامنے والے کے گرے ہوے سامان پر تھیں

لیکن سامنے والے کا چہرہ دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا سامنے کھڑی شخصیت کوئی اور نہیں بلکہ حسن جیلانی تھے

کوئی بات نہیں بیٹا میری غلطی تھی حسن صاحب نے اسکے چوڑے شانے پر ہاتھ رکھا اور آگے بڑھ گئے

جب کے حسنین کی پاؤں وہیں پہ جم گئے

کیا ہوا یار کون تھے وہ جنید نے آکر حسنین سے پوچھا

ہاں... کچھ نہیں کوئی نہیں تھے چلو چلیں حسنین آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار اسٹارٹ کردی

جنید کب سے محسوس کر رہا تھا حسنین کی غائب دماغی کو

وہ ٹھیک سے گاڑی ڈرائیو نہیں کر رہا تھا جنید کو ڈر تھا کہیں کو ایکسڈنٹ نا ہو جائے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسنین تمہاری حالت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ابھی تم اپنے حوش و حواس میں نہیں ہو میں

گاڑی ڈرائیو کر لیتا ہوں جنید نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

حسنین نے گاڑی روک دی اور ڈرائیونگ سیٹ سے نکل کر جنید کی سیٹ پر آیا

جنید نے خاموشی سے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

حسنین کی انکھیں ز بپت اور غصے سے سرخ ہو چکی تھیں

حسنین کون تھے وہ جنید نے سنجیدگی سے کہا

مجھے نہیں پتا اور ابھی پلیز میں اس ٹاپک پر اور کوئی بات نہیں کر سکتا

اسنے بے زاری سے کہا اور دوڑتے ہوئے منظر کو دیکھنے لگا

میں تمہیں مجبور نہیں کرونگا شاہ جب دل کرے مجھے پتا دینا میں انتظار کرونگا

اس شاہ کے بارے میں جاننے کا جیسے شاید میں نہیں جانتا جنید نے آرام سے کہا

شکریہ جنید اس نے سرد لہجے میں جواب دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ماہ رخ کہاں کھوئی ہوئی ہو کب سے میں باتیں کر رہی ہوں تم سن نہیں رہی سائرہ نے اسے پیار سے کہا

پتا نہیں لیکن میں پاگل ہو جاؤں گی سائرہ

ایک ان نون نمبر سے مجھے مسیج آتے ہیں اور پتا ہے میں نے تمہیں اس دن پتا یا تھا کے کسی نے ہماری تصویریں کھنچیں ہیں

ہاں مجھے یاد ہے لیکن تم وہ بات ابھی کیوں کر رہی ہو سائرہ نے الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا

وہ پیکچرز میرے پاس سینڈ کیے ہیں اس آدمی نے نا جانے کون ہے اور آخر چاہتا کیا ہے

ماہ رخ نے پریشان لہجے میں کہا

جو کوئی بھی ہو گا ایک دن خد تھک جائے مجھے تو کوئی پہنچی ہوئی چیز لگ رہا

ورنہ اتنی جلدی اسے تمہارا نمبر نہیں ملتا اب کی بار سائرہ بھی پریشان ہو گئی تھی

خیر چھوڑو اللہ پاک بہتر کریں گے چلو سندر چلیں اندھیرا ہونے لگا ہے اب

وہ دونوں اندر چلی گئیں

....

اچھا چلو اٹھو ماہ رخ کہہ رہے ہیں وہ ہمیں عید کی شاپنگ کروا کے لاوں

ماہ رخ اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھائی کرنے میں مصروف تھی

جب سائرہ اس کے ب

پاس آئی

تم اور مانو جاو میرا موڈ نہیں ہے ماہ رخ نے عجیب سے انداز میں کہا

کیوں موڈ نہیں چلو تو سہی مزا آئے گا یار ایسے کسی کو مزا نہیں آئے گا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اچھا ٹھیک ہے ہم بھی نہیں جا رہے سائرہ کو پتا تھا ماہ رخ اب ہامی بھرے گی

تم پاگل ہو سائرہ چلو میں آتی ہوں وہ اپنی بکس بیگ میں ڈال کر اٹھ گئی

سائرہ نے خوشی سے اسے گلے لگایا اور کمرے سے بھاگ گئی

ماہ رخ ہنستے ہوئے فریش ہونے چلی گئی

سر حسن جیلانی ابھی اپنے گھر سے نکلے ہیں اور سایدوہ لڑکی بھی انکے ساتھ ہیں اب کیا کرنا ہے مجھے

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا سگریٹس پینے میں مصروف تھا جب اسے تیمور کا فون آیا

اس نے سگریٹ کو اپنے شوز سے مسلا اور اٹھ کھڑا ہوا

اچھا تم نظر رکھو میں آتا ہوں ابھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کہہ کر اپنے کمرے نکلا۔۔

وہ لوگ شاپنگ مال پہنچے تو ماہ رخ کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا وہ ہر چیز سے اکتاہٹ کا اظہار کر رہی تھی

سائرہ نے اس کی غیر دماغی نوٹ کی تو اسے کہے بنا رہ نہیں سکی

کیا ہے یار اب اگر آہی گئی ہو تو موڈ ٹھیک کر لو اپنا کب سے ماموں جان بھی یہی چیز نوٹ کر رہے ہیں تمہاری وہ کیا سوچیں گے سائرہ نے اسے ڈپٹا

وہ دونوں حسن صاحب سے تھوڑا فاصلے پر تھیں

آپی جلدی آئیں نانا نو نے انہیں اپنے پاس بلایا وہ دونوں مانو کی جانب گئیں

آپی آپ پر یہ کلرز زیادہ سوٹ کرے گا آپ یہی لے لیں مانو اسے گرین کلر کا خوبصورت فراق دکھا کر کہنے لگی

اچھا میری جان اگر تمہیں اچھا لگ رہا ہے تو یہی لے لیتی ہوں ماہ رخ نے پیار سے مانو کا چہرہ چھوا

سر کیا کرنا ہے اب تہاور اور وہ بھی اسی مال میں موجود تھے

ابھی کچھ نہیں کرنا آج وہ اپنے باپ کے ساتھ ہے میں پھر کسی دن جو کرنا ہو گا کر لوں گا

ابھی چلو

وہ تہاور کو لیے مال کے خارجی راستے کی جانب جانے لگا

ماہ رخ کو بہت دیر سے کسی کی نظروں کے تپش خود پر محسوس ہو رہی تھی وہ پیچھے موڑی تو

اسے ایسا لگا سامنے والے شخص نے جلدی سے پشت کر کے کھڑا ہو گیا

وہ اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک گئی اور اپنی شاپنگ پر دھیان دینے لگی

حسنین جلدی سے اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا

تہاور کل اگر وہ لڑکی کالج جائے تو مجھے بتا دینا ابھی میں چلتا ہوں اللہ حافظ وہ اندھے طوفان

کی طرح گاڑی لے گیا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

______

اگلے دن ماہ رخ صبح جلدی اٹھ کر کالج کے لیے تیار ہو گئی

ماہ رخ میرا دِل پتا نہیں کیوں گھبرا رہا ہے آج تُم کالج نہ جاؤ فرزانہ بیگم کا دِل صبح سے بے چین ہو رہا تھا

امی آج مجھے لازمی جانا ہے پرسوں سے ایگزامز اسٹارٹ ہیں، ورنہ میں آج نہ جاتی ماہ رخ اچھے سے نقاب کرنے لگی

اَچھّا ٹھیک ہے پِھر خیال رکھنا اپنا فرزانہ بیگم چُپ ہو گئی لیکن دل تو ابھی بے سکون تھا

ماہ رخ چلیں سائرہ کمرے میں آئی

ہاں چلو ماہ رخ نے بیگ اٹھایا اور فرزانہ بیگم سے اللہ حافظ کہہ کر باہر آ گئی فرزانہ بیگم دِل میں بیٹی کے لیے دعائیں کرنے لگیں

. . . .

تھا اور آج وہ لڑکی گئی ہے کالج حسنین نے فون کان پر رکھا ہوا تھا اور واچ باندھتے ہوئے پوچھنے لگا

جی سر آج حسن جیلانی کے ساتھ دو لڑکیاں ہیں،

ھوں... ٹھیک ہے تُم نظر رکھو ان پر اس نے کہہ کر کال کاٹ کر فون ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا

حسنین آپ کیا کرنے جارہے ی ہیں، حنا نے آدھی باتیں سن لیں تھیں

کچھ نہیں کرنے جارہا آپ پریشان نہ ہوں حسنین شوز پہننے لگا

میں نے سب سن لیا ہے حسنین آپ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں، حنا نے جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھا

جب سنہ لیا ہے تو پوچھ کیوں رہی ہیں، اس بار حسنین نے حنا کو دیکھا

آپ کچھ غلط نہیں کریں گے حسنین شاہ۔۔

حنا نے روکنا چاہا

ھمم... حسنین نے کوئی جواب نہیں دیا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا

حنا اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی اور دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی اب کچھ بھی غلط نا ہو

. . . .

بابا آپ خیال سے جایئے گا ماہ رخ نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا

جی میری جان آپ ٹینشن نا لیں حسن صاحب نے پیار بھری نظروں سے بیٹی دیکھتے ہوئے کہا

سائرہ آج پتا نہیں امی کو کیا تھا بول رہیں تھی کالج نہ جاؤں

کچھ نہیں ہوتا اب تو چھٹی بھی ہونے والی ہے سائرہ بیگ اٹھا کے کھڑی ہو گئی چلو چلتے ہیں

ہاں اچھا مجھے ٹائم کا اندازہ ہی نہیں ہوا ماہ رخ نے بیگ اٹھایا اور نقاب کو ٹھیک کیا

باہر گاڑی میں ڈرائیور پہلے ہی موجود تھا سائرہ کار میں بیٹھ گئی ماہ رخ بیٹھنے لگی تو کچھ آدمیوں نے اسے زبردستی اٹھا کر دوسری گاڑی میں ڈال دیا

یہ سب اِتنا اچانک ہوا کے سائرہ کو سمجھ میں نہیں آیا کے آخر ہوا کیا ہے

جب سائرہ کو سمجھ میں آیا تو وہ رونے لگی اور حسن صاحب کو کال کی ماموں ماہ رخ کو کچھ آدمی اٹھا کر لے گئے ہیں، آپ کو لج آئیں پلیز مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا سائرہ نے روتے ہوئے کہا

ک. ککک.. کیا بول رہی ہو کہاں لے گئے ماہ رخ کو اور کون تھے وہ آدمی تم نے دیکھا انھیں حسن صاحب کا دِل اُنہیں رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

پتا نہیں ماموں لیکن آپ کچھ کریں سائرہ نے پِھر سے کہا

ہا... ہاں آپ گھر جائیں میں آ رہا ہوں حسن صاحب نے کہہ کر فون بند کر دیا

....

چھوڑو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو چھوڑو ماہ رخ چیخنے لگی لیکن کسی نے اس کی نہیں سنی

گاڑی روکو سَر کی گاڑی میں ڈالنا ہے، انھیں اک آدمی نے کہا اور گاڑی روک دی گئی

کونسا سَر۔۔

کیوں کرر ہے ہو میری ساتھ ایسا کیا کیاِ ہے میں نے وہ پِھر سے چیخنے لگی

لڑکی آواز نہ آئے اب کب سے دماغ خراب کرر کھا ہے ہمارا چُپ کر کے بیٹھ جاؤ اک آدمی نے غصے میں کہا

میرے بابا تُم لوگوں کو نہیں چھوڑیں گے

اپنی بہن بیٹی نہیں ہے کسی کی عزت کے ساتھ کھیلتے ہوئے شرم نہیں آرہی ماہ رخ نے پِھر بھی ہار نہیں مانی

ہمیں پیسے دیئے گئے ہیں، ہم کچھ نہیں کر سکتے اک آدمی نے کہا اور ہم صرف آپکو صاحب کے حوالے کریں گے

اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے یہاں تو تُم سب من مانی کر لو گے اپنے خدا کے سامنے کیا جواب دو گے ماہ رخ نے اپنے آنسو پیتے ہوئے کہا اسے پتا تھا اب کچھ نہیں ہو سکتا

سائرہ گھر پہنچی تو فرزانہ بیگم ماہ رخ کا پوچھنے لگی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ممانی ماہ رخ کو کچھ لوگ اغواہ کر کے لے گئے اپنے ساتھ سائرہ نے روتے ہوئے کہا

کیا کون تھے اور کیوں اٹھا کے لے گئے میری بچی کو کیا قصور تھا اس کا فرزانہ بیگم رونے لگیں

مانو بھی رو رہی تھی سب بہت پریشان تھے اسے میں فرزانی بیگم یہ سب سن کر بے ہوش ہو گئی

امی....مانو نے فرزانہ بیگم کو بے ہوش ہوتے دیکھا تو تھام لیا اور سائرہ کی مدد سے فرزانہ بیگم کو اندر لے گئیں

....

آ گئی صاحب کی گاڑی نکالو لڑکی کو گاڑی سے باہر

ماہ رخ کو اک آدمی نے تھامنے کی کوشش کی لیکن اس نے اسے خود کو ہاتھ لگانے سے باز رکھا اور سختی سے منع کر دیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں خود چل رہی ہوں مجھے ہاتھ کوئی نہیں لگائے گا اس نے غصے سے چلا کر کہا

چھوڑ دو اسے میں خود دیکھ لوں گا حسنین کی بھاری آواز گونجی جاؤ تُم لوگ یہاں سے حسنین

نے اپنی گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے ماہ رخ کا چِلاّنا سن لیا تھا اس لیے سب کو سختی سے منع کیا

اور وہاں سے جانے کا اشارہ کیا

ماہ رخ ابھی بھی نقاب میں تھی وہ خالی خالی نظروں سے اپنے سامنے کھڑے انجان مرد کو

دیکھ کر سکتے میں تھی

وہ آدمی سر ہلا کر چلے گئے

سنسان پہاڑی علاقہ ہر طرف سناٹا دور دور تک کسی انسان کا کوئی نام و نشان تک نہیں تھا

اب وہ اس سے مخاطب ہوا

ماہ رخ حسن جیلانی یہی نام ہے نا تمہارا حسنین نے ماہ رخ کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہا

وہ سکتے سے باہر آئی اور اپنا پورا نام کسی غیر مرد کی منہ سے سن کر اسے آگ لگ گئی

تُم نے اغواہ کروایا ہے مجھے کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو وہ چلائی

چلاؤ مت میرے سامنے کوئی نہیں آنے والا تمہاری مدد کو وہ بے زار لہتے میں مخاطب ہوا

میرے بابا تمہیں چھوڑیں گے نہیں اس سے اچھا مجھے چھوڑ دو ماہ رخ کے ہونٹوں سے

ٹوٹ ٹوٹ کر یہ الفاظ ادا ہوئے

ہاں میں نے ہی اغواہ کروایا ہے تمہیں بہت سے حساب نکلتے ہیں میرے حسن جیلانی کی

طرف وہ زہر آلود لہجے میں کہنے لگا اور

اب ان سب حساب کا بدلہ لینے کا وقت آ گیا ہے

بہت شوق ہے نا تمہارے باپ کو لوگوں کی زندگی ختم کرنے کا ان کی خوشیاں تباہ کرنے کا

اب پتا لگے گا اسے جب اسکی بیٹی سکون کی زندگی جینے کو ترسے گی

میں تُم سے لوں گا سب بدلے اس کے چہرے پر اک عجیب سی ضد اور جنون سوار تھا

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہارے

ساتھ چُپ کر کے چلوں گی ماہ رخ نے گویا اس کا مزاق اڑایا

ہاں تمہیں میری ساتھ چلنا ہوگا نہیں تو میں حسن جیلانی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں

حسنین نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا

ماہ رخ کا دِل اسے بند ہوتا محسوس ہوا

وہ تڑپ اٹھی تھی حسن صاحب کے زکر پر

تُم ایسا کچھ نہیں کرو گے ماہ رکھ نے خود کو مضبوط دِکھانے کی ناکام کوشش کی

چلو ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کروں گا لیکن بدلے میں تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہوگی اور

جو میں کہوں گا وہی کرنا ہوگا حسنین نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے آرام سے کہا

نہیں ہرگز نہیں میں مر جاؤں

لیکن تُم سے شادی نہیں کروں گی ماہ رخ نے دوٹوک جواب دیا وہ کیسے اپنے بابا کا مان توڑ سکتی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

پھر تمہاری مرضی اب جو بھی ہو گا تمہاری غلطی ہو گی اس میں حسنین نے کسی کو فون کرتے ہوئے کہا

ہاں تہاور میری بات سنو حسن جیلانی کو حسنین کے الفاظ ابھی پورے نہیں ہوئے تھے ماہ رخ نے اس سے فون جھپٹ کر چھین لیا اور کال کاٹتے ہوئے کہا

میں تُم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں تُم میرے بابا کو کچھ نہیں کرو گے ماہ رخ نے یہ کیسے کہا یہ وہی جانتی تھی یہ اس کا خدا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے تُم سمجھدار لگ رہی ہو اور ہاں آج کے بعد تمہارا حسن جیلانی سے کوئی رشتہ نہیں ہو گا حسنین نے اک اور سزا کا اعلان کیا

اور چلو اب گاڑی میں بیٹھو

ماہ رخ مرے ہوے قدموں سے چلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی تو حسنین نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی

جنید نکاح خوان کا انتظام کرو میں کچھ دیر میں گھر پہنچ رہا ہوں اس نے جنید کو فون کر کے کہا اور کال کاٹ دی وہ دونوں پورے دو ڈیڑھ گھنٹے کے سفر میں خاموش رہے

حسنین نے اپنا الگ گھر لیا ہوا تھا لیکن وہ اس گھر میں کم ہی جایا کرتا تھا کیوں کے بی جان اپنا گھر چھوڑنے کو تیار نہیں تھی جب کے وہ بی جان کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا

وہ اپنے گھر پہنچا تو ماہ رخ کو لیے گھر میں داخل ہوا بہت بڑا اور خوبصورت گھر تھا

حسنین ہال میں پہنچا تو جنید نکاح خواں کے ساتھ بیٹھا ہوا نظر آیا اسے

جنید دونوں کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

حسنین چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا اور ماہ رخ کو دوسرے سوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

نکاح شروع کریں مولوی صاحب حسنین کی بھاری مردانہ آواز ہال میں گونجی

نکاح ہو گیا تھا حسنین اپنی جیت پر خوش تھا تو ماہ رخ اپنے بابا کی زندگی کے لیے قربانی دے کر کسی بُت کی طرح بیٹھی تھی

ماہ رخ اپنے دکھوں پر رو رہی تھی جب حسنین اسے ہوش کی دُنیا میں لایا

تُم جاؤ کمرے میں وہ اسے غور سے دیکھنے لگا کیا کچھ نہیں تھا اس کے لہجے میں جیت جانے کی خوشی

کسی ربورٹ کی طرح اٹھ کر مرے ہوئے قدموں کے ساتھ چلتی ہوئی ی

جو کمرا سامنے نظر آیا اس میں گھس گئی اور دروازہ اندر سے بند کر لیا

حسنین یہ ٹھیک نہیں کیا تُم نے

اس لڑکی کا کیا قصور تھا

جنید نے افسوس سے کہا

مجھے صرف حسن جیلانی کی بربادی سے مطلب ہے میری لیے ایسی بہت سی لڑکیاں ہیں اور میں نے تو آج تک اسے دیکھا تک نہیں حسنین نے سر جھٹکتے ہوئے اپنی صفائی میں کہا

لیکن اس سب میں ان کا کیا قصور تھا تم یہ بتانا پسند کرو گے حسنین شاہ جنید نے اس سے چبھتا ہوا سوال کیا جس کا جواب شاید اس کے پاس بھی نہیں تھا

کوئی جواب نہیں ہے نا تمہارے

پاس جنید پھر سے جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگا

شب بسر کرنی ہے، محفوظ ٹھکانہ ہے کوئی؟

کوئی جنگل ہے یہاں پاس میں؟ صحرا ہے کوئی؟

ویسے سوچا تھا محبت نہیں کرنی میں نے

اس لئے کی کہ کبھی پوچھ ہی لیتا ہے کوئی

آپ کی آنکھیں تو سیلاب زدہ خطے ہیں

آپ کے دل کی طرف دوسرا رستہ ہے کوئی؟

جانتی ہوں کہ تجھے ساتھ تو رکھتے ہیں کئی

پوچھنا تھا کہ ترا دھیان بھی رکھتا ہے کوئی؟

دکھ مجھے اس کا نہیں ہے کہ دکھی ہے وہ شخص

دکھ تو یہ ہے کہ سبب میرے علاوہ ہے کوئی

دو منٹ بیٹھ، میں بس آئینے تک ہو آؤں

اُس میں اِس وقت مجھے دیکھنے آتا ہے کوئی

خوف بولا: "کوئی ہے؟ جس کو بُلانا ہے، بُلا!"

دیر تک سوچ کے میں زور سے چیخا: "ہے کوئی؟؟"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسن مجھے میری بچی ڈھونڈ کر دیں

کہاں لے گئے وہ میری بچی کو فرزانہ بیگم ہوش میں آتے ہی پھر سے رونا شروع ہو گئیں

حسن صاحب سَر پکڑے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے

فرزانہ میں کوشش کر رہا ہوں آپ دعا کریں ہماری بچی بلکل ٹھیک ہو

حسن صاحب کو اپنی آواز کویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی

اسی دن سے میں ڈرتی تھی ہو نہ ہو یہ سب شاہوں کا کیا دھرا ہے حسن

وہ لوگ میری بیٹی اغواہ کر کے لے گئے ہیں

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں فرزانہ....

ایسا کچھ نہیں اور میں نے کیا بگاڑا ہے انکا وہ سب اک غلط فہمی میں ہوا تھا حسن صاحب ماننے کو تیار نہیں تھے

اپ کہاں مانیں گے آپ کو تو آج بھی ان لوگوں کے لے دل میں محبت بھری ہوئی ہے

لیکن میں ایک ماں ہوں اور میرے لیے میری بیٹی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں وہ روتے ہوئے کہنے لگیں

آپ غلط سوچ رہی ہیں لیکن ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ آرام کریں

اور میں اپنی بیٹی کو گھر واپس لے کر آؤں گا بس آپ مجھ پر اعتبار کر لیں حسن صاحب کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے

ایس. پی صاحب میری بچی کا کچھ پتا چلا حسن صاحب کمرے سے باہر آکر ایس پی کو فون کر کے پوچھنے لگے

نہیں حسن صاحب ہم کوشش کر رہے ہیں مل جائے گی آپ کی بیٹی آپ بس تھوڑا صبر کر لیں ایس پی نے انہیں کہا

میری بچی صبح سے غائب ہے اور آپ کہہ رہے ہیں میں صبر کر لوں

مجھے میری بیٹی چاہیئے ہر حال میں حسن صاحب نے غصے میں کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہم آپکا دکھ سمجھ سکتے ہیں حسن صاحب ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں بہت جلد آپکو اچھی خبر دیں گے ان شاءاللہ ایس۔پی صاحب نے کہا اور حسن صاحب نے کال کاٹ دی

. . . .

اَچّھا حسنین میں اب گھر چلتا ہوں کھانا کھا لینا میں نے کچن میں رکھوا دیا تھا جنید واپس جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا

شکریہ جنید میرا ساتھ دینے کے لیے اور ابھی بھی کسی کو اس بات کا پتا نہیں لگنا چاہئے بی جان اور بڑے ابو کو بھی نہیں حسنین جنید کو باہر تک چھوڑنے آیا

ٹھیک ہے میں نہیں بتا رہا کسی کو اور تم اب بھابھی کا خیال رکھنا اس سب میں انکی کوئی غلطی نہیں ہے

ہاتھ ہلکا رکھنا جنید نے حسنین سے ملتے ہوئے کہا

ھمممم۔۔۔۔اللہ حافظ حسنین نے بات بدَل دی

اللہ حافظ جنید کہہ کر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوا

. . . .

ماہ رخ نے کمرے میں آکر اپنا نقاب کھینچ کر اُتار دیا اور گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتی چلی گئی

کیوں اللہ جی کس بات کی سزا دی مجھے میں نے پوری زندگی خود کو چھپا کر رکھا جیسا آپکو پسند ہے۔

ویسی بننے کی پوری کوشش کی پِھر بھی میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا ماہ رخ گھٹ گھٹ کے رو رہی تھی

اس نے بیڈ شیٹ کو اپنے مٹھی میں بھینچ لیا

وہ نہیں چاہتی تھی حسنین اسے روتے دیکھ لے وہ حسنین کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسے پتا تھا کے ابھی سب تو شروع ہوا ہے

. . . .

کچھ دیر بعد ماہ رخ کو کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی

وہ گھٹنوں میں اپنا منہ چھپانے لگی

دروازہ کھولو باہر سے حسنین کی بھاری آواز سنائی دی

وہ دروازے کو خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی

میں نے کہا دروازہ کھولو نہیں تو میں خود کھول دوں گا حسنین نے دھمکی دی

ماہ رخ پھِر بھی نا اٹھی

وہ خود کو چھپا دینا چاہتی تھی لیکن ایسا اس کے بس میں کہاں تھا

حسنین اسٹور روم سے کمرے کی چابی اتار آیا

ماہ رخ نے اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپایا ہوا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ دروازہ کھول کر کمرے میں آیا تو کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا

اس نے لائٹس آن کی تو پورا کمرا روشنی سے نہا گیا

پھر اسنے اپنی نظریں ماہ رخ کو ڈھونڈنے میں دوڑائی تو وہ اسے نیچے بیٹھی نظر آئی اس کے لمبے سلکی بال کمر سے نیچے گرے ہوئے نظر آئے

حسنین نے سَر جھٹکا اور آہستہ سے قدم اٹھاتا اس کے سامنے آ بیٹھا

پھر آرام سے گویا ہوا

ابھی تو میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا پھر کیوں رو رہی ہو اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ماہ رخ نا محسوس انداز سے تھوڑا سا پیچھے ہو گئی

حسنین کی نظروں سے یہ حرکت چھپی نہیں اس کے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکان دوڑ گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

چلو اٹھو اور حالت ٹھیک کرو اپنی حسنین سمجھ گیا تھا وہ لڑکی آج کل کی لڑکیوں سے مختلف ہے

ورنہ وہ اس ٹائم احتجاج کر رہی ہوتی لیکن وہ جو سب سوچ کر کمرے میں آیا تھا اسے لگ رہا تھا وہ کمرے میں داخل ہو گا تو

ضرور وہ چیخے گی چِلائے گی لیکن اسے ایسا نظر نہیں آیا جس سب کو وہ سوچ کر پریشان اور بے چین تھا

ماہ رخ نا جانے کس دنیا میں کھوئی ہوی تھی وہ پھر سے گویا ہوا

میں کہہ رہا ہوں اٹھ جائیں نہیں تو میں خود آپ کو اٹھا کر باتھ روم تک چھوڑ کے آؤں گا

حسنین نے تھوڑے غصے میں کہا

یہ سنتے ہی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

حسنین حیران و پریشان کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے اپنی تیس سالہ زندگی میں بہت سی خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں لیکن ماہ رخ جیسی خوبصورتی پاکیزگی اور ایک عجیب سی کشش اسے کبھی کسی اور لڑکی کے چہرے پر نہیں کھائی دی تھی ایک نور تھا اسکے چہرے پر جو حسنین کو اپنی جانب مائل کر رہا تھا

بڑی بڑی شہد رنگ آنکھیں جو رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں

گال آنسو سے تَر تھے میک اپ کی نام پر صرف اسکی انکھوں میں کاجل تھا جو رونے کی وجہ سے اسکے چہرے پر پھیل چکا تھا

کچھ ٹائم تک حسنین اسے بے پلکیں جھپکائے بغیر دیکھتا رہا

وہ اسکی خوبصورتی میں کھو سا گیا تھا

ماہ رخ کو عجیب لگ رہا تھا حسنین یوں اسے گھورنا اس نے بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا اور جلدی سے باتھ روم میں بھاگ گئ

حسنین کو جب ہوش آیا تو وہ اسکے سامنے نہیں تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہو گیا ہے حسنین شاہ تمہیں صرف اپنا انتقام لینا ہے حسنین نے اپنی بے اختیاری پر خود کو جی بھر کے کوسا اور پھر سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

ماہ رخ نے کمرے میں ڈرتے ڈرتے قدم رکھا تو وہ اسے کمرے میں کہیں دِکھائی نہیں دیا

ماہ رخ نے سُکھ کا سانس لیا اور نماز پڑھنے لگی

وہ نماز ختم پڑھنے کے بعد سجدے میں رو رو رہی تھی

جب انسان کو اپنوں کا سہارہ بھی نا ہو تو وہ جو ہمیں ستر ماؤں جتنا پیار دیتا ہے تو پھر وہی ہماری ہر مشکل آسان کرنے لگتا ہے وہ اپنے انسان کو اکیلا نہیں چھوڑتا

میرے اللہ میری بابا کو ہمت اور صبر دینا یا ان کے دِل میں میرے لیے نفرت ڈال دیں وہ گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی

حسنین کسی کام سے اندر آ رہا تھا جب اسے

ماہ رخ کی رونے کی آواز آئی

وہ اپنے قدم پیچھے کرنے لگا

وہ اس کے سامنے ابھی نہیں جانا چاہتا تھا اس لیے اسے اکیلا چھوڑ دیا

ماہ رخ کا دِل خون کے آنسو رُو رہا تھا

جب اسکا دکھ تھوڑا ہلکا ہوا تو وہ اٹھ کر سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گئی

اور کتنی ہی دیر خالی خالی نظروں سے کمرے کو دیکھنے لگی

پھر گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھ کر چہرہ چھپا لیا سونے کی کوشش کرنے لگی نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی

اسے رہ رہ کر حسن صاحب فرزانہ بیگم اور باقی سب گھر والوں کی یاد آ رہی تھی

سب کتنے پریشان ہوں گے

وہ پھر سے سوچ کر رونے لگی

پھر اسے کب نیند نے اپنی حسار میں لیا اسے پتا ہی نہیں چلا

وہ تھکے ہوئے قدموں سے چلتا ہوا

لاؤنج میں آیا

اور صوفے پر بیٹھا

اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا

وہ اپنے سر کو دبانے لگا

اور سگریٹ نِکال کر اس کے کش بھرنے لگا

اس کا دماغ بہت سی الجھنوں میں الجھا ہوا تھا

اب جب میں حسن جیلانی سے اپنا انتقام لے چکا ہوں تو پھر کیا چیز ہے جو مجھے تنگ کر رہی ہے

وہ اپنے ماتھے پر بل سجائے غصے سے بھرا ہوا تھا

اپنی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھول کے بازو فولڈ کرنے لگا پھر سب ٹینشن سے خود کو آزاد کر کے سونے لگا

کچھ دیر میں اسے نیند آگئی وہ وہی صوفے پر سو گیا

صبح میں اسے نیند سے جاگا تو پہلا خیال ہی اسے ماہ رُخ کا آیا اور ساری باتیں یاد آنا شروع ہو گئیں

حسنین نے پوری رات لاؤنج میں گزاری تھی

گردن اور کمر میں اِتنا درد ہے اس سے اَچّھا تھا شادی ہی نہیں کرتا سوفے پر تو نا سونا پڑتا

حسنین خود کو کوسنے لگا اور اٹھ کر کمرے کا رُخ کیا

وہ کمرے میں آیا ماہ رُخ صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی

اس نے بھی رات سوفے پر سوتے گزاری ہے پاگل لڑکی وہ حیرانگی سے اسے صوفے پر سوتے ہوئے دیکھنے لگا

کچھ دیر تک وہ اپنا انتقام غصہ سب بھولے ماہ رخ کے پاکیزہ سرخ و سفید چہرے میں کھو سا گیا

پھر خود پر کنٹرول کرتا سَر جھٹک کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا ماہ رُخ ابھی بھی نیند میں گم تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین آفس جانے کے لیے تیار ہونے لگا پرفیوم کی بوتل اس کے ہاتھ سے گر گئی

ماہ رُخ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی لیکن اپنے سامنے حسنین شاہ کو دیکھ کر اسکے ہوش اڑ گئے

کیا ہوا اتنا ڈرنے والی بات تو نہیں تھی حسنین نے آئینے میں سے ماہ رُخ کو دیکھتے ہوئے کہا

ماہ رُخ نے کوئی جواب نا دیا سر جھکائے بیٹھی رہی

اسے کل سے رہ رہ کر رونا آرہا تھا ماہ رخ اسے اپنے گھر والوں کی یاد آنے لگی تو بہت سے

آنسو اسکی آنکھوں میں جمع ہونے لگے جنہیں ماہ رُخ نے بے دردی سے رگڑا

حسنین کی نظروں سے یہ سب چھپا ہوا نہ تھا لیکن وہ نظر انداز کیے اپنے کام میں مصروف رہا

حسنین کمرے سے باہر گیا تو ماہ رُخ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی

کیا ملا حسنین شاہ تمہیں کیوں تباہ کیا تُم نے مجھے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ماہ

رُخ خود سے باتیں کرنے لگی

حسنین باہر آیا تو گھر کے ملازم بھی آچکے تھے

حسنین نے اک ملازمہ کو اپنے پاس بلایا اور کچھ پیسے اسے تھمائے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ان پیسوں سے اچھے سے کپڑے لے کر آؤ حسنین کہہ کر چائے پینے لگا.

صاحب کس کے کپڑے لے کر آنے ہیں ملازمہ نے حیرانگی سے کہا

میری بیوی کے لے کر آنے ہیں حسنین نے نارمل سے لہجے میں کہتے ہوئے چائے کی سپ لینے لگا

صاحب آپ نے شادی کرلی مبارک ہو آپکو میں آج شام بی جان کے پاس جاؤں گی وہ مجھے نیک دیں گی ملازمہ نے خوشی سے کہا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے

بی جان کے پاس جانے کی

ابھی میں نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا حسنین نے ملازمہ کو ڈپٹا

جی صاحب ٹھیک ہے ملازمہ کو حسنین کے غصے کا پتا تھا

وہ بیچاری چُپ کر کے چلی گئی

ماہ رُخ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی وہ کل والے کپڑوں میں تھی

لیکن اسے اپنے حال کی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ تو یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ حسنین شاہ اسے کیوں اٹھا کر لایا ہے اور اس کے بابا نے ایسا کیا کیا ہے جس کی اتنی بڑی سزا اسے ملی ہے

لیکن کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا

آخر تھک ہار کر وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی

ملازمہ کمرے میں آئی تو ماہ رُخ کی خوبصورتی دیکھ کر اسکی آنکھیں خیرہ ہونی لگیں

بیگم صاحبہ کیا کھائیں گیں آپ ملازمہ آکر کمرا اسمیٹنے لگی

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے ماہ رُخ نے مختصر ساجواب دیا

بیگم صاحبہ صاحب نے کہا ہے آپکو کھانا کھانا ہو گا

لیکن اپنے صاحب سے کہو میں نہیں کھا رہی کھانا ماہ رُخ نے بے زاری سے کہا

کیوں نہیں کھانا حسنین کی غصلی آواز کمرے میں گونجی ملازمہ کمرے سے چلی گئی

میری مرضی ماہ رُخ نے نظریں اپنے ہاتھوں پر مرکوز کی

نکاح کے بعد کونسی مرضی کیسی مرضی تمہاری اب میں جو کہوں گا وہ تُم کرو گی اور آج سے اس گھر کا کام تُم کرو گی

اس لیے کچھ کھا پی لو ورنہ کام کیسے کر سکو گی حسنین نے بے تاثر چہرے سے کہا اور بیڈ سے کوٹ اٹھانے لگا

لیکن مجھے کوئی کام کرنا نہیں آتا ماہ رُخ نے اٹک اٹک کر کہا

نہیں آتا تو سیکھ جاؤ گی میں ملازمہ سے کہہ دوں گا وہ سِکھا دے گی تمہیں حسنین نے حتمی فیصلہ سنایا

ماہ رُخ چُپ ہو گئی اسے پتا تھا اب کچھ بولنا فضول ہے

حسنین کمرے سے جانے لگا تو ماہ رُخ نے اسے مخاطب کیا

مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے یہ کہتے ہوئے بہت سے آنسو نکل کر اس کے گال پر بہنے لگے

میں رات تک واپس آجاؤں گا لیکن اگر نہیں آیا تو تمہارے پاس رات کوئی ملازمہ ضرور رہے گی حسنین نا جانے کیوں اب نرم ہونے لگا تھا شاید اسے احساس ہو رہا تھا کے اس نے غلط کیا ہے

حسنین کمرے سے باہر گیا تو ماہ رُخ نے آنکھیں موند لیں

کہیں میں نے کچھ غلط تو نہیں کیا اور یہ تو بالکل انکی طرح دکھتی ہے شاید خُون کے رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں حسنین کی آنکھوں کے سامنے اک پیارا اور پاکیزہ چہرہ چھن سے آیا

لیکن میں اپنا بدلا لوں گا ہر حال میں حسنین خود کو سمجھانے لگا اور گاڑی میں بیٹھ گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

....

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حسن صاحب میری بچی کل سے نہیں مل رہی آپ کیا کر رہے ہیں کہاں ہے آپکا اسٹیٹس کہاں ہے آپ کی پولیس فرزانہ بیگم نے چیختے ہوئے کہا

CLASSIC URDU MATERIAL

فرزانہ وہ میری بھی بیٹی ہے مجھے بھی آپ کی طرح دکھ ہے لیکن میں کیا کروں کسی کو کچھ پتا نہیں چل رہا کے ماہ رُخ کو کہاں لے جایا گیا ہے

اگر کسی کو میری پیسے سے مطلب ہوتا تو اب تک فون کر کے مجھے کہہ دیتے لیکن ابھی یہ سب ہو کیا رہا ہے سمجھ سے باہر ہے حسن صاحب نے سَر دباتے ہوئے کہا

آپ میرا کہا مان کیوں نہیں لیتے یہ ضرور کسی شاہ نے کیا ہے آپ وہاں جا کر پوچھ لیں فرزانہ نے اک بار پھِر سے کہا

اس بار حسن صاحب بھی چُپ ہو گئے اور پر سوچ انداز میں سر ہلا کر فرزانہ بیگم کو جواب دیا پھر اٹھ کر کمرے سے چلے گئے

حسنین آفس پہنچا تو جنید اس کے روم میں پہلے سے موجود تھا

کیسے ہو جنید۔۔

حسنین نے موبائل اور گاڑی کی چابی ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں ٹھیک ہوں تُم کیسے ہو جنید حسنین کے فیصلے سے خوش نہیں تھا لیکن یہ بھی سچ تھا وہ حسنین سے دوستی نہیں توڑ سکتا تھا

میں بھی ٹھیک ہوں بس گردن میں درد ہے حسنین نے گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

کیوں کیا ہوا ڈاکٹر کو دکھایا جنید نے فکر مند لہجے میں کہا

نہیں یار ٹائم ہی نہیں ملا

ابھی بھی سیدھا آفس آیا ہوں اور آج بی جان کو بھی سب بتانا ہے حسنین نے پریشانی سے کہا

تمہیں کیا لگتا ہے بی جان کا ری ایکشن کیا ہو گا جنید اسے دیکھنے لگا

ناراض ہوں گی وہ لیکن میں اُنہیں منع لوں گا حسنین بی جان کو راضی کرنا اچھے سے جانتا تھا

اور بھابھی کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے جنید نے اگلا سوال کیا

نہیں وہ ابھی نہیں لے جاؤں گا کیوں کے حسن جیلانی کو پہلا شک ہی ہم پر ہو گا تو وہ بی جان کے پاس آئے گا اور اگر اس نے اپنی بیٹی کو دیکھ لیا تو میرا پلین خراب ہو جائے گا حسنین نے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتے ہوئے کہا

حسنین جو ہوا سو ہوا تُم نے حسن جیلانی کی بیٹی بھی اغواہ کر لی اب ایک باپ کو یہ تو بتا دو کے اسکی بیٹی کہاں ہے کس حال میں ہے جنید کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ حسنین کو کیسے سمجھائے

نہیں ابھی کچھ دن حسن جیلانی کو تڑپنے دو پِھر بتا دوں گا

اسنے عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا

اللہ سمجھادے تمہیں شاہ اور میں کیا کہہ سکتا ہوں جنید کہہ کر چلا گیا

....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

فرزانہ میں کل شاہ ہاؤس جاؤں گا اگر یہ انکا کیا دھرا ہے تو اس بار میں کسی کو معاف نہیں کروں گا حسن جیلانی نے غصے میں کہا

مجھے پورا یقین ہے میری بیٹی ان لوگوں کے پاس ہے اور مجھے میری بچی کسی بھی حال میں واپس چاہیے فرزانہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی

مانو بس کرو ہم اللہ پاک سے دعا کر رہے ہیں نہ ماہ رخ مل جائے گے ہمیں سائرہ کب سے

مانو کو چُپ کرا رہی تھی لیکن وہ چُپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

آخر میں سائرہ مانو کو آرام کرنے کا کہہ کمرے سی باہر نکل گئ

. . . .

بیگم صاحبہ صاحب جی نے کہا تھا آپ کو گھر کا کام سکھا دوں آپ جلدی سے تیار ہو کر نیچے

آئیں اور یہ آپ کا سامان اور کپڑے صاحب نے منگوائے تھے ملازمہ نے سامان اور

کپڑوں سے بھرے شاپنگ بیگز بیڈ پر رکھے اور سب کچھ سمجھا کر کمرے سے چلی گئی

ماہ رخ خالی خالی نظروں سے اپنے سامنے پڑے مہنگے اور بھاری کپڑوں کو دیکھنے لگی پِھر اٹھ

کر مرے مرے قدم اٹھاتی فریش ہونے چلی گئ

ماہ رخ گرے ڈریس میں اپنے لمبے بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنا کر کمرے سے باہر آئی

گھر میں ملازموں کی فوج تھی لیکن حسنین شاہ نے اتنے وسیع گھر کا کام اسی کو سونپا تھا وہ

سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کے اگر اس سے گھر کا کام سہی سے سنبھالا نہیں گیا تو نا

جانے حسنین اس کا کیا حال کرے گا

فلحال وہ باقی ساری سوچیں اور پریشانیوں سے سر جھٹک کر چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی

لاؤنج میں آئی تو بہت سے ملازمین اسے دیکھنے لگیں

پہلے مجھے کو کنگ کرنا سکھا دیں وہ نا جانے کیوں گھبرا رہی تھی

پھر اپنے سامنے کھڑے بہت سے ملازمین کو دیکھتے ہوئے اس نے بات کا آغاز کیا

بیگم صاحبہ آئیے میں آپ کو کیچن میں لے کر چلتی ہوں

ان میں سے ایک عورت اسکے پاس تھی ماہ رخ نے اس عورت کو صبح اپنے کمرے میں دیکھا

تھا

اور آپ ٹینشن نا لیں بیگم صاحبہ میں آپ کو سارے کام کرنا سکھا دوں گی

ماہ رخ اسکی ہمراہی میں کچن تک آئی

آپ کانام کیاہے ماہ رخ نے اسے مخاطب کیا

جی میرانام نور ہے میں پہلے بی جان کے ساتھ انکے کام کرتی تھی

پھر حسنین صاحب نے یہ والا گھر لے لیاتب سے یہیں رہتی ہوں بی جان نے مجھے صاحب کی دیکھ بھال کے لیے یہاں بھیجا ہے

وہ عورت ساتھ ساتھ کام بھی کرتی جارہی تھی سبزی کاٹنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کے سوالوں کا بھی جواب دے رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے شکریہ اور آپ مجھے بیگم صاحبہ نا کہیں اگر آپ مجھے ماہ رخ کہہ کر مخاطب کریں گی تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا وہ اپنی میٹھی سی آواز میں کہہ کر نور کے ہاتھ سے سبزی لینے لگی

لیکن میں کیسے وہ نور سامنے کھڑی اس لڑکی کو غور سے دیکھنے لگی جو اتنے بڑے گھر کی بہو ہونے کے بعد بھی کتنے شیریں لہجے میں بات کر رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیسے کیا مطلب اور میں کچھ نہیں جانتی آج سے آپ مجھے ماہ رخ ہی کہیں اب مجھے یہ سکھا دیں کے روٹی کیسے بنتی ہے ماہ رخ نے جیلانی حویلی میں کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا

لیکن نصیب اور قسمت میں کیا لکھا ہے یہ بھلا کسے پتا ہوتا ہے

اچھا میں آپ کو سکھاتی ہوں آپ بس مجھے نوٹ کرتی جائیں نورا سے سائیڈ پر کر کے روٹیاں بنانے لگی وہ اس کی ایک ایک بات کو اچھے سے سمجھ رہی تھی

اچھا اب آپ ہٹ جائیں میں کوشش کرتی ہوں وہ کہہ کر اپنے بازو فولڈ کر کے روٹیاں بنانے لگی

اس نے پانچ سے چھ بار روٹی کو بڑھایا لیکن وہ ایک عجیب و غریب قسم کا نقشہ بن رہا تھا آخر میں ماہ رخ نے جھنجلا کر ہاتھ اوپر کیا تو اسکا ہاتھ گرم توے سے لگا اسکا ہاتھ جل گیا تھا

امی۔۔۔۔۔ماہ رخ کے ہونٹوں سے یہی لفظ باساختہ نکلا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

امی کہاں ہیں آپ ماہ رخ ہاتھ کو پکڑ کر نیچے بیٹھ گئی بہت سے آنسوں اسکی آنکھوں سے باڑ توڑ کے نکل آئے اسے اتنی جلن نہیں ہو رہی تھی جتنا اسے اندر سے درد کھا رہا تھا اسے تو بہانہ چاہیے تھا رونے کا لیکن پھِر

حسنین کے الفاظ اس کے کانو میں گونجے وہ پِھر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی آنکھیں رگڑ کر نور کی ساتھ ہلکی سی مسکرائی وہ نہیں چاہتی تھی اسکی زندگی کے ساتھ جو ہوا ہے وہ کسی کے سامنے آئے

اور اگر آج کل کی لڑکیاں بھی خود کو مظلوم ظاہر کرنے کے بجائے خود اپنی زندگی میں آنے والی ساری مشکلوں کو حل کریں تو کبھی کسی لڑکی کا گھر خراب نا ہو

وہ بھی اسی سوچ کی مالک تھی کے وہ کسی کو اپنے اوپر ہنسنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی

اور اٹھ کر اپنے جلے ہوئے ہاتھ سے روٹیاں بنانے لگی

ماہ رخ بی بی آپ کا ہاتھ جل گیا ہے آپ رہنے دیں میں بنا لوں گے آپ بعد میں سیکھ لینا

ملازمہ نے اس کے جلے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

نہیں مجھے درد نہیں ہوتا اب تُم صرف مجھے سمجھاتی جاؤ ماہ رخ کہہ کر چُپ ہو گئی

ماں باپ کے لیے بیٹیاں سب کچھ قربان کر سکتی ہیں، یہاں تک کے اپنی زندگی بھی تباہ کر دیتی ہیں، اور ہمیں نہیں پتا کل کو ہماری زندگی میں کیا ہونے والا ہے کونسی آزمائش ہمارے لیے منتظر ہے اس لیے خود کو آنے والے وقت کے لیے ماہ رخ جیسی لڑکیوں کو تیار رہنا چاہیے.

عورت ہر چیز سے لڑ سکتی ہے بس اس میں ہمت ہونی چاہیے

......

اچھا جنید اب میں چلتا ہوں بی جان کو سب بتانا ہے

جنید اس کے آفس میں آیا تو وہ کہیں جانے کے لیے اپنے کیبن سے نکل رہا تھا

اچھا ہے میں تمہارے اس ایک فیصلے میں تمہارے ساتھ جنید نا چاہتے ہوئے بھی اپنی ناراضگی کا اظہار کر گیا

میں سمجھ رہا ہوں تمہارے تعنے اور باتیں لیکن ابھی میں تمہیں کچھ سمجھانے سے قاصر ہوں

اب چلتا ہوں اللہ حافظ اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کی آگے بڑھ گیا

جنید کی نظروں نے تب تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ اسکی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا

حسنین آفس سے سیدھا شاہ ہاؤس پہنچا

وہ گھر میں داخل ہوا تو بی جان صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہیں تھیں

حسنین کو اتنے دن بعد دیکھ کر انکا چہرہ کھل اٹھا تھا نہیں پتا تھا کے حسنیں کام کی وجہ سے کبھی کبھی گھر نہیں آتا تھا

آگئے کہاں تھے اور گھر پر فون بھی نہیں کیا کل سے کام میں اتنے گم ہو کے پیچھے سے گھر والوں اور بی جان کا خیال ہی نہیں رہتا آپ کو

کل سے میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں تھے کہاں تم

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بی جان ابھی تو آ گیا ہوں نا آپ کے سارے سوالوں کے جواب دوں گا وہ بی جان کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر دھیمے لہجے میں کہنے لگا

اب پھر تمہارا کوئی کام کا بہانا ہو گا ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو تم اس بار تو میں بھی تمہاری باتوں میں نہیں آؤں گی بی جان نے بھرپور ناراضگی کا اظہار کیا

لیکن آپ مجھ سے زیادہ دن ناراض نہیں رہ سکتیں مجھے پتا ہے

حسنین آپ کب آئے حنا نے اسے بی جان کے ساتھ دیکھا تو اسکے پاس آئی

ابھی ابھی آیا ہوں اور بڑے ابو گھر پر ہیں یا آفس وہ احمد صاحب کا پوچھنے لگا

ابو گھر پر ہیں آج نہیں گئے وہ آفس۔

حنا نے اسے جواب دیا

حنا تو آپ بڑے ابو اور بڑی امی کو بلا کر لائیں مجھے ضروری بات کرنی ہے ان سے اسنے گہرہ سانس لیتے ہوئے کہا وہ زندگی میں پہلی بار اپنے کسی عمل سے ڈر رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کے بی جان کا ری ایکشن غصے میں ہو گا اور آج تک وہ بی جان کی کسی بات کو رد نہیں کرتا آیا تھا

لیکن اس بار اسکی غلطی بہت بڑی تھی خاص کر بی جان کے سامنے لیکن وہ کب تک بی جان کو دھوکے میں رکھتا

جی میں بلا کر لاتی ہوں حنا آحمد صاحب اور نصرت بیگم کو بلانے چلی گئی

کیا بات ہے حسنین کیا کیا ہے تُم نے بی جان اسکے چہرے کو پڑھنا جانتی تھی اس لیے انہیں پہلے سے ہی کسی آن ہونی کا خدشہ محسوس ہونے لگا

بی جان ابھی پتا لگ جائے گا آپکو حسنین نے بی جان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا

آ گئے برخودار کہاں غائب تھے کل سے آحمد صاحب لاؤنج میں داخل ہوے تو اسے ڈپٹتے ہوئے کہا

اور حسنین کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئے نصرت بیگم اور حنا بھی انکے ساتھ تھیں

بی جان اور بڑے ابو میں نے اپنا بدلا لے لیا حسن جیلانی سے

بی جان نے اس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھا اور انہوں نے اپنے ہاتھ کو اسکی گرفت سے آزاد کرنا چاہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسنین نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا

کیا کیا ہے تم نے شاہ تم نے میری بات کو اہمیت نہیں دی بی جان اسے غصے بھری نظروں سے دکھا جو اپنا سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا

بی جان میں نے حسن جیلانی کی بیٹی سے نکاح کیا ہے یہ کہہ کر وہ خود کو بی جان کے رد عمل کے لے تیار کرنے لگا

یہ کیا بکواس ہے شاہ تم نے کب نکاح کر لیا اور ہمیں بتانا تک گوارا نہیں کیا بی جان نے اس کے چہرے پر اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں بی جان میں نے نکاح کر لیا اور میں نے حسن جیلانی کی بیٹی سے زبردستی نکاح کیا ہے وہ بولنا شروع ہوا تو سب کچھ بولتا چلا گیا

اسکی چلتی ہوئی زبان بی جان کے تھپڑ سے بند ہوئی زندگی میں پہلی بار بی جان نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے بی جان کو دکھ سے دیکھنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیا دیکھ رہے ہو یہ تھپڑ تو مجھے تبھی لگا دینا چاہیے تھا جب تم نے انتقام بدلے کی رٹ لگائی ہوئی ی تھی لیکن افسوس میں نے آج تک پر ہاتھ نہیں اٹھایا اگر پہلے اٹھاتی تو آج یہ نوبت نا آتی

تم نے میرے پرورش پر سوالیہ نشان اٹھا دیا ہے آج۔۔ یہ سب تو میں نے تمہیں نہیں سکھایا تھا

کس منہ سے میرے پاس آئے ہو اب میں مر جاتی پھر آتے تم اور تب بھی میں تمہیں اپنا چہرہ نا دکھاتی سچ کہتے ہیں ماں کوئی نہیں بن سکتا اسی طرح آج مجھے سبق ملا ہے کے میں کبھی تمہاری ماں کی طرح نہیں بن سکی

بی جان نے روتے ہوئے کہا

بی جان ایسا نہیں ہے وہ تڑپ اٹھا تھا

نہیں کہو مجھے بی جان مر گئی تمہارے لیے آج سے بی جان جاؤ چلے جاؤ یہاں سے

جاؤ شاہ میں ابھی تمہارا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتی بی جان کا سانس پھولنے لگا

بھی جان آپ میری بات تو سن لیں وہ بی جان کے قدموں میں بیٹھ گیا

مجھے کچھ نہیں سننا چلے جاؤ یہاں سے نہیں تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے بھی جان نے کانپتی آواز میں کہا

حسنین اٹھ کھڑا ہوا اور احمد صاحب کے پاس گیا بڑے ابو آپ تو میری بات سمجھیں حسنین نے آخری کوشش کی

حسنین بہت غلط کیا ہے تُم نے میں نے تمہیں کہا بھی تھا تمہیں ابھی آدھا سچ پتا ہے لیکن تُم نے جلد بازی کر کے سب کچھ تباہ کر دیا احمد صاحب نے حسنین کو دیکھنے سے گوریز کیا

اور بی جان کے پاس گئے جنکی طبیعت خراب ہونا شروع ہو گئی تھی

احمد اسے کہو وہ بچی مجھے آج شام تک اس گھر میں چاہیے سہی سلامت اس بچی کا کیا قصور ہے یہ تو سب رشتے بھول بیٹھا ہے جس کو بیوی بنایا ہے اس کا پہلے سے اس گھر میں اک رشتہ تھا لیکن اسے کب پرواہ تھی بی جان نے اسے دکھ سے دیکھتے ہوئے کہا اور حنا کا سہارا لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین نے اپنے ہاتھوں کو مٹھی کی صورت بند کیے اور باہر کی جانِب قدم بڑھا دیے

کیوں کے اب اسے بی جان کو اور تکلیف نہیں دینی تھی وہ ماہ رخ کو لے آنے کے لیے روانہ

ہوا

. . . .

حسن کہاں جا رہے ہیں آپ فرزانہ بیگم نے حسن شاہ کو گاڑی کی چابی اُٹھاتے ہوئے دیکھا تو

مخاطب کیا

شاہ ہاؤس جا رہا ہوں احمد جیلانی نے مختصر جواب دیا اور کمرے سے باہر قدم بڑھائے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

. . . .

ماہ رخ پورے گھر کا کام کر کے کمرے میں آرام کرنے کے غرض سے آئی تو اے. سی کی

کولنگ کمرے میں بہت تھی اسے نیند آنے لگی اسنے ٹائم دیکھا تو پانچ کا ٹائم ہو رہا تھا وہ

سونے کا سوچتے ہوئے اپنا دوپٹہ صوفے پر رکھ کر خود بیڈ پر لیٹ گئی

حسنین گھر پہنچا تو لاؤنج میں چند ملازمین اسے نظر آئے وہ خود کو ریلیکس کرنے کے غرض

سے لاؤنج میں بیٹھ گیا ابھی اس کا دِل ماہ رخ کو دیکھنے کا نہیں کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا وہ اپنا

سارا غصہ ماہ رخ پر نکال دیگا

لیکن کب تک وہ ایسے ہی بیٹھا رہتا بی جان کا حکم تھا کے وہ ماہ رخ کو بی جان کے پاس لے کر

جائے گا

وہ آرام سے چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا تو وہ سوئی ہوی نظر آئی وہ اسکے وجود کو نظر انداز کرتا

ہوا فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تو ماہ رخ ابھی بھی دُنیا جہاں سے بے خبر نیند میں گم تھی

حسنین کی نظر اسکے جلے ہوئے ہاتھ پر پڑی تو نا جانے کیوں اسکی نظریں جھک گئیں وہ کچھ

دیر تک ڈریسنگ ٹیبل پر اپنے ہاتھ رکھے جھکا کھڑا رہا اور پھر وہ ماہ رخ کے پاس آ کر بیٹھ گیا

اسکے جلے ہوئے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لینے لگا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکا وہ خود کو گناہ گار تصور

کر رہا تھا وہ اسکے اوپر اچھے سے چادر ڈال کر جلدی .سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

ایک آنسو چُپکے سے ماہ رخ کے گال پر پھسلتا چلا گیا اس نے اپنی آنکھیں کھولی تو وہ کمرے میں نہیں تھا وہ جاگ رہی تھی لیکن اس کا دِل نہیں کر رہا تھا حسنین کو دیکھنے کا

تم اب کیوں اتنی ہمدردی دکھا رہے ہو آخر کیوں حسنین شاہ کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا وہ خود سے باتیں کر رہی تھی وہ صرف روئی تھی ان دودنوں میں اور ابھی بھی وہ اپنا چہرہ تکیے میں چھپا کر رونے لگی

وہ نیچے لاؤنج میں آیا تو سگریٹ کے کش لینے لگا جب وہ پریشان ہوتا تھا تو اسکی عادت تھی وہ سگریٹس زیادہ پیتا تھا

حسنین نے پیر ٹیبل پر رکھے اور صوفے پر آنکھیں بند کیے سگریٹ پی رہا تھا جب اسکے موبائل پر کال آئی

اس نے بے زاری سے فون اٹھایا

ہاں بولو جنید اسے پتا تھا جنید کی کال ہو گی

حسنین کیسے ہو اور تم نے بتایا بی جان کو جنید فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہاں بتادیا اور بی جان کا حکم ہے انکی بہو کو گھر لے کر آئوں حسنین کی آنکھیں درد کر رہی تھیں

تو کیا کہا تُم نے اور بھابی کو لے کر جا رہے ہو پِھر جنید کی جانِب سے اگلا سوال ہوا

ہاں آج شام لے کر جاؤں گا اور ابھی میں کال کاٹ رہا ہوں سَر میں دَرد ہے حسنین نے کہہ کر فون ٹیبل پر پھینکا اور پِھر صوفے سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا

ابھی صرف وہ خود کو نارمل رکھنا چاہتا تھا

حسن جیلانی شاہ ہاؤس پہنچے تو گارڈ نے انہیں باہر گیٹ پر روک لیا

سَر آپ اندر نہیں جا سکتے آپکو جس سے ملنا ہے بتادیں گارڈ نے کہا

اندر جاؤ اور کہو حسن جیلانی آیا ہے حسن جیلانی نے غصے میں کہا

گارڈ نے اندر فون کر کے حسن جیلانی کے آنے کی اطلاع احمد صاحب کو دی

اَحمد صاحب کچھ دیر میں خود باہر گھر سے باہر نکل آئے اور حسن جیلانی کی گاڑی کی طرف آئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آجاؤ حسن آحمد صاحب نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

حسن جیلانی آحمد صاحب کی ہمراہی میں چلتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئے اس دوران دونوں خاموش رہے

بی جان حسن جیلانی آیا ہے آحمد صاحب نے بی جان کو مخاطب کیا

بی جان تخت سے اٹھی اور گرم جوشی سے حسن صاحب سے ملیں کیسے ہو حسن بی جان نے ان سے خیر خیریت دریافت کی

اور انہیں اپنے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں لیکن میری بیٹی کہاں ہے بی جان حسن صاحب نے لہجے کو ذرا دھیمہ رکھا

بی جان اور آحمد صاحب نے اک دوسری کو دیکھا

حسن تمہاری بیٹی محفوظ ہے بی جان نے اتنا سا جواب دیا اور اپنی نظریں چورانے لگیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تو میر اشک سہی نکلا میری بیٹی آپ لوگوں کو پاس ہے کیوں کیا یہ سب کیا قصور تھا میری بچی کا بی جان اور کہاں ہے میری ماہ رخ مجھے اپنی بچی سے ملنا ہے حسن جیلانی زخمی شیر کی طرح لگ رہے تھے انہیں دھچکا لگا تھا

تمہارے بھانجے کے پاس ہے تمہاری بیٹی بی جان نے تحمل سے جواب دیا

بی جان میں سمجھا نہیں بات کو حسن صاحب نے سوالیہ نظروں سے بی جان کو دیکھا

مطلب ہانیہ کے بیٹے نے شادی کر لی ہے تمہاری بیٹی سے ہانیہ کو تو جانتے ہو گے نا

۔بی جان نے اپنے لہجے کو سر سری سا رکھا لیکن انکی بات میں ایسا بہت کچھ تھا جس سے حسن صاحب کے آنکھوں میں پانی آگیا ہانیہ جیلانی کا خوبصورت چہرہ انکی آنکھوں کے سامنے چھن سے اکر کر غائب ہو گیا

بی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میری ہانیہ کو میں کیسے بھول سکتا ہوں لیکن ہانیہ کا بیٹا کیسے کر سکتا ہے سب میں نے تو سنا تھا وہ بھی ہانیہ اور حماد کے ساتھ تھا اس حادثے میں اور اس نے

میری بیٹی کو کیوں اُٹھایا حسن صاحب کا سَر گھوم رہا تھا سوچ سوچ کر وہ تو آج تک یہی سمجھتے آئے تھے کے حسنین بھی نہیں رہا اس دنیا میں لیکن یہ سب کیا تھا جو وہ ابھی سن رہے تھے

حسن حسنین اس رات میرے ساتھ وہ حماد لوگوں کے ساتھ نہیں تھا اور حسنین کو لگتا ہے اس کے باپ کو تم نے مروایا ہے وہ تب 8 سال کا بچہ تھا جب یہ سب ہوا اسے ہم نے پوری سچائی نہیں بتائی تھی لیکن وہ اپنے وعدے کا پکا نکلا اور تم سے بدلہ لینے کے لیے تمہاری بیٹی سے نکاح کیا

بی جان وہ سب اک حادثہ تھا اور میں نے نہیں مارا حماد اور رہانیہ کو میں کیوں ماروں گا اپنی بہن اور اسکے سہاگ کو حسن صاحب کا غصہ اب جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا بہت سال پہلے میری بہن نے پسند سے شادی کی تھی حماد سے لیکن میری بیٹی تو پسند نہیں کرتی تھی حسنین کو پھر اس نے میری بیٹی سے کس گناہ کا بدلہ لیا وہ مجھ سے لے لیتا بدلا لیکن اس نے کیوں کیا ماہ رخ کے ساتھ ایسا حسن صاحب نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا

حسن ماہ رخ ویسے بھی ہماری امانت تھی ہانیہ ہمیشہ کہتی تھی میں اپنے حسنین کے لیے ماہ رخ لوں گی تو اب اس کی خواہش پوری ہو گئی ہو گی بی جان نے اسے حسن سے ہانیہ کی سالوں پرانی خواہش کا اظہار کیا

بہت سے آنسو بی جان کی آنکھوں سے نکل آئے

لیکن بی جان اس طرح سے رشتے نہیں بنتے ہانیہ نے ہماری عزت کا نہیں سوچا وہ حماد کو پسند کرتی تھی اس نے ہمیں دھوکا دے کر بھاگ کر شادی کر لی لیکن میری بچی معصوم ہے میں یہ فریاد لے کر اب کہاں جاؤں حسن صاحب رونے لگے انکی نازوں سے پلی بیٹی ان کے گناہ کی سزا کاٹ رہی تھی جو گناہ حسن سے سرزد ہوا ہی نہیں تھا

بی جان آپ حسنین کو بلائیں میں بات کروں گا اس سے آج سب صاف کھل کر آنا چاہیئے

حسن صاحب نے سنجیدگی سے کہا

حسن آج اک بڑھی دادی تم سے اپنے پوتے کی خوشیوں کی بھیک میں مانگ رہی ہے ابھی حسنین کچھ نہیں سمجھے گا اسے سب جھوٹے لگیں گے تم کچھ ٹائم دے دو پھِر آنا یا میں خود بلا لوں گی تمہیں

لیکن ابھی کچھ بھی مت کرو جو جیسا چل رہا ہے چلنے دو بی جان نے حسن صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

یہ کیا کر رہی ہیں آپ بی جان حسن صاحب اٹھ کر بی جان کے پاس آئے اور ان کے ہاتھ پکڑ لیئے

بی جان لیکن میری ماہ رخ اس کا کیا ہو گا حسن صاحب نے پریشانی سے کہا

میں وعدہ کرتی ہوں تمہاری بیٹی خُوش رہے گے یہاں اور حسنین کو تمہاری ماہ رخ سمجھا سکتی ہے میاں بیوی کے رشتے میں بہت طاقت ہوتی ہے وہ سدھار لے گی حسنین کو بی جان نے مسکراتی آواز میں کہا

لیکن بی جان اگر اس نے میری بچی کو کچھ کیا تو حسن صاحب فکر مند سے کہنے لگے

کچھ نہیں کرے گا حسنین ایسا نہیں ہے وہ صرف دکھ اور تکلیف میں ہے لیکن

مجھے اس پر یقین ہے وہ کسی عورت پر کبھی ہاتھ نہیں اُٹھائے گا اور جو غلطی اس نے کی ہے

اس کا احساس بھی بہت جلد اسے ہو گا بی جان نے حسن صاحب کو یقین دہانی کرائی

ٹھیک ہے بی جان لیکن صرف دو ماہ انتظار کروں گا

اس کے بعد میں پھر سے واپس آؤں گا حسنین میری ہانیہ کا بیٹا ہے پورے گھر کی جان تھی

ہانیہ کے اندر لیکن کون جانتا تھا اتنی جلدی وہ سب کچھ ختم کر جائے گی

لیکن اب میں چلتا ہوں میری بچی کا خیال رکھیے گا آپ سب

بہت معصوم ہے وہ موم کا دِل ہے اس کا اور ان شاءاللہ ، اللہ نے چاہا تو وہ حسنین کو سیدھی

راہ پر لے آئے گی حسن صاحب کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور بی جان سے مل کر احمد

صاحب کے ساتھ باہر آئے

اَچھّا احمد اب میں چلتا ہوں میری بچی کا خیال رکھنا حسن صاحب احمد صاحب سے ملتے ہوئے

کہنے لگے

تم ٹینشن نہیں لو میرے لیے وہ حنا جسی ہو گی ہم تمہاری بچی کا اچھے سے خیال رکھیں گے اور آج حسنین ماہ رخ کو گھر لے آئے گا

میں تمہاری بات کرادوں گا فون پر ماہ رخ سے احمد صاحب نے ان کی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا

اچھا میں انتظار کروں گا پھر تمہارے فون کا اب اجازت دو حسن اور احمد صاحب نے آپس میں مصافہ کیا اور حسن صاحب اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کے لیے روانہ ہوئے

....

حسنین ماہ رخ کو نیند سے اٹھانے کی غرض سے کمرے میں آیا تو وہ پہلے سے نیند سے جاگ چکی تھی

جلدی سے اچھی طرح تیار ہو جاؤ

میں آج تمہیں اپنے گھر والوں کے پاس لے جا رہا ہوں یہاں تمہاری وجہ سے رہنا پڑ رہا تھا

اور وہاں جا کر تم سب سے کہو گی تم میری ساتھ خُوش ہو حسنین نے اسے دھیمے لہجے میں کہا

ماہ رخ نے کوئی جواب نہ دیا اور فریش ہونے چلی گئی واپس آئی تو حسنین لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا

وہ گھبرا رہی تھی یوں حسنین کے سامنے تیار ہونا اسے عجیب لگ رہا تھا

لیکن وہ اپنے قدم اُٹھاتی آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی لائٹ پنک ڈریس میں وہ بہت نکھری ہوئی لگ رہی تھی

وہ اس کمرے سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن یہ بھی حسنین کا حکم تھا کے وہ اسی کمرے میں تیار ہو گی اور اسکی ہر بات مانے گی تو وہ کیسے ٹال سکتی تھی

وہ ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھا کر اپنے سلکی بالوں میں پھیرنے لگی

ماہ رخ کو اپنے اتنے لمبے بال پسند نہیں تھے وہ کبھی کبھی اپنے بالوں سے تنگ آ جاتی تھی

لیکن سب کو اس کے بال پسند تھے تو وہ کٹنگ نہیں کرواتی تھی

حسنین یہ سب غور سے دیکھ رہا تھا کے ماہ رخ کو بالوں میں برش کرنے سے مشکل ہو رہی ہے لیکن اسے ماہ رخ کو غصے میں دیکھنا اچھا لگ رہا تھا آخر تھک ہار کر ماہ رخ نے اپنے بالوں کو سلجھا لیا اور انکا جوڑا کیا

پھر سر پر اچھے سے حجاب کرنے لگی حسنین کی اک ہارٹ بیٹ مس ہوئی اسکا دل عجیب ہی دھن گا رہا تھا وہ سر جھٹک کر خود ڈپٹا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا

ماہ رخ اسکی نظریں اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی لیکن اسکے کمرے سے جاتے ہی اسنے سکون کا سانس لیا

وہ حجاب کر کے ابھی کمرے سے نکلنے والی تھی کے نور کمرے میں آئی

ماہ رخ بی بی آپ کو حسنین صاحب بلا رہے ہیں نور نے اپنی آنکھیں اس پر سے ہٹا دی وہ نہیں چاہتی تھی کے ماہ رخ کو اسکی نظر لگ جائے

اچھا بس میں آ رہی ہوں اور آپ بھی آتی رہنا نا حسنین کے گھر۔۔ پھر ہم مل لیا کریں گے

اسنے نور کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

جی میں آؤں گی وہاں ابھی آپ جلدی سے چلیں صاحب غصے کے تیز ہیں کہیں آپ پر

غصہ نا کریں نور نے ڈرتے ہوئے کہا

وہ نور سے مل کر باہر پارکنگ کی طرف آئی اور گاڑی میں بیٹھی

حسنین پہلے سے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی ماہ رخ کو حسن

صاحب اور فرزانہ بیگم شدت سے یاد آنے لگے

وہ پھر سے وہی سب یاد کرنے لگی کے کیسے حسنین نے اس سے زبردستی نکاح کیا تھا

بہت سے آنسو اس کے گال پر آئے اسنے بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کیے وہ نہیں

چاہتی تھے حسنین اسے روتا ہوا یا کمزور پڑتا دیکھے

وہ شاہ ہاؤس پہنچے تو حسنین نے اسے بھی گاڑی سے اترنے کا کہا

وہ اپنا بھاری ڈریس سنبھالتی ہوئی گاڑی سے نکلی یہ بھی حسنین کا حکم تھا کے اسے اتنا بھاری ڈریس پہن کر شاہ ہاؤس چلنا ہو گا

وہ آرام سے چلتی ہوئی اسکے پیچھے پیچھے شاہ ہاؤس میں داخل ہوی اسے وہ گھر نہیں محل لگ رہا تھا محل سے کم تو جیلانی ہاؤس بھی نہیں تھا جہاں وہ پلی بڑھی تھی وہ اپنے انسوں پیتی اسکے پچھے ہی چل رہی تھی

اسے ڈر تھا کے پتا نہیں حسنین کے گھر والے اس سے کیسا سلوک کریں گے لیکن اسکی سب سوچوں کو بریک تب لگا جب اسکے اوپر گلاب کی پتیوں کی بارش ہوی وہ حیران وپریشان اپنے سامنے ہنستے ہوے لوگوں کو دیکھنے لگی جو اس کے آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے

سب سے پہلے بی جان نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

وہ بی جان کی گرم جوشی سے ملنے پر بہت خوش ہوی تھی

پھر باری باری سب نے اسے اپنا تعارف کرایا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بی جان اسے اپنے حصار میں لیے لاونج میں لے کر آئی

حسنین تب تک اس سب میل جول سے اکتا چکا تھا اس لیے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

ماہ رخ آہستہ آہستہ سب کے ساتھ گھل مل رہی تھی اسے حسنین کے گھر والے بہت پیارے لگے تھے

وہ دل سے مشکور تھی اتنی پیار اور عزت کا جو بس کچھ ہی گھنٹوں میں اسے ملا تھا

حنا حسنین اپنے کمرے میں ہو گا اسے وہیں کھانا دے کر آو بی جان کو حسنین کی فکر ستا رہی تھی

جی بی جان میں دے کر آتی ہوں انہیں کھانا اور باقی سب نے ایک ساتھ کھانا کھایا

حنا بہو کو حسنین کے کمرے تک چھوڑ کر آو بی جان کو جب نیند آنے لگی تو وہ حنا سے کہنے لگی

جی بی جان اسنے صرف مختصر جواب دیا اور ماہ رخ کو لیے حسنین کے کمرے کے جانب قدم بڑھائے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اسے کمرے کے باہر ہی چھوڑ کر جب پیچھے مڑی تو اسکی نظر ماہ رخ کے چہرے پر پڑی اسکا ضبط کے مارے منہ لال ہو گیا تھا

حنا نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا تو اسنے چونک کر اسے دیکھا

کچھ نہیں اتنی ٹینشن نہیں لو اور حسنین دل کے برے نہیں ہیں اللہ نے چاہا تو بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا اب تم جاؤ اندر حنا نے اسے اندر بھیجا اور خود واپس مڑ گئی

اسنے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو حسنین اسے کھڑکی کے سامنے کھڑا کسی سے فون پر بات کرتا نظر آیا وہ وہیں اس خوبصورت بلیک اور وائیٹ کو مینشن میں اچھے سے ڈیکوریٹ اس کمرے کو دیکھنے لگی

حسنین فون کال سے فارغ ہوا تو اس کی نظر ڈری سہمی سی ماہ رخ پر گئی جو سر جھکائے کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی

حسنین کو اب خود غصہ آ رہا تھا کے وہ کچھ بولتی کیوں نہیں اپنے دفاع میں بات کیوں نہیں کرتی لیکن ابھی کے لیے وہ اپنے ذہن سے باقی ساری سوچوں جھٹک کر فریش ہونے چلا گیا

واپس آیا تو ماہ رخ کی غیر دماغی دیکھ کر اسے غصہ تو بہت آیا لیکن وہ چپ رہا

سو جاؤ ایسے کیا کھڑی ہو نیند نہیں آ رہی وہ دھیمے لہجے میں بات کرنے لگا

آ رہی ہے لیکن میں کہاں پر سوؤں ؟ اسنے عجیب سوال کیا لیکن حسنین نے اگے سے جواب دیا

کہیں بھی سو جاو بس بیڈ پر نہیں سو سکتی اب جلدی سے سو جاو مجھے بھی نیند آ رہی ہے وہ

اسے کہہ کر خود سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ گیا

جب کے ماہ رخ نے جلدی سے فریش ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر سونے کے لیے لیٹی اور خود کو سر سے لے کر پیر تک چادر میں چھپا لیا

حسنین رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو وہ خود کو اچھے سے چھپائے نیند میں گم تھی

حسنین کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

اور وہ پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگا

حسنین کی آنکھ کھلی تو ماہ رخ نماز پڑھ رہی تھی حسنین بنا پلک جھپکائے اسے دیکھنے لگا

وہ نماز پڑھ کر دعا کرنے لگی بہت سے آنسو اس کے گال بھگو گئے

وہ دِل ہی دِل میں دعا کرنے لگی ماہ رخ کو حسنین کی آنکھوں کی تپش اپنے اوپر محسوس ہوئی لیکن وہ دعا میں مصروف رہی اور اٹھ کر جائے نماز کو تہہ لگا کر رکھا پھر قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگی

حسنین کا دِل نہیں کر رہا تھا کہ وہ اپنی نظریں ماہ رخ سے ہٹائے

ماہ رخ کو اب حسنین سے کوئی دشمنی نہیں تھی نا جانے کیوں لیکن ماہ رخ کو حسنین دِل کا برا نہیں لگتا تھا

وہ بھی سر جھٹک کر بستر سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

آج نماز نہیں پڑھ سکا لیکن قصہ پڑھ لی اور موبائل فون اٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا

. . . .

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسن آپ نے میری بچی وہاں اکیلی چھوڑ دی ہے نا جانے کس حال میں ہو گی میری بچی فرزانہ بیگم کو جب سے حسن صاحب نے بتایا تھا وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہیں تھیں

کچھ نہیں ھو گا آپ خوامخواہ میں ٹینشن لے رہی ہیں اور بی جان نے وعدہ کیا ہے وہ ہماری ماہ رخ کا خیال رکھے گیں حسن صاحب نے فرزانہ بیگم کو تحمل سے سمجھایا

حسن میری جان جا رہی ہے آپ بول رہے ہیں ٹینشن نہ لوں بس مجھے اپنی بچی کو ایک بار دیکھنا ہے صِرف ایک بار فرزانہ بیگم ماں تھی ماں کو تو تب تک سکون نہیں ملتا جب تک وہ اپنے بچے کو اپنے آنکھوں سے نہ دیکھ لے

فرزانہ بیگم صِرف دو مہینوں کی بات ہے پِھر آپ کی بیٹی آپ کے پاس ھو گی میں لے کر آؤنگا اپنی ماہ رخ کو آپ مجھ پر اعتبار کر لیں میں نہیں چاہتا یہ دشمنی اب بھی ہم دونوں خاندانوں کے بیچ رہے اور میرا تو کوئی قصور بھی نہیں لیکن ہانیہ کا بیٹا مجھے قصوروار ٹھرا رہا ہے حسن صاحب کی آنکھوں میں آنسو تھے کیوں کے ہانیہ جیلانی انکی لاڈلی اور بہت

خوبصورت بہن تھیں حنیہ جیلانی کو حماد شاہ نے کالج میں دیکھا تھا اور پِھر وہ اپنا دِل ہار بیٹھے کچھ ٹائم بعد حماد نے اپنی محبت کا اظہار حنیہ سے کیا

حنیہ جیلانی بھی حماد شاہ کو دِل دے بیٹھی تھیں لیکن اُنہیں پتہ تھا ان کے والد مہراب شاہ کبھی اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہونگے اور یوں حنیہ جیلانی نے بھاگ کر شادی کر لی جس کے بعد سے جیلانی اور شاہ خاندان دونوں کی آپس میں دشمنی ہو گئی

حسنین آٹھ سال کا تھا جب حماد صاحب اور حنیہ کی روڈ حادثے میں موت ہو گئی لیکن سب کا یہی کہنا تھا کے یہ روڈ حادثہ نہیں تھا حماد شاہ کو حسن شاہ نے مروایا ہے اور تب سے لے کر آج تک حسنین کو حسن جیلانی سے نفرت تھی اس ٹائم حسنین کا کچا دماغ تھا بی جان حسنین کو لے کر کچھ سالوں کے لیے لندن شفٹ ہو گئیں تھیں انھیں بھی کہیں نہ کہیں شق تھا کے حماد شاہ کو حسن جیلانی نے مروایا ہے لیکن احمد صاحب نے جب معاملے کی تفتیش کرائی تو حسن جیلانی بے قصور نکلے اور یوں بی جان اور احمد شاہ نے اپنے دِل صاف کر لیئے تھے لیکن حسنین کو اب بھی لگتا تھا کے اس کے بابا کو حسن شاہ نے مروایا ہے جب کے

حسنین کو یہ بھی پتہ تھا کے حسن شاہ اس کے ماموں ہیں لیکن اسے اس سب سے کوئی غرض نہیں تھی

ماہ رخ حنیہ بیگم کی کاپی تھی ماہ رخ نے حنیہ کی خوبصورتی چرائی تھی

. . . .

نصرت میں حیران رہ گئی تھی اس بچی کو دیکھ کر مجھے تو ہانیہ کی کاپی لگی ہے اک اک نین نقش ہانیہ سے چرایا ہے اسنے بی جان اور نصرت بیگم لائنج میں بیٹھیں ماہ رخ کی باتیں کر رہی تھیں

جب ماہ رخ بھی ان کی ساتھ اکر بیٹھ گئی

اور بی جان کے سامنے اپنا سر جھکا یا بی جان نے محبت سے اسے گلے سے لگا یا اور ماتھا چوما

میں بھی کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی ادھر بیٹھو میری ساتھ بھی جان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا

ماہ رخ ہلکا سہ مسکرا کر چُپ ہو گئی کیوں کے سامنے سے حسنین آتا ہوا دکھائی دیا وہ آفس جانے کے لیے تیار تھا وائٹ شرٹ بلو کوٹ اور بلو پینٹ میں ملبوس اچھے سے بال سیٹ کیئے اک ہاتھ میں گاڑی کی چابی دوسرے ہاتھ میں اپنا قیمتی موبائل لیئے وہ بی جان کے پاس آیا

بی جان میں چلتا ہوں حسنین نے جھک کر بی جان کے سر پر بوسہ دیا

ناشتہ تو کر لو پھِر چلے جانا اتنی جلدی کیا ہے بی جان نے اسے ڈانٹا

بھوک نہیں ہے اور آفس میں کھالوں گا آپ اپنا خیال رکھیئے گا حسنین نے اک نظر ماہ رخ کو دیکھا جو لائٹ پنک ڈریس میں بالوں میں کیچر لگائے حسنین کو نظر انداز کرنے میں مصروف تھی

ماہ رخ نے حسنین کو دیکھا جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا ماہ رخ نے نظر جھکا کر سَر پر دوپٹہ لے لیا

حسنین ماہ رخ کا غصے سے لال ہوتا چہرہ دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا لیکن پھر اک جاندار مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی جو اس نے بڑی مہارت سے چھپالی اور گھر سے باہر نکل گیا

توبہ ہے دیکھتے ایسے ہیں جیسی پہلے کبھی کوئی لڑکی دیکھی نہ ہو میں بھی تو نا جانے کیوں اتنی کنفیوژ ہو جاتی ہوں کھا تھوڑی جائیں گے وہ مجھے ماہ رخ اپنی ہی سوچ میں گم تھی

کیا ہوا بیٹا کہاں گم ہو چلو آؤ آج ایک ساتھ ناشتہ کرتے ہیں بی جان نے اسے اپنے ساتھ لیا اور اندر کی جانب بڑھیں

حنا کو ماہ رخ پر رشک آ رہا تھا اللہ ان دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے حنا نے دِل سے دعا دی اور ماہ رخ اور بی جان کے پیچھے اندر چلی گئی

کچھ تو بات ہے اس لڑکی میں حسنین شاہ تُم نے بہت غلط کیا ہے

لیکن اب کیا ہو سکتا ہے اب وہ میری عزت ہے میری بیوی ہے اور میں اسے نہیں چھوڑ سکتا وہ اپنے سوچوں میں گم تھا

تبھی اس کے کیبن کا دروازہ نوک ہوا

یس آجاؤ اس نے اجازت دی

مونا کیبن میں داخل ہوئی

سر آج شام آپ کی میٹنگ ہے ارسلان صاحب کے ساتھ مونا نے اسے آج کی میٹیگ سے آگاہ کیا

اور فائلز حسنین کے سامنے رکھ دیں

مس مونا میری طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں اس لیے آپ آج کی میٹنگ کینسل کر دیں اس نے بے زاری سے جواب دیا

لیکن سر مونا ابھی کچھ کہنا چاہ رہی تھی کہ حسنین نے اسے بیچ میں ٹوکا

آپ یہ فائلز جنید سر کے کیبن میں لے جائیں آج کی میٹنگ وہ اٹینڈ کر لیں گے اب آپ جا سکتی ہیں حسنین نے سنجیدگی سے کہا

پھر لیپ ٹاپ میں سر دیئے بیٹھ گیا

جی سر مونا فائل لے کے کیبن سے چلی گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب گھر کے نمبر سے فون کال آئے اس نے کال اٹھائی تو آگے سے خاموشی تھی

جی کون بات کر رہا ہے حسنین کو جب زیادہ دیر سامنے سے کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے خود بات کرنے کا آغاز کیا

جی وہ میں ماہ رُخ بات کر رہی ہوں

بی جان کہہ رہے ہیں آپ نے ناشتہ کیا وہ جلدی جلدی کہنے لگی

حسنین کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آئی

ارے ارے آرام سے سانس تو لے لیں آپ کے پیچھے کوئی جن بھوت لگا ہے کیا

اتنی جلدی جلدی بات کرنے کا مطلب وہ سنجیدگی سے کہنے لگا لیکن اصل میں اسے پتا نہیں کیوں عجیب سی خوشی ہو رہی تھی ماہ رُخ کا یوں اس کے لیئے فکر کرنا اور اسے فون کرنا

مجھے بی جان نے کہا آپ سے پوچھ لوں ماہ رُخ نے اسکی خوش فہمی دور کرنی چاہی کہ بی جان نے کہا تبھی اس نے فون کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تو میں نے کب کہا کے آپ نے مجھ سے پیار بھری باتیں کرنے کے لئے فون کیا ہے وہ ماہ رُخ کی باتوں سے محظوظ ہوتے ہوئے کہنے لگا

اچھا میں فون رکھ رہی ہوں اللہ حافظ ماہ رُخ نے کال کاٹ دی

عجیب لڑکی ہے حسنین نے اپنے موبائل فون کو ایسے گھورا جیسے ماہ رُخ نظر آرہی ہو

حسنین نے مونا کو اپنے کیبن میں بلوایا

مس مونا میں گھر جا رہا ہوں آپ جنید سر کو میٹنگ کی ٹائیمنگ سے آگاہ کر دیں

میں چلتا ہوں اک ہاتھ میں کوٹ دوسری ہاتھ میں گاڑی کی چابی شرٹ کے بازو فولڈ کیئے

وہ اپنے مغرور انداز سے چلتا ہوا گاڑی تک آیا

ڈرائیور گھر چلو یار ڈرائیور نے بیک سیٹ کا ڈور کھولا اور وہ گاڑی میں بیٹھا

. . . . .

ماہ رُخ بی جان کے ساتھ باتیں کر کے واپس اپنے کمرے میں آئی اور اپنے رُکے ہوئے آنسوؤں کو نہیں روک سکی

کیسے گزرے گی میری زندگی بابا امی کے بغیر

۔میں وہ بد نصیب بیٹی ہوں جس کو اپنے ماں باپ نے رخصت تک نہیں کیا نہ جانے کس حال میں ہوں گے سب وہ تکیہ منہ پر رکھے اپنے آواز کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اسے روتے ہوئے دیکھ لے

....

حسنین گھر پہنچا تو بی جان لاؤنج میں بیٹھی نصرت بیگم اور حِنا سے باتیں کر رہی تھیں

حسنین آپ کب آئے حِنا جو بی جان کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی حسنین کو دیکھ کر حیرانگی سے کہنے لگی

ہاں بس طبیعت ٹھیک نہیں تھی

اس لیئے گھر واپس آگیا وہ بی جان کے ساتھ بیٹھ گیا

جب خود کو اتنا ہلکان کرو گے تو ایسا ہی ہو گا

میں تو کہتی ہوں نئی نئی شادی ہوئی ہے بہو کے ساتھ کہیں گھوم پھر کر آؤ بی جان نے

اسے سنجیدگی سے کہا

اور سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ کانپ گئیں حسنین کو تیز بخار تھا اور اسے پرواہ تک نہیں تھی

شاہ تمہیں تو بہت تیز بخار ہے ناشتہ بھی نہیں کیا ہو گا تُم نے

جلدی جاؤ اب اپنے کمرے میں

میں ڈاکٹر کو فون کرواتی ہوں جان نکال دو گے کسی دن تُم میری

کیا ضرورت ہے اتنا کام کرنے کی چلو جاؤ اب کمرے میں بی جان پریشانی کے عالم میں کہنے

لگی

حسنین چُپ چاپ چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا تو ماہ رُخ کو منہ پر تکیہ رکھے ہوئے دیکھا

اس نے کمرے میں ہلکا سا شور کیا جس سے ماہ رُخ کو پتا چلے کے اس کے علاوہ بھی کمرے میں کوئی موجود ہے

ماہ رُخ نے تکیہ آنکھوں سے ہٹایا تو وہ ہڑ بڑا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

آ.... آپ کب آئے اس نے جھجھکتے ہوئے سوال کیا

ابھی آیا جب آپ رونے کا شغل فرما رہی تھیں اس نے جتاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

آپ واپس کیسے آ گئے اتنی جلدی ماہ رُخ کو نہیں پتا تھا کے وہ کیا بول رہی ہے اس کا تو رونے کی وجہ سے سَر درد سے پھٹا جا رہا تھا

کیا مطلب کیوں آ گیا یہ کیسا فضول سوال ہے اور اب آپ جائیں یہاں سے مجھے سونا ہے

اس کا چہرہ بخار کی وجہ سے لال ہو چکا تھا

بال ماتھے پر بکھرے ہوئے مغرور کھڑی ہوئی ناک لال تھی وہ چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور گرنے کے اندازِ میں لیٹ گیا

ماہ رُخ پریشان کھڑی رہی اسے دیکھنے لگی

شاید انکی طبیعت خراب ہے

مجھے کیا میں کیوں پریشان ہو رہی ہوں انہوں نے کون سا میرے ساتھ ٹھیک کیا ہے وہ یہ سوچتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی

شاید آج اسے گھر والے بہت یاد آرہے تھے اسکے زخم پھر سے تازہ ہو گئے

....

بھو اب کیسی طبیعت ہے حسنین کی۔ میں نے ڈاکٹر کو بلوایا ہے وہ آتا ہی ہو گا بی جان نے اسے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو پوچھنے لگی

بی جان ابھی وہ سو رہے ہیں آپ ٹینشن نہ لیں ٹھیک ہو جائیں گے اس نے بی جان کو تسلی دیتے ہوئے کہا

میری بچی اسے جب بخار آتا ہے تو کسی کو سکون نہیں ہوتا

بہت تنگ کرتا ہے وہ بخار میں بلکل بچہ بن جاتا ہے تُم اس کا خیال رکھنا بی جان نے اس کے نرم و نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے

بی جان آپ پریشان نا ہوں میں خیال رکھوں گی انکا

بی جان ڈاکٹر صاحب آ گئے ہیں ملازمہ نے آ کر کہا

اچھا اسے لے کر آؤ حسنین کے کمرے میں ماہ رُخ نے اپنا دوپٹہ سر پر ٹکا کر حِنا کے کمرے کا رُخ کیا

بی جان حسنین کے کمرے میں گئی ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کیا اور دوائی لکھ کر اسے آرام کرنے کی تلقین کرتے ہوئے چلے گئے

حسنین آرام والی دوا کے زیر اثر سو رہا تھا

ماہ رُخ کمرے میں آئی تو بی جان کوئی سورت پڑھتے ہوئے حسنین پر دم کر رہی تھی

وہ بی جان کے ساتھ بیٹھی تو بی جان نے اسے مسکرا کر دیکھا

اب میں چلتی ہوں خیال رکھنا اس کا بی جان نے اس کے سَر پر ہاتھ رکھا اور کمرے سے چلی گئی

ماہ رُخ کی نظریں اب حسنین کو دیکھنے لگی

وہ اک دن میں ہی اتنا بیمار لگنے لگا تھا دُنیا جہاں سے بے خبر پڑا تھا

ماہ رُخ نے ڈرتے ہوئے اسکے چہرے کو چھوا لیکن اب بخار کم تھا وہ اطمینان کر کے سونے پر سونے چلی گئی

کمرے میں اندھیرا تھا

آدھی رات کو اسے کمرے میں کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو وہ اٹھ بیٹھی حسنین نیند میں باتیں کر رہا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس جا کر بیٹھ گئی اور اس کا بخار چیک کرنے لگی لیکن حسنین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

بابا.......حسن جیلانی نے آپکو کیوں مارا......میری دُنیا تباہ کر دی اسنے ماما تو انکی بہن تھیں نہ پھر......پھر کیوں......ایسا........وہ اور بھی کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن خاموش ہو گیا وہ نیند میں بڑبڑا رہا تھا

ماہ رُخ کو لگ رہا تھا کے جیسے کمرے کی چھت اسکے اوپر گری ہو

اگر وہ تھوڑی دیر اور ایسے ہی بیٹھی رہی تو پتھر کی ہو جائے گی وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھے

جلدی سے کمرے سے بھاگ آئی

میرے بابا نے کسی کو مارا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اور حسنین کی امی بابا کی بہن تھیں یعنی ہانیہ پھپھو یا میرے خدا یہ سب کیا ہے

لیکن بابا نے تو کہا تھا پھپھو کی ڈیتھ روڈ حادثے میں ہوئی تھی پِھر وہ یہ سب کیوں کہہ رہے ہیں وہ پوری رات کشمکش کا شکار رہی

وہ بارش میں سر سے پاوں تک بھیگ کر کمرے میں واپس آئی

اور حسنین کے نیند سے جاگنے سے پہلے وہ خد کی حالت کو ٹھیک کر لینا چاہتی تھی

اس لیے فریش ہونے چلی گئی

وہ سفید ڈریس میں ملبوس رونے کی وجہ سے اسکا سرخ و سفید چہرہ لال تھا

وہ ابھی بالوں میں برش کر کے فارغ ہوی تو اسکی نظر حسنین پر گئی

جو نا جانے کتنی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا

آپ کب اٹھے اور اب طبیعت کیسی ہے

اسکے بال گیلے تھے جنہیں اسنے ابھی کھلا چھوڑا ہوا تھا

ہاں اب ٹھیک ہوں وہ ماہ رخ کے بدلے ہوے لہجے سمجھنے سے قاصر تھا

وہ چلتی ہوی اسکے ساتھ آکر بیٹھی

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں ماہ رخ نے جب اسکی انکھوں میں حیرانگی دیکھی تو ہلکا سا مسکرا کر اسے جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگی

کچھ نہیں لیکن آج آپ زیادہ بول رہی ہیں میں حیران ہوں حسنین نے اپنے ہنسی کو دباتے ہوے کہا

نہیں آپ کو ایسا لگتا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ماہ رخ کے دل میں نفرت کی جو آخری جڑ تھی وہ بھی رات کے بات ختم ہو چکی تھی

اسنے خد سے واعدہ کر لیا تھا کے اب وہ خد سچ کی تہہ تک جائے گی

کہاں کھو گئی آپ وہ دماغی سے حسنین کو گھور وہی تھی

جب حسنین نے اسے ٹوکا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کچھ آپ فریش ہو جائیں میں تب تک نیچے جا کر آپ کا ناشتہ بنا لوں

وہ اسے کہتی ہوی وارڈوب سے حسنین کے لیے سفید شلوار کمیض نکال لائی

اسنے ابھی تک حسنین کو شلوا کمیض میں ملبوص نہیں دیکھا تھا

آپ کیوں بنائیں گی بریک فاسٹ بنالیں گی میڈز آپ نہیں کریں گی آج سے کوئی بھی کام

اسکی انکھوں کے سامنے بار بار میں ماہ رخ کا جلا ہوا ہاتھ ارہا تھا

لیکن آپ نے تو کہا تھا وہ اسے اسکی بات یاد کروا رہی تھی جب حسنین نے اسکی بات کو بیچھ میں ٹوکا

تو اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں وہ کہتے ہوے فریش ہونے چلا گیا

ماہ رخ بھی کمرے سے باہر نکل آئی پھر کیچن میں جا کر ملازمہ کو حسنین کے ناشتہ سمجھایا پھر بی جان کے ساتھ آ کر بیٹھی

وہ بی کی بات اتنا ہیسی کے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا

حسنین سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ارہا تھا جب اسکی نظر حسنین پر گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین پر شلوار کمیض زیادہ جچتی تھی وہ اسے دیکھے گئی

حسنین ماہ رخ کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا

ماہ رخ کو بی جان کے سامنے

حسنین کا یوں اسکے ساتھ بیٹھنا کچھ اچھا نہیں لگا تو وہ وہاں سے اٹھنے لگی لیکن حسنین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا گویا وہ یہ کہنا چاہتا ہو کہ بیٹھی رہو

یہ سب بی جان کی آنکھوں سے بھی چھپا ہوا نہیں تھا وہ دونوں کے لیئے اپنی آنکھوں میں محبت لئے دیکھنے لگی

ماہ رخ شرم سے کچھ بول ہی نہ پائی اور حسنین سے کچھ فاصلہ رکھ کر بیٹھ گئی

اہم اہم میرے بچے میں بھی بیٹھی ہوں بی جان نے شرارتی لہجے میں کہا تو ماہ رخ نے سَر جھکا لیا

حسنین کو ماہ رخ کا یوں شرمانا گھبرانا نا جانے کیوں اچھا لگ رہا تھا وہ اسے دیکھنے لگا

بی جان آپ تو میری دوست ہیں اب آپ سے کیا پردہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میری بیوی ہے نکاح کیا ہے میں نے اتنا تو حق بنتا ہے کہ انہیں دیکھوں حسنین نے مسکراتے لہجے میں کہا

چل بدمعاش پہلے تو شادی کے نام سے دور بھاگتا تھا اب کیا ہو گیا ہے ویسے میری بہو پیاری ہی بہت ہے تم اپنا دِل ہار بیٹھے ہو بی جان نے اسے چھیڑا اور ماہ رخ کو پیار کرنے لگی

بی جان میں ابھی آئی کچھ کام ہے مجھے ماہ رخ اب وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی حسنین کی نظریں ابھی بھی اس کے لال ہوتے چہرے کو تک رہی تھیں

ہاں میری بچی جاؤ کر لو کام یہ شریر تو تنگ کرتا رہے گا ایسے ہی بی جان نے حسنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ لاونج سے نکل کر اپنے کمرے کے طرف چلی گئی

طبیعت کیسی ہے شاہ بی جان نے اب سنجیدگی سے پوچھا

ٹھیک ہوں بالکل آپ ٹینشن نہ لیں کچھ دیر میں آفیس کے لیے نکلنا ہے ضروری میٹنگ ہے آج حسنین نے حنا سے چائے کا مگ لیتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کوئی ضرورت نہیں کام پر جانے کی آرام کرو آج بی جان جیسے وارننگ دی

بی جان ٹھیک ہوں اب

اور آج کی میٹنگ بہت ضروری ہے ہمارے لیئے

وہ اب التجا کرنے لگا

میں بہو سے کہتی ہوں ہو سکتا ہے اس کا کہا مان لو

ہاہاہاہا........وہ بیچاری بولتی نہیں ہے میرے سامنے اور آپ کہہ رہی ہیں وہ مجھے روکے گی حسنین نے مسکراتے ہوئے کہا

اسے یاد آرہا تھا ماہ رخ کا کترانا گھبرانا

یہ تو میری بہو اچھے خاندان سے ہے اسے شرم حیا ہے آج کل کی لڑکیاں کہاں ہیں ایسی بی جان نے محبت سے کہا

حسنین کے کانو میں صرف اک ہی بات گونج رہی تھی

اور وہ تھی خاندان کی اسے پھِر سے سب کچھ یاد آنے لگا وہ غصے سے اٹھا اور اپنے کمرے کا

رخ کیا

ماہ رخ کمرے میں آئی تو اسے حسنین کی باتوں پر حیرت ہو رہی تھی

لیکن اسے پتہ تھا جب حسنین کو پھِر سے یاد آئے گا تو وہ پھِر سے لا تعلق ہو جائے گا

وہ کمرے میں داخل ہوا

ماہ رخ اپنا ورڈروب سیٹ کرنے میں مصروف تھی

کیا ہوا آپکو کچھ چاہیے وہ حسنین سے مخاطب ہوئی جو اسے ہی غور سے دیکھ رہا تھا

کاش تم حسن جیلانی کی بیٹی نہ ہوتی تو آج میں تمہیں دُنیا کی ہر خوشی دیتا

لیکن یہ تمہاری غلطی ہے کہ تم میرے دشمن کی بیٹی ہو اور میرا صرف تم سے نَفرت کا

رشتہ بن سکتا ہے اور کوئی بھی نہیں وہ ماہ رخ کو حسنین شاہ نہیں بلکہ اک بکھرا ہوا انسان

لگ رہا تھا

اس کے آواز کا درد اور آنکھوں کا کرب ماہ رخ سے چھپا ہوا نہیں تھا وہ بس اسے دیکھنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

پھر گویا ہوئی آپ کو بہت بڑی غلط فہمی ہے میرے بابا آپ کے دشمن کبھی بھی نہیں ہو سکتے

وہ ہمت کر کے اسکے ساتھ آکر کھڑی ہوئی اور حسنین کا لال ہوتا چہرہ دیکھنے لگی

تم آج کے بعُد حسن جیلانی کی صفائی میری سامنے نہیں دو گی وہ کیا تھا اور کیا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں تو تم مجھے مجبور نا کرو کے میں تمھارے ساتھ سختی سے پیش آؤں

وہ آرام سے مگر غصے بھرے لہجے میں بول کر چلا گیا

ماہ رخ کھلا ہوا دروازہ دیکھ رہی تھی جس سے ابھی وہ آندھی طوفان کی طرح گزر کے گیا تھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

. . . .

بی جان کچھ دنوں کے لیے مجھے ملک سے باہر جانا ہے وہ بی جان کے پاس آکر کہنے لگا

جاؤ لیکن اک شرط پر بہو کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے بی جان کو یہی موقع ٹھیک لگا تھا

وہ چاہتی تھیں دونوں آپس میں کچھ ٹائم گزاریں اور یہ موقع خد حسنین اُنہیں دے رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

بی جان میں کام سے جارہا ہوں وہ وہاں پر کیا کرے گی

تو تم کام کر لینا اپناوہ کونسا چھوٹی بچی ہے جو تمہیں تنگ کرے گی بی جان نے دوٹوک انداز میں کہا

بی جان پلیز مجھے جانے دیں نیکسٹ ٹائم ساتھ لے جاؤنگا وہ کچھ بھی کر کے بی جان کو راضی کرنا چاہتا تھا

لیکن بی جان بھی انکی دادی تھیں ماننے میں نہیں آرہی تھیں

آخر کار حسنین نے ہار مان لی اور ماہ رخ کو اپنے ساتھ لے جانے کی حامی بھر لی

حنا بچے بہو کو بلا کر لاؤ مجھے بات کرنی ہے اس سے بی جان نے حنا کو مخاطب کیا

جی اچھا بی جان میں ابھی بلا کر لاتی ہوں حنا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مگزین ٹیبل پر رکھا اور حسنین اور ماہ رخ کے مشترکہ کمرے کا رخ کیا

حسنین کمرے میں نہیں تھا حنا نے آرام سے دروازہ کھول کر کمرے میں جھانکا تو ماہ رخ اسے کمرے میں ڈسٹنگ کرتے ہوئے نظر آئی

ارے ماہ رخ تُم کیوں کررہی ہو یہ سب چھوڑدو ملازمہ ہیں وہ کرلیں گی حنا نے اسے کیا اور ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر لے گئ

اب ماہ رخ اسے کیا بتاتی کے حسنین نے اسے یہ سب کام کرنے کا کہا ہے

وہ الگ بات تھی کے اب حسنین نے اسے منع بھی کیا تھا لیکن وہ پتا نہیں اب کس کو سزا دینے کے لیے کام میں لگی ہوی تھی

بی جان آگئ آپ کی بہو سمجھائین اسے مجھے تھوڑا کام ہے

میں ابھی آتی ہوں حنا پیار سے اسکا چہرہ تھپک کے لاونج سے نکل گئ

ادہ

ادھر میرے ساتھ بیٹھو بیٹا بی جان نے اسے اپنے پاس صوفہ پر بیٹھایا

جی بی جان کوئی کام تھا وہ بی جان کی جانب متوجہ ہوئی

بیٹا آج میں تمہیں اس گھر کے ماضی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہوں اور میری بات غور سے سننا بی جان کہنے لگی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جی بی جان آپ بتائیں وہ جواب طلب نظروں سے بی جان کو دیکھنے لگی

بیٹا حسنین کی ماں تمہاری پھوپھو تھی ہانیہ شاہ حماد نے اور ہانیہ نے سب کی ناراضگی مول لے کر شادی کی تھی

تُم تب بہت چھوٹی سی تھی تمہیں تو کچھ یاد بھی نہیں ھو گا

اور مہراب جیلانی نے بیٹی ہانیہ سے سارے رشتے توڑ دیئے تھے اور یوں دونوں خاندان میں نَفرت کی دیوار کھڑی ہو گئی

حسنین تُم سے دس سال بڑا ھو گا ہانیہ سے تمھارے باپ حسن نے رشتہ نہیں توڑا تھا وہ چُھپ چُھپ کر اپنی بہن سے ملنے آتا تھا لیکن وہ حماد سے نہیں ملتا تھا

حماد کی بھی کبھی ہمت نہیں ہوئی تھی حسن سے ملنے کی حسنین جب بڑا ہوا تب تک دونوں خاندان میں دشمنی بہت بڑھ چکی تھی

مہراب جیلانی کو بھی پتہ چل گیا تھا کے حسن ہانیہ آپس میں ملتے رہے ہیں

پھرے تمہارے گھر بھی جھگڑا ہوا اس بات پر اس دن کے بعد حسن نے بھی آنا جانا کم کر دیا

اور پھر حسن اور ہانیہ کا ملنا بند ہو گیا ح

ہانیہ نے اک دن تمہیں حسن کے ساتھ دیکھا تھا اور اسکی

خواہش تھی وہ تمہیں اپنی بہو بنائے گی

لیکن اوپر والے کو کچھ اور ہی منظور تھا اور اک دن میرے گھر کو کیسی کی نظر لگ گئی حماد اور

ہانیہ روڈ حادثے میں فوت ہو گئے اور تب کیسی نے حسنین کے سامنے یہ جھوٹ بولا کے

اس سب کے پیچھے حسن جیلانی تھا تب وہ بچہ تھا لیکن یہ بات اس کے دِل اور دماغ میں ہمیشہ کے لیے قید ہو گئی

اور کب یہ بات حسنین کے دِل میں انتقام اور نفرت میں بدلی پتہ ہی نہیں چلا

کچھ ٹائم میں بھی بدگمان رہی تھی کے حسن نے میرے بچوں کو مار دیا ہے

لیکن پھر احمد کو پتہ چلا کے یہ صرف اک حادثہ تھا

لیکن یہ بات حسنین ماننے کو تیار نہیں بی جان ماضی کے حسار سے باہر آئی تو انکی آنکھوں اور گال پر بہت سے آنسو تھے ماہ رخ کا بھی حَسین چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

بیٹا اب تُم ہی میرے بچے کو سمجھا سکتی ہو

تُم میری بچے کو سہی راہ پر لاؤ گی بی جان کے لہجے میں دکھ قرب نا جانے اور کیا جھلک رہا تھا

جی بی جان میں پوری کوشش کروں گی کے وہ سچ کو مان لیں اس نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

ماہ رخ کو حسنین کا ماضی بہت تکلیف دے رہا تھا

اس کے دِل اور دماغ میں حسنین کے لیے جو تھوری بہت بھی بدگمانی کی دھول تھی وہ اب چھٹ چکی تھی

مجھے تُم سے یہی امید تھی

ہانیہ کی بھتیجی ہو نہ اسی کے جیسی ہو وہ بھی رشتوں کو جوڑنا جانتی تھی

اور تُم بھی انشااللہ کامیاب رہو گی بی جان نے اس کا ماتھا چوما

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ماہ رخ نے اپنا بھیگا ہوا چہرہ صاف کیا

آج شاہ کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جا رہا ہے میں نے اسے کہا ہے وہ تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جائے گا

تُم اپنی اور اسکی تیاری کر لو اور ہاں تمھارے بابا کو بھی پتہ ہے کے تُم اب حسنین شاہ کی بیوی ہو

میں نے حسن سے دو مہینے مانگے ہیں اس کے بَعد حسن تُم سے ملنے آئے گا

لیکن تب تک تُم حسنین کو اپنا بنا لو گی مجھے یقین ہے بی جان نے یقین سے کہا

ماہ رخ یے سن کر پریشان حیران رہ گئی تھے

کے یے سب اسکے بابا کو بھی پتا ہے

جی بی جان میں آپ یقین تو نہیں دون گی ماہ رخ ابھی بات کر رہی تھی کے حسنین گھر میں داخل ہوا

جلدی سے پیکنگ کر لو آج شام کی فلائیٹ ہے اور آپ کو بھی چلنا ہے میرے ساتھ

حسنین نے اسے دیکھنے سے گریز کیا اور اپنے بات ختم کر کے کمرے میں چلا گیا

ماہ رخ لمبا سانس کھینچ کت رہ گئی نہ جانے کس منزل پر جائے گا یہ رشتہ وہ سوچنے لگی اور اٹھ کر کمرے کا رخ کیا اسے ابھی پیکنگ بھی کرنی تھی

بی جان میں اپنے گھر فون پر بات کر سکتی ہوں اسنے ڈرتے ہوئے بی جان سے یے سوال پوچھا

ہاں میرے بچے کیوں نہیں کر سکتی ادھر او میرے پاس

میں کروا دیتی ہوں تمہاری بات گھر پر

بی نے پیار سے اسے پاس بلایا

اور میلانے لگی

دوسری جانب فون کال جا رہی تھی ماہ رخ کا چہرہ انسوں سے تر تھا

وہ خوشی میں رو رہی تھی

واعلیکم اسلام حسن ماہ رخ تم سے بات کرنا چاہتی ہے تم اس سے بات کرو بی نے سلام دعا کے بعد کہا

اور فون ماہ رخ کی جانب بڑھایا

جسے اسنے کانپتے ہاتھوں سے پکڑ لیا اور فون کو اپنے کان کی قریب کیا

وہ چپ تھی لیکن اس کے انسوں بہت کچھ بیاں کر کرے تھے

ماہ رخ بابا کی جان کیسی ہو حسن صاحب نم لہجے میں اس سے پوچھا

میں۔۔۔۔ بلکل ٹھیک ہوں بابا وہ بس اتنا ہی بول سکی اور اسنے فون بند کر دیا

اتنے دن بعد حسن جیلانی آواز سن کر اسے ایک سکوں ملا تھا لیکن پھر بھی اسے رونا آرہا تھا

بی جان نے اسے چپ کرانے کے لیے اپنے گلے سے لگا یا

وہ حسنین کے ساتھ اس طرح اکیلے جانے سے گھبرا رہی تھی لیکن اسے حسنین کو سمجھنا تھا

اسے پرکھنا تھا

سچ بتانہ تھا وہ باقی ساری سوچوں کو خد سے دور رکھ کر پیکنگ کرنے لگی

حسنین کمرے میں آیا تو اسے نظر انداز کرتا ہوا فریش ہونے چلا گیا

ماہ رُخ جلدی جلدی میں دونوں کی پیکنگ کر کے فارغ ہوئی

ابھی اسے اپنے کپڑے نیکالنے تھے اور تیار بھی ہونا تھا

وہ بے خیالی میں پیچھے مڑی تو اسے لگا جیسے اس کا سَر کیسی دیوار سے ٹکرایا گیا ہو

وہ اپنا سر تھامے کچھ ٹائیم تک اپنے حواس بہال کرنے لگی

اور پھر سر اٹھا کر سامنے کھڑے لمبی چوڑے مرِدانہ وجاہت سے بھرپور حسنین کو دیکھنے لگی

جو اپنے ہاتھ سینے پر باندھے اسے غصے سے دیکھ رہا تھا

وہ اپنا دَرد بھول کر کرنٹ کھا کر دو قدم پیچھے ہٹی حسنین اسی پوز میں کھڑا اس کی بچکانہ حرکتیں دیکھنے میں مصروف تھا

میرے خیال میں یہ جو اتنی بڑی بڑی آنکھیں ہیں صرف چہرے پر سجانے کے لیئے نہیں

دی اللہ نے ان کا استعمال کرنا سیکھو

وہ آنکھوں میں شرارت لیئے اپنے مغرور سے انداز میں کہنے لگا

نہ جانے کیوں وہ جتنا اس لڑکی سے دور جانا چاہ رہا تھا اتنا ہی اسکے قریب ہو رہا تھا

وہ ماہ رُخ کی سادگی اور خوبصورتی کی جانِب کھینچا چلا جا رہا تھا

وہ.....وہ میں نے....آپکو دیکھا نہیں سوری وہ اپنے آنکھوں کو زور سے میچ کر کھڑی ہوئی تھی

گویا اگر اسنے آنکھیں کھولی تو حسنین اسے کھا جائے گا

حسنین اسکی آواز کی لڑکھڑاہٹ سے سمجھ گیا تھا کے ماہ رُخ اس سے کتنا ڈرتی ہے

اوکے اوکے کوئی بات نہیں اسکے دِل نے اس پر ملامت کی

حسنین شاہ تُم ایک بے قصو لڑکی کو اپنے انتقام کا نشانہ بنا رہے ہو کیا یے سہی فیصلا ہے کیا تمہارا رب تمہیں معاف کر دیگا وہ خد کی عدالت لگائے کھڑا تھا

وہ خد کو کوستا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا

دروازے کو اتنا زور سے بند کیا کہ ماہ رُخ نے اپنے کانو پر ہاتھ رکھ لیئے

اللہ جی یہ تو اتنی غصے والے ہیں کیسے سمجھا سکوں گی میں انہیں

یہ تو مجھے مارنے میں اک منٹ بھی نہیں لگائیں گے

لیکن میں پیچھے نہیں ہٹنے والی

میں بی جان کو مایوس نہیں کر سکتی وہ خد سے عہد کرتی ہوی وارڈوب سے اپنی ڈریس

نکالنے لگی کچھ دیر میں اُنہیں لندن کے لئے نکلنا تھا وہ فریش ہونی چلی گئ

. . . .

وہ کمرے سے نکل کر باہر لان چہل قدمی کرنے لگا یہ اسکی بچپن سے عادت تھی جب بھی

وہ پریشان ہوتا تھا یوں ہی لان میں آکر چہل قدمی کرتا تھا

حِنا اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسے دیکھنے لگی

اور پھر اپنے سر پر دوپٹا رکھ کے باہر لان میں آگئ

کیا پروبلم ہے آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں وہ حسنین کے چہرے پر تناؤ اور غصہ دیکھنے لگی

کچھ نہیں ہے بس ایسے ہی اور آپ کب آئی وہ نارمل سے لہجے میں پوچھنے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ابھی ابھی آئی جب آپ کیسی گہری سوچ میں گم تھے اور اب بتا نہیں رہے وہ اسے جتاتے ہوئے کہنے لگی

کچھ بھی نہیں ہے آپکو غلط فہمی ہوئی ہے شاید

وہ آرام سے چلتا ہوا چیئر پر بیٹھ گیا

حسنین کو حِنا کے دِل میں اپنے لیئے چھپے ہوئے جذبات کا پتہ تھا

لیکن اس نے کبھی بھی حِنا کو اس نظر سے نہیں دیکھا تھا حِنا صرف اس کے لئے اک اچھی دوست اور کزن تھی

اب میں چلتا ہوں کچھ دیر میں فلائٹ ہے ہماری میں دیکھ لوں ماہ رُخ تیار ہو گئی

وہ عام سے لہجے میں کہتا ہوا

گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا حِنا اسے اپنے سے دور جاتا ہوا دیکھ رہی تھی لیکن اب یہ انسان کیسی اور کا ہم سفر اور محرم تھا وہ یہ سب اور نہیں سوچنا چاہتی تھی

اپنے ہونٹوں پر اک تلخ سے مسکراہٹ سجائے وہاں سے چلی گئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

. . . . . .

ماہ رُخ بلیک پیروں تک آتی فروک میں ملبوس اپنے لمبے اور سلکی بالوں کو برش کر رہی تھی

جب وہ کمرے میں داخل ہوا

وہ بنا کیسی ڈر و خوف کے اپنے کام میں مصروف رہی

حسنین کبرڈ کا دروازہ کھول کر اپنا پاسپورٹ وغیرہ نکالنے لگا

اتنی دیر میں ماہ رُخ خود کو تیار کر چکی تھی اور عبایہ پہننے لگی

وہ خد پر حسنین کی نظر باآسانی محسوس کر سکتی

تھی لیکن وہ اپنے آپ کو مصروف دیکھانے کی کوشش کر رہی تھی جس میں وہ کافی حد تک

کامیاب بھی رہی تھی

اگر تمہاری تیاری مکمل ہو گئی ہو تو چلیں وہ ماہ رُخ کی نیقاب میں سے جھانکتی آنکھوں کو دیکھ

کر کہنے لگا

جی چلیں اس نے آنکھیں جھکا کر کہا جب کے لہجہ مظبوط تھا

. . . . . .

جنید اُنہیں ایئرپورٹ تک سی اوف کرنے آیا

فلائٹ کا ٹائم ہوا وہ دونوں آکر اپنی اپنی سیٹس پر بیٹھے

ماہ رُخ تھوڑا سا گھبرا رہی تھی وہ جہاز میں سفر کرنے سے ڈرتی تھی

جب بھی حسن صاحب اسے کہیں لے جاتے تھے تو وہ اپنی امی یا کسی کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی

جب کے حسنین کے لئے یہ عام سی بات تھی وہ کام کے سلسلے میں اکثر ملک سے باہر

ٹریولنگ کرتا رہتا تھا

جہاز نے ٹیک اوف کیا

تو ماہ رُخ نے حسنین کے ہاتھ کو مضبوطی سی پکڑ لیا اور آنکھیں زور سے بند کر لیں

وہ سمجھ گیا تھا کے وہ ڈر رہی ہے اس نے ہلکا سا حصار کھینچا جسے ماہ رُخ زیادہ نہ ڈرے

یہ عمل اس سے کیسے اور کب ہوا وہ نہیں جانتا تھا

ماہ رُخ اپنی آنکھوں میں حیرت لئے اسے تکنے لگی

وہ اپنا ڈر بھول گئی تھی

حسنین دُنیا جہاں سے بے خبر اس کی شہد رنگ آنکھوں میں کھویا ہوا تھا

جہاز ٹیک اوف کر چکا تھا

سنے میں ٹھیک ہوں اب ماہ رُخ نے جھجکتے ہوئے کہا

وہ پھِر بھی ویسے ہے کھویا رہا

میں آپ سے بات کر رہی ہوں ٹھیک ہوں میں

اب کی بار ماہ رُخ نے اس کی بازو پر اپنا ہاتھ رکھا

وہ ہوش میں آیا تو آہستہ سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور اپنے جلد بازی پر ملامت کرنے لگا

ماہ رخ نے بھی اپنی گھنی پلکیں جھکا لیں

ماہ رخ ابھی بھی اسی سحر میں کھوئی ہوئی تھی

جب کے حسنین اسے نظر انداز کئے اپنی کسی فائل میں سَر دیئے بیٹھا تھا

ماہ رخ کو نیند آنے لگی لیکن وہ زبردستی اپنی آنکھیں کھولے بیٹھی تھی

کہیں پِھر سے حسنین کچھ کہہ نہ دے

آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی وہ سیٹ پر اپنے سَر کو ٹیک لگائے سو گئی

حسنین کو جب ماہ رخ کی خاموشی محسوس ہوئی

تو اس نے اپنے برابر بیٹھی ماہ رخ کو دیکھا جو نیند میں تھی

حجاب کی وجہ سے حسنین کو اسکی بند آنکھیں نظر آ رہی تھی

اب وہ اسے غور سے دیکھنے لگا

وہ ہر قدم پر اسے حیران کر رہی تھی

حسنین نے کسی لڑکی کو کبھی خود کو اس طرح سے چھپائے نہیں دیکھا تھا جتنی بھی لڑکیاں اسنے دیکھی تھیں سب ہی ایک دوسرے کو ٹکر دینے کے چکر میں خود کے لباس کو خراب کرتی جارہیں تھیں

لیکن ماہ رخ نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کے ہر انساں کو ہم ایک ہی ترازو میں نہیں تول سکتے

وہ اسے دیکھنے لگا اسکے سر کا اک بال تک نظر نہیں آرہا تھا

اسے ماہ رخ کی سادگی اور معصومیت کہیں نا کہیں دِل کو چھو رہی تھی لیکن ابھی وہ اس سچ کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھا

جب کے وہ اب کہیں نہ کہیں خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا

کے ماہ رخ سے زبردستی شادی کرنا اسکی غلطی تھی لیکن حسنین شاہ یہ بات کیسے مان لیتا وہ نہیں چاہتا تھا کے وہ خود کو اک لڑکی کے سامنے جھکائے جب کے یہ اک لڑکی اسکی بیوی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھی کسی کی بہن بیٹی اور کسی کے گھر کی عزت تھی اگر وہ یہ سب سوچتا تو آج یہ نوبت ہی نہ آتی

اس کا ضمیر اسے ہر وقت ملامت کرتا رہتا تھا لیکن وہ تھا کے اپنے کان دِل دماغ سب بند کیئے ہوئے تھا

وہ ان سب خیالوں سے تب چونکا جب ماہ رخ کا سَر اسکے شانو سے لگا

وہ نیند میں تھی لیکن اب وہ اسکے شانے پر سَر رکھے سو رہی تھی

حسنین کے چہرے پر عجیب سے رنگ تھے جن رنگوں سے شاید وہ ابھی تک نہ واقف تھا

یا پھر وہ اپنے دِل کی ابھی سننا نہیں چاہتا تھا

وہ یوں ہی کتنی دیر تک اسے دیکھتا رہا

لندن پہنچے تو حسنین نے اسے اٹھانا چاہا لیکن ماہ رخ کی آنکھ پہلے ہی کھل گئی

وہ شرم سے اپنی نظریں جھکائے ہوئے تھی حسنین اسکی جھجھک اور شرم کو اچھے سے سمجھ رہا تھا

کوئی بات نہیں آپ نیند میں تھیں اور اب پلیز شرمانا بند کرو محرم ہوں آپکا چلیں اب

وہ خود نہیں جانتا تھا یہ سب کیسے اور کیوں کہا اس نے شاید محبت اپنے قدم جما رہی تھی....

.

ماہ رخ سیٹ سے اٹھی تو حسنین نے اس کا ہاتھ پکڑا

ماہ رخ منہ کھولے یہ سب دیکھ رہی تھی

حسنین نے گاڑی ہائیر کی اور اس میں پہلے ماہ رخ کو بیٹھایا پھِر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا

وہ اکثر لندن کام کے سلسلے میں آتا رہتا تھا

ماہ رخ کو پیاس لگی تھی لیکن وہ حسنین سے کہہ نہیں پا رہی تھی

جب اُنہیں سفر میں دو گھنٹے سے اوپر ہو گئے تو اس نے حسنین کو مخاطب کیا

مجھے پیاس لگی ہے اس نے اتنے ہلکی آواز میں کہا شاید ہی حسنین سن پایا ہو لیکن اس نے سن لیا تھا

کچھ آگے جا کر اسے ریسٹورنٹ وغیرہ نظر آئے وہ گاڑی سے اتر گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل چپس اور کچھ کھانے کی چیزیں تھیں

وہ ساری چیزیں اس نے ماہ رخ کو تھما دیں

ماہ رخ نے پہلے پانی پیا پھر حسنین کی جانب چپس کا پیکٹ بڑھایا تا کے وہ بھی کچھ کھا لے

حسنین نے اک نظر اسے دیکھا اور ڈرائیو نگ کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے چپس لے لی

یوں ہی خاموشی میں سفر گزرا حسنین نے بہت بڑے اور خوبصورت ہوٹل کے باہر گاڑی روکی اور ماہ رخ کو اترنے کا کہا

وہ دونوں باہر آئے تو حسنین جلدی میں آگے بڑھ گیا وہاں پر تھوڑا رش تھا

ماہ رخ کو عادت نہیں تھی اتنے سارے لوگوں میں اکیلے چلنے کی تو وہ ڈر کے مارے جلدی چلنے لگی

اسے جب یاد آیا کے وہ اکیلا نہیں بلکہ اک اور جیتا جاگتا انسان اسکے رحم و کرم پر اسکے ساتھ ہے تو وہ فورن رکا اور پیچھے مڑ کر ماہ رخ کو دیکھنے لگا

ابھی بھی وہ اس سے بہت دور تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اب اسے خود پر غصہ آ رہا تھا ایک عجیب سی کشش تھی ماہ رخ میں وہ کشش حسنین کو اپنے جانب کھینچتی تھی

شاید ماہ رخ کا ہانیہ جیسا دِکھنا تھا

وہ واپس گیا اور ماہ رخ کا ہاتھ پکڑ کر ہوٹل میں داخل ہوا

اپنے کمرے کی چابیاں لے کر وہ لفٹ کی جانب بڑھا

ماہ رخ کسی بچے کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی

کمرے میں پہنچ کر اس نے ماہ رخ کا ہاتھ چھوڑا

تم آرام کر لو میں کام سے جا رہا ہوں پہلے ہی میٹنگ سے لیٹ ہو چکا ہوں جب تک میں نہ آؤں کہیں نہیں جانا

اور ہاں وہ اپنی پاکٹ سے موبائل فون نکال کر اسکے ہاتھ میں تھمایا

پھر اس کی سوالیہ نظروں کو دیکھنے لگا

یہ موبائل اپنے پاس رکھنا اس موبائل میں میرا اور گھر کا نمبر سیو ہے

کوئی بھی بات ہو مجھے فون کرنا یا اگر زیادہ بور ہو تو گھر پر بی جان سے بات کر لینا

بھوک وغیرہ لگے تو فون کر کے آرڈر کر دینا یا میں تمہارا کھانا خود ہی آرڈر کر کے جا رہا ہوں

کھا لینا وہ سب کچھ سمجھا کر

اپنا فون اور گاڑی کی چابی اٹھا کر اور روم سے باہر چلا گیا

وہ کیوں اتنے فکر مندی اور پریشانی اس لڑکی کے لئے دکھا رہا تھا

جس سے اس نے شادی صرف بدلے کے لئے کی تھی وہ خود سے جتنا سوال جواب کر رہا تھا

اتنا الجھ رہا تھا.....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماہ رخ کو یقین نہیں آ رہا تھا کے یہ وہی حسنین ہے جس سے وہ پہلی بار ملی تھی وہ حسنین شاہ تو

کوئی اور ہی تھا وہ خود سے باتیں کرنے لگی اور اس کے دیئے گئے قیمتی فون میں خود کو

مصروف کر لیا

کیوں کے وہ ابھی سے خود کو بور نہیں کرنا چاہتی تھے نا جانے حسنین کی واپسی کب تک ہوتی

. . . .

حسن مجھے میری بچی کا چہرہ اک بار تو دکھا دیں ماں ہوں میں

نہیں ہو رہا اب برداشت میرے دل سکون میں تب تک نہیں رہ سکتا جب تک

میں اپنی بچی کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں فرزانہ بیگم نے روتے ہوئے حسن صاحب

سے کہا جو کے ابھی بی جان سے فون پر بات کر کے فارغ ہوئے تھے

فرزانہ بس کچھ دن اور میں آپ کے جذبات سمجھ سکتا ہوں لیکن میں بھی تو اتنے دن سے

برداشت کر رہا ہوں کچھ دن اور سہی

وہ میرا بھانجا ہے میری ہانیہ کا بیٹا ہے

اگر ہماری ماہ رخ اسے سہی غلط سمجھا سکتی ہے تو ہمیں اور کیا چاہئے آپ بس کچھ دن اور صبر

کر لیں

پھر ہم دونوں چلیں گے اپنے بچی سے ملنے حسن صاحب کہہ کر کمرے سے چلے گئے

جب کے فرزانہ بیگم۔ماہ رخ کی خوشیوں سے بھری زندگی کی دعا کرنے لگی

. . . .

وہ رات گئے واپس لوٹا تو ماہ رخ تب تک سو چکی تھی شاید سفر کی تھکن کی وجہ سے

وہ تھکا ہوا تھا لیکن پہلے فریش ہونے چلا گیا واپس آکر صوفے پر بیٹھا اس کا سر درد کر رہا تھا

وہ سگریٹ نکال کر اسکے کش لینے لگا

ماہ رخ کچی نیند میں تھی سگریٹ کی سمیل اسے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی تھی وہ اٹھ بیٹھی تو

سامنے حسنین اسے سگریٹ پیتے ہوئے نظر آیا

وہ بستر سے اتر کر اس کے پاس آئی

یہ کیا ہے آپ سگریٹ کیوں پی رہے ہیں چھوڑیں اسے وہ ناراضگی سے اس کے ہاتھ سے

سگریٹ چھیننے لگی

حسنین اس سے سگریٹ کو دور کر رہا تھا

اور ماہ رخ جلد بازی کے چکر میں اپنا ہاتھ جلا بیٹھی

حسنین نے فوراً سگریٹ کو مسلحہ اور ایش ٹرے میں پھینکا

اسنے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

تم پاگل ہو کیا دیکھو اب جل گیا نہ ہاتھ وہ اسے ڈانٹ رہا تھا

اچانک وہ رونا شروع ہو گئی

اس کے آنسو حسنین کے ہاتھ پر گر رہے تھے وہ اسے دیکھنے لگا

کیا ہُوا زیادہ دَرد ہو رہا ہے وہ اسے کیسی چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا

وہ اپنا سَر نہ میں ہلانے لگی

لیکن آنسو تھے کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

تو پِھر رُو کیوں رہی ہیں آپ کس نے کہا تھا سگریٹ چھیننے کو وہ اپنے غصے پر قابو کرنے لگا

جس چیز سے آپکو نقصان ہو گا اس چیز سے میں آپکو دور رکھنے کی ہر کوشش کروں گی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہی تھی جب کے اس کا ہاتھ ابھی بھی حسنین کی گرفت میں تھا

وہ کتنی ہی دیر اس پاگل سی لڑکی کو دیکھنے لگا

جیسے یہ تک یاد نہیں تھا کے حسنین نے اس کے ساتھ نہ جانے کتنا غلط کیا ہے

اسے اٹھا کر لایا پِھر زبردستی شادی کی پِھر اس کے گھر سے اسے دور کر دیا

اسے ماہ رُخ کی آنکھوں میں ویرانی مایوسی اپنوں سے جدا ہونے کا دُرد نظر آ رہا تھا

ماہ رُخ اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑانے لگی لیکن سامنے والے کی گرفت اس کی کوشش سے زیادہ مظبوط تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

اہاں.... حسنین نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے صوفے سے اٹھنے سے منع کیا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جس کا ماہ رُخ پر کوئی اثر نہیں ہوا

وہ اپنے دوسرے ہاتھ کی مدد سے حسنین سے ہاتھ چھڑوانے لگی

جب کے حسنین نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے گرفت میں لیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب وہ شکایتی نظروں سے اپنے سامنے خوبصورت اور ضدی شوہر کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

وہ اپنے پلکیں جھکا گئی اب دونوں کے بیچ میں خاموشی تھی

لیکن اس خاموشی کے پیچھے بھی دونوں میں جنگ جاری تھی

اس خاموشی کو ماہ رُخ کی پیاری سی آواز نے توڑا

چھوڑیں میرا ہاتھ مجھے نیند آرہی ہے وہ اس کی جانب اپنے منہ موڑ کر کہنے لگی جب کے حسنین کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

اگر یہ ہاتھ نہ چھوڑوں تو اس کے اک سوال میں ماہ رُخ کو بہت کچھ محسوس ہوا تھا محبت جنون ضد اور بھی نہ جانے کیا کیا لیکن وہ خود کو کیسی خُوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے چُپ رہی

بتاؤنہ اگر یہ ہاتھ نہ چھوڑوں تو وہ پھِر سے وہی بات دہرانے لگا

تو میں ساری رات یہیں بیٹھے بیٹھے گزار دوں گی اور کیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کیسی بھی تاثر کے بغیر عام سے لہجے میں جواب دے کر خاموش ہو گئی

ماہ رُخ میں تمہاری نظروں میں کتنا گر چکا ہوں

مجھے پتہ ہے میں نے تمہارے ساتھ برا کیا ہے نہ جانے کن جذبات میں بہتے ہوئے وہ سب کہہ رہا تھا

کس نے کہا آپ سے کے آپ میری نظروں سے گر چکے ہیں

اور ہاں میرے خیال میں جوڑیاں اوپر والا بناتا ہے

میرے نصیب میں انہوں نے آپکو لکھا تھا پھر چاہے جس طریقے سے آپ مجھ سے شادی کرتے یہ اک دن ہونا تھا

یہ کہتے ہوئے اسے عجیب سا دَرد محسوس ہوا ماہ رُخ کی آواز میں وہ یے سب کہہ کر اپنے امڑ آنے والے انسوں کو رکنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

حسنین بے ساختہ ماہ رُخ کو اپنے سینے سے لگالیا اور نہ جانے کتنی ہی دیر وہ اس کے سینے پر سَر رکھے روتی رہی

جب وہ رونے کے بعد خود کو ہلکا محسوس کرنے لگی تو آہستہ سے حسنین سے دور ہو گئی

سر اب بھی جھکا ہوا تھا حسنین نے اس کا ہاتھ ابھی بھی اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا

میں مانتا ہوں میں نے تمھارے ساتھ غلط کیا

لیکن جو میرے ساتھ ہوا اس کا کیا میں نے تو حسن جیلانی کا کوئی قصور نہیں کیا تھا

پھر کیوں انہوں نے میرے ماں باپ کو مروا دیا وہ رُو رہا تھا حسنین شاہ مغرور اور انا والا

مرد آج رُو رہا تھا وہ بھی اک لڑکی کے سامنے

حسنین میں اگر آپ سے کوئی بات کروں تو کیا آپ میری بات کا اعتبار کر لیں گے ماہ رُخ

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اسے جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگی

ہاں ہو سکتا ہے میں اعتبار کر لوں کیوں کے اِتُنا تو مجھے معلوم ہو گیا ہے

کے تم کم اَز کم مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گی

بولو وہ اپنے سُرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

میرے بابا نے آپ کے ماں باپ کو نہیں مروایا

وہ صرف ایک روڈ حادثہ تھا

اور ہانیہ پھوپھو کا نام میں نے اپنے گھر میں بہت کم سنا ہے

پر جب سنا ہے بابا کے منہ سے سنا ہے وہ ہانیہ پھوپھو سے بہت محبت کرتے تھے بابا کبھی بھی ان کو نہیں مروا سکتے اگر آپکو میری بات کا یقین نہ آئے تو آپ احمد انکل سے پوچھ لیں

وہ آپکو بتا دیں گے یہ صرف اک حادثہ تھا اور کچھ نہیں

وہ اپنے بات ختم کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو ابھی بند تھیں

وہ اپنی آنکھیں نہیں کھولنا چاہتا تھا بہت سالوں بعد اس نے اپنے ماں باپ کی موت کا ذکر چھیڑا تھا

وہ مظبوط مرد اس ٹائم مکمل طور پر بکھرا ہوا تھا

وہ خاموش رہا کچھ نہیں بولا ماہ رخ اس کے لیے پانی لائی

یے لیں پانی پی لیں وہ اسکی کے بھاری مظبوط ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب متوجہ کرنے لگی

ہم.....وہ اپنے آنکھیں کھول کر خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

پھر اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر ہونٹوں سے لگایا

ماہ رُخ نے خالی گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دیا

اور اسے دیکھنے لگی

وہ اپنا فون نکال کر احمد صاحب کو کال کرنے لگا

دوسری جانب کال جا رہی تھی آخر احمد صاحب کی آواز اس تک آئی

سلام دعا کیئے بغیر وہ کام کی بات پر آیا

بڑے ابو پولیس نے ماما اور بابا کا کیس انویسٹگیٹ کرنے کے بعد کیا رپورٹ دی تھی

وہ بے چینی سے پوچھنے لگا

حسنین بیٹا وہ صرف اک روڈ حادثہ تھا اس میں حسن کا کوئی تعلق نہیں تھا

میں جب واپس آیا تھا تو تمہیں بتانے کی کوشش کی تھی لیکن تم میری سننے کو تیار نہیں تھے

اَحمد صاحب نے افسوس سے کہا

وہ خدا حافظ کہہ کر جلدی سے موبائل فون بند کیا

اور سَر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا

ماہ رُخ اسے دیکھنے لگئی

حسنین۔۔ماہ رخ نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا

وہ اپنا سَر جھکائے ہاتھوں کو آپس میں جوڑے بیٹھا تھا

سنیں۔۔اس نے پِھر سے مخاطب کیا

ہم.....وہ اتنا کہہ کر چُپ ہو گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپ ٹھیک ہیں وہ خود کو مطمئن کرنا چاہتی تھی

وہ اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

کیا کچھ اسے یاد نہیں آرہا تھا وہ اس کا خوبصورت بچپن خوشیاں اور حَسین یادیں جو شاید اب وہ مازی کی کتاب نہیں کھولنا چاہتا تھا آج وہ کتاب ماہ رخ خود کھول چکی تھی اس کا ماضی اس کا بچپن اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا اور اک تلخ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر دوڑ گئی

وہ ماہ رخ کو فراموش کر چکا تھا

وائٹ شرٹ جس کے بازو فولڈ کیئے ہوئے تھے بلیک پینٹ میں وہ ایک خوبصورت مرد اس ٹائم ماہ رخ کو ٹوٹ ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ بکھرا ہوا لگ رہا تھا وہ اس بکھرے ہوئے انسان کو محبت دے کر سمیٹنا چاہتی تھی جو اس کا محرم تھا جو اسکے دکھ سکھ کا ساتھی تھا وہ بہت پہلے ہی اپنے سامنے بیٹھے اپنے مغرور اور ضدی شوہر کو معاف کر چکی تھی

یہ لیں پانی پی لیں بہت رُو لئے اب آپ سو جائیں وہ اس پر پہلی بار حق جتا رہی تھی

حسنین کس تکلیف سے گزر رہا تھا یہ وہی جانتا تھا لیکن ماہ رخ کا اس سے اس طرح سے بات کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا

اس نے گلاس کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا اور پھر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا

ماہ رخ کا منہ کھل گیا وہ حیران و پریشان تاثرات لیئے اسے تک رہی تھی

آپ یہ کیا کر رہے ہیں اوپر بیٹھ جائیں نیچے کیوں بیٹھے ہیں وہ اسے آنکھیں دیکھانے لگی

مسز ماہ رخ حسنین شاہ کیا آپ مجھے میرے گناہ کی معافی دے سکتی ہیں میں مانتا ہوں میرا گناہ اتنا چھوٹا نہیں جیسے آپ اتنی آسانی سے معاف کر دیں لیکن اگر ہو سکے تو اک بار سچے دِل سے مجھے معاف کر دیں میں آپکو بہت سے خوشیاں دوں گا کبھی آپکو دکھ یا تکلیف نہیں دونگا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے وہ آنکھوں میں پیار لئے اسے دیکھ رہا تھا

ماہ رخ نے اپنے رب کا شکر کیا دِل میں پھر حسنین کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے برابر بٹھایا

میں نے آپکو سچے دِل سے معاف کر دیا مجھے کوئی گلہ نہیں آپ سے آپ غلط فہمی کا شکار تھے لیکن اگر کوئی بھی مرد کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے اک بار سوچ لے وہ کیا کرنے جا رہا ہے تو اُسے کبھی کسی لڑکی کے سامنے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی

آپ نے اپنے دکھ کا انتقام اک لڑکی سے لیا جس کا دور دور تک کوئی قصور نہیں تھا لیکن پھِر بھی وہ آپکی سزا کے بھینٹ چڑھی میں یہ نہیں کہتی کے میں پوری طرح سے خوش ہوں یا نہیں لیکن میری طرف سے آپکو کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا وہ کسی اور ہی دُنیا میں کھوئی ہوئی یہ سب کہے جا رہی تھی جب اس کی بات مکمل ہوئی تو اس نے اپنی آنکھیں کھولی جن میں بہت سے آنسو رکے ہوئے تھے جو کے وہ روک نہ سکی

حسنین نے اسے پانی دیا اور اسکے آنسو صاف کیئے

میں مانتا ہوں مرد اپنے انا اور بدلے کی آگ میں کسی لڑکی کی عزت مان اور بھروسہ جو اس کے گھر والوں کو اس لڑکی پر ہوتا ہے وہ اک سیکنڈ میں روندھ کر چلا جاتا ہے میں نے گناہ کیا ہے اور میں اپنے کیئے پر شرمندہ ہوں اور اب میں کوشش کروں گا کے میرا بیٹا کبھی بھی میرے جیسا نہ بنے میری اولاد اپنے ماں پر جائے کھلے دِل کی مالک در گزر کرنے والی اور

سب کو معاف کرنے والی نہ کے میری طرح بدلے کی آڑ میں کسی کی زندگی تباہ کر دینے والی وہ مظبوط اور سچے دِل سے خود سے عہد کر رہا تھا

ماہ رخ کی آنکھیں اپنے ہاتھوں پر تھی

وہ اسے اپنے حصار میں لے کر اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی نشانی چھوڑی اور پھِر اسے دیکھنے لگا اچھا اب اٹھیں مجھے بھی نیند آرہی ہے وہ شرارت اور محبت سے پر انداز میں کہنے لگا

ماہ رخ اٹھ کر بیڈ کی طرف چلی گئی

حسنین بھی لائٹس اوف کر کے سونے لگا

اگلی صبح ماہ رخ نے اٹھ کر اپنے نئی اور سنہری صبح کا آغاز نماز سے کیا وہ حسنین کو کب سے پکار رہی تھی لیکن وہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

ماہ رخ نے ٹھنڈا پانی گلاس میں بھرا اور آہستہ سے چلتی ہوئی اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی اور پھِر بیچارے حسنین کا وہی حال ہوا جو کسی بھی معصوم اور مظلوم شوہر کا ہوتا ہے

ٹھنڈا ٹھار پانی اسے کسی سیلاب سے کم نہیں لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اپنے بھیگے کپڑے دیکھ رہا تھا اور پھر جلدی سے اٹھ کر ماہ رخ پر لپکنے کی کوشش کی لیکن وہ اس متوقع کروائی سے آگاہ تھی اس لیے بھاگ کر باتھ روم میں گھس گئی حسنین اپنے دانت پیس کر رہ گیا ماہ رخ میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھول دیں مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے یار وہ غصے میں چلا کر کہنے لگا

میں نہیں نکل رہی آپ مجھ پر جوابی کروائی کریں گے مجھے پتہ ہے وہ اندر سے کہنے لگی

حسنین کے چہرے پر اک خوبصورت سے مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

جب اتنا ہی ڈر تھا تو یہ سب کیا ہی کیوں آپ نے اس نے باتھ روم کے دروازے سے ٹیک لگا لی

کیوں کے آپ اٹھ نہیں رہے تھے وہ گھبراتے ہوئے جواب دیا

اچھا جی صحیح ہے تو پھر اب ڈرنا کیسا آجائیں باہر اور بی جان کی کال آئی ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں حسنین نے اسے اک بار پھر سے باہر آنے کا کہا

آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں نہیں آرہی وہ بھی باہر آنے سے انکاری تھی

حسنین نے فون کو سپیکر پر کیا تو بی جان کی آواز ماہ رخ تک پہنچی وہ ماہ رخ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں

بی جان وہ باتھ روم میں ہیں آتی ہیں تو آپ سے بات کرواد ونگا حسنین کا موڈ خوشگوار تھا

ماہ رخ بھی بی جان کی آواز سن کر باتھ روم سے باہر نکل آئی اور حسنین کے ہاتھ سے موبائل لیا وہ اوف وائٹ پیروں تک آتی فراک میں ملبوس دوپٹہ گلے میں ڈالے لمبے سلکی بال اس کی کمر پر کسی آبشار کے طرح بکھرے تھے کسی بھی میک اپ سے پاک چہرا لیئے سیدھا حسنین کے دِل میں اتر رہی تھی وہ اسے دیکھتا رہ گیا

وہ اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر بی جان سے بات کرنے لگی

میں بالکل ٹھیک بی جان آپ کیسی ہیں وہ دھیمے لہجے میں بات کر رہی تھی

حسنین اپنے کپڑے ورڈروب سے نکال کر فریش ہونی چلا گیا جب کی اسکی پر شوخ نظریں ماہ رُخ سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں

وہ خود پر حسنین کی نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی لیکن اس نے حسنین کے سامنے یہ بات ظاہر نہیں کیا

جی جی بی جان آپ بے فکر رہیں وہ میرا خیال رکھ رہے ہیں ٹھیک ہوں میں وہ بی جان کی سوالوں کا جواب دے رہی تھی

اچھا بیٹا ٹھیک ہے اب میں فون بند کر رہی ہوں انشااللہ بعد میں بات کریں گے بی جان نے بات کر کے رابطہ منقطع کر دیا

وہ موبائل کو ٹیبل پر رکھ کر کھڑکی کے سامنے سے گرے پردوں کو ہٹانے لگی

وہ فریش ہو کر باتھروم سے باہر آیا نیوی بلیو شرٹ بلیک جینس کی پینٹ بالوں کو تولیے سے رگڑتا ہوا آئینہ کے سامنے کھڑا ہو گیا

وہ کب سے اپنے خوبرو اور ہینڈسم شوہر کو دیکھ رہی تھی جو صرف اس کا نصیب تھا اس پر صرف ماہ رُخ کا حق تھا

دِل دیاں گلاں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کراں گے نال نال بیہ کہ آنکھ نال آنکھ نوں ملا کے

وہ بہت خوشگوار موڈ گانا بھی گنگنا رہا تھا

وہ اسکی سحر انگیز آواز میں کھو سی گئی تھی

جب حسنین کو زیادہ خاموشی محسوس ہوئی تو وہ ماہ رُخ کو اپنے بیتاب نظروں سے ڈھونڈنے لگا اسے خود اپنے بے چینی کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی ماہ رُخ کی چپ اس سے برداشت نہیں ہوئی اس کا دِل چاہ رہا تھا ماہ رُخ بولتی رہے اور وہ سنتا جائے پِھر اسکی نظر اپنے سامنے پڑی تو وہ سامنے ہی کھڑی تھی

وہ حیران ہوا کے یہ چُپ کیوں ہے حسنین ہیئر برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر اس کے پاس آیا

ماہ رُخ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور آنکھیں نم

ماہی آپ ٹھیک ہیں وہ اسے ماہی بلا رہا تھا ماہ رُخ نے کوئی جواب نا دیا وہ چُپ رہی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کیا بات ہے جان حسنین وہ بالکل اس کے پاس آکر کھڑا ہوا تو ماہ رخ خیال کی دنیا سے باہر آئی اور اسے اپنے قریب دیکھ فوراا نکھیں جھکا لیں وہ تو حسنین کو دیکھنے میں کھو سی گئی تھے

کیا... کک.... کچھ نہیں آپ کب آئے وہ اپنے گھبراہٹ کو چھپانے کے لیے عجیب و غریب سوال کرنے لگی

ھاھاھاھاھاھ ماہی میں کہاں گیا تھا حسنین آنکھوں میں شرارت اور پیار لیے اسے سے دیکھا رہا تھا

کہیں نہیں میں نے ایسے ہے پوچھ لیا وہ اس نے اپنے اپنی گھبراہٹ پر قابو پا کر کہا

اچھا جی اور کیا کہہ رہی تھی آپ بی جان سے حسنین نے اس کے چہرے پر آئے آوارہ لٹ کو اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

ماہ رُخ نے اپنے آنکھیں میچ لیں حسنین اس کی اس حرکت پر دلکشی سے مسکرا دیا

حسنین....اس نے اسے مخاطب کیا

جی ماہی....وہ بھی اس نے اسی لہجے میں کہا دیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مجھے بھوک لگی ہے ماہ رُخ آہستہ آہستہ اس کے گرفت سے نکل کر جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی ماہ رُخ کی آنکھوں میں شرارت تھی

اچھا جی تو یہ آپ کا بھگانے کا طریقہ تھا حسنین نے اسے ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

میں کیوں بھگاونگی آپ سے ڈرتی تھوڑی ہوں ماہ رُخ نے بچو کی طرح منہ بنا کر کہا

میں بعد میں خبر لیتا ہوں آپ کی اچھی طرح ابھی کھانا آوڈر کر لوں حسنین اسکی جانب پیلو پھینکا جیسے ماہ رُخ نے پکڑ لیا اور اپنے خوبرو شوہر کو دیکھنے لگی

....

حسن اور کتنے دن میں اپنے بیٹی سے دور رہوں گے آپکو مجھ پر ترس نہیں آتا آج فرزانہ بیگم نے اپنے غصے سے پوری حویلی کو سر پر اٹھایا ہوا تھا وہ ہر حال میں ماہ رُخ سے ملنا چاہتیں تھیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

فرزانہ اب بس تین دن اور پھر میں آپکو ہماری ماہ رُخ سے خود ملانے لے چلوں گا حسن صاحب نے اُنہیں سمجھانا چاہا

جیلانی صاحب میں اب اور برداشت نہیں کر سکتی میری بچی مجھے تین دن بعد اپنے آنکھوں کے سامنے چاہیے آواز تو سن لیتی ہوں لیکن مجھے ہر پل اسکی فکر رہتی ہے فرزانہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں

حسن صاحب آن کے جانے انداز کو دیکھنے لگے

. . . .

بریک فاسٹ ہو چکا تھا ماہ رُخ نے دونوں کے لیے کھانا نکالا حسنین اتنے دیر میں جنید کو اپنے کل کی میٹنگ کی بارے میں بتا رہا تھا جو کے بہت اچھی رہی تھی جس کنٹریکٹ کے لیے وہ لندن آیا تھا وہ کنٹریکٹ اسکی کمپنی کو مل چکا تھا اب اسکی دو دن تک واپسی تھی وہ جنید کو آگاہ کر کے رابطہ منقطع کیا اور ماہ رُخ کے ساتھ آکر سوفے پر بیٹھ گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ماہ رُخ نے اسکی توجہ کھانے کی طرف دلائی

وہ بریک فاسٹ کرنے لگا بریک فاسٹ ختم. کر کے دونوں نے چائے پی۔

ماہ رُخ اپنے مگ کو گھور رہی تھی

جب کے حسنین ماہ رُخ کو دیکھنے میں مصروف تھا وہ پزل ہونی لگی

کیا ہے حسنین ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آخر میں اس نے منہ پھولا کر معصوم سا شکوہ کیا

جس پر حسنین کا قہقہہ بے ساختہ تھا

ماہ رُخ اسے پہلی بار کر ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھی اس کے دِل نے اک بیٹ مس کی

حسنین نے بمشکل اپنے ہنسی کو کنٹرول میں کیا اور ماہ رُخ کا ہاتھ پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

ماہ رُخ نے اپنی نظریں جھکا لیں وہ اسکی اس ادا پر تو جیسے قربان ہی ہو گیا

آپ کو پتا ہے جان حسنین میں ساری زندگی ایسی ہی دیکھ سکتا ہوں کیوں کہ میری لیے یہ دنیا کا سب سے خوبصورت منظر اور کوئی نہیں کمرے میں اسکی محبت سے بھری آواز گونجی جب کے اس کی بات سن کر ماہ رخ سرخ ہو گئ

اب چُپ کیوں کیوں بولو نہ کچھ اچھا ٹھیک ہے جب تمھیں کچھ نہیں بولنا تو میں کوئی نہ کوئی گوری ڈھونڈ لیتا ہوں جو مجھ سے پیار بھری باتیں کر سکے کیوں میری بیوی تو بولتی ہی وہ اپنے ہنسی کو دبا کر سنجیدہ لہجے میں کہا

جب کے ماہ رُخ کو تو مانو کسی نے گرم گرم پانی سر پر ڈال دیا ہو وہ جارحانہ انداز میں اسے گھورنی لگی

میں جان لے لوں گی اس گوری کی سنا آپ نے ماہ رُخ نے اک اک لفظ چبا چبا کر کہا

میری روز جان لیتی ہو یہ کم ہے کیا جواب کسی اور کی بھی جان لینی ہے آپکو حسنین کی آنکھوں میں محبت کا سمندر رواں تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ جانے لگی جب حسنین نے اس کا ہاتھ اپنے گرفت میں لیا اس کے راہ فرار کے سارے راستے بند کر دیے

ماہ رُخ نے اسکے چوڑے سینے پر اپنا سَر ٹکا دیا

وہ دونوں مکمل ہو گئے تھے انکی زندگی میں اب صرف خوشیاں منتظر تھے

. . . .

بی جان حسنین اور ماہ رُخ کب واپس آ رہے ہیں

حسن صاحب اور فرزانہ بیگم آج شاہ ہاؤس آئے ہوئے تھے

کل رات کی فلائٹ ہے انشااللہ دو دن میں واپس آجائیں گے بی جان کے چہرے پر خوشی صاف ظاہر تھی

اچھابی جان پھر ہم چلتے ہیں صبح سے یہیں آئے ہوئے ہیں گھر میں بچیاں اکیلی ہیں اب ہمیں اِجازت دیں حسن صاحب اور فرزانہ بیگم نے آن سے اِجازت لے اور گھر کے لیے روانہ ہو گے

. . . .

حسنین اٹھ جائیں کب سے کہہ رہی ہوں آپ میری بات کیوں نہیں سن رہے ماہ رُخ ڈارک بلیو ڈریس میں ملبوس اسے نیند سے اٹھانے میں لگی ہوئی تھی

کیا ہے ماہی سونے دیں بعد میں بات کر لیں گے اس نے چادر واپس کھینچ کر اپنے اوپر ڈالی ماہ رُخ منہ پھلا کر جا کر سوفی پر بیٹھی

حسنین کو جب بہت دیر تک ماہ رُخ کی آواز نا آئی تو اس نے خود چادر ہٹا کر اپنے نظریں ارد گرد کمرے میں گھمائی وہ سامنے بیٹھی نظر آئی اسے۔ بلیو ڈریس میں اس کا سرخ و سفید رنگ اور بھی دمک رہا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کیا کرنا ہے ماہی بتاؤ وہ اب باقاعدہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا

مجھے بات نہیں کرنی آپ سے ماہ رُخ اس سے منہ پھیر کر بیٹھ گئی

سوچ لیں مجھے منانا اچھے سے آتا ہے حسنین شرارتی لہجے میں کہا

ماہ رُخ کی تو جان پر بن آئی وہ فوراً اپنا رُخ اسکی جانبِ موڑ گئی

حسنین نے مسکرا کر اسے دیکھا

کیا بات ہے حکم کریں آپ وہ اپنے سینے پر ہاتھ کر اس کے سامنے ہلکا سا جھکا

ماہ رُخ کے ہونٹوں پر اک شرمیلی مسکان دوڑ گئی

مجھے شاپنگ کرنی ہے بہت ساری اور ہاں آپ مجھے گھمانے بھی لے جائیں گے وہ بچوں کی طرح اپنی فرمائشیں بتانے لگی

اچھا ٹھیک ہے میری جان میں آپکو گھمانے اور شاپنگ کرانے ضرور لے کر جاؤں گا بس آپ اپنا موڈ ٹھیک رکھیں وہ اس کے ہاتھ پر ہلکا سا اپنے ہاتھوں کا دباؤ ڈال کر فریش ہونے چلا گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

واپس آکر رائل بلیو کوٹ بلیو پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس وہ بہت خوبرو اور بلاشبہ بہت

پیارا لگ رہا تھا

ماہ رُخ کی تو نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں

وہ آئینے میں نظر آتے ماہ رُخ کے عکس کو دیکھ رہا تھا پھر جیل لگا کر بالوں کو سیٹ کیا پرفیوم

چھڑک کر اپنی تیاری مکمل کر کے ماہ رُخ کے پاس آکر کھڑا ہوا

چلیں اب آپ اپنا نقاب وغیرہ کر لیں تب تک میں کل رات کی سیٹز کنفرم کروا لوں وہ

اس سے مخاطب ہو کر فون میں بزی ہو گیا

جب کے ماہ رُخ اپنا نقاب کرنے لگی

کہاں چلنا ہے پہلے وہ اس کا ہاتھ تھامے لفٹ سے باہر آیا اور پارکنگ کی طرف بڑھا

جہاں آپ لے چلیں ماہ رخ نے دھیمے لہجے میں کہا

وہ اسکی بات پر مسکرا دیا

میرا دل تو کہیں اور جانے کا ہو رہا ہے حسنین نے آنکھ دباتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ماہ رخ کے ہڑ بڑا کے پیچھے ہو گئی

کم سے کم یہاں تو چھوڑ دیں پبلک پلیس ہے.....

ہاہاہا اچھا بابا ٹھیک ہے پہلے شاپنگ کر لیتے ہیں وہ اسے لیے کار میں بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کی

جی ٹھیک ہے، ماہ رخ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

کیا بات ہے جانے من نظر لگانے کا اِرادہ ہے کیا حسنین نے اسکی چوری پکڑ لی تھی

وہ اپنا سر جھکا گئی

کم اون یار اب اس بات پر بھی تم شرماؤ گی وہ آنکھوں میں محبت لیئے اسے دیکھنے لگا

نہیں تو میں کیوں شرماؤں گی آپ اپنویں میں خُوش نہ ہوں

میں آپکو نہیں دیکھ رہی تھی اسے بس کچھ ہی دیر لگی تھی خود کو سنبھالنے میں

اب وہ بھی جوابی کروائی کر رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اچھا جی لیکن میں نے تو ابھی دیکھا تھا لوگ چُھپ چُھپ کر مجھے اپنے آنکھوں کی حصار میں لیئے ہوئے تھے وہ بعض نہ آیا

ہاں تو دیکھ رہی تھی اس میں کیا ہے آپ بھی تو پورا دن گھورتے رہتے ہیں، تو میں کچھ کہتی ہوں آپکو......نہیں نہ

اس نے منہ بنا کر جواب دیا اور منہ پھلا کے بیٹھ گئی

اچھا بابا آپ دیکھ لیں جی بھر کے میں نے کب روکا ہے آپکو اس نے ماہ رخ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

یہ کیا کر رہے ہیں، ٹھیک سے ڈرائیونگ کریں نہ اس نے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نیکالتے ہوئے کہا

یار آپ ظالم بیوی ثابت ہو رہی ہیں، میری لئے حسنین نے مصنوعی آہ بھرتے ہوئے کہا

حد ہے حسنین اب کیا کر دیا میں نے اور ویسے بھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آپکو تھوڑی سے چھوٹ دیتی ہوں تو آپ پھیل جاتے ہیں، اس سے اچھا ہے میں چُپ ہی رہا کروں اس نے سامنے بیٹھے حسنین گھورتے ہوے کہا

ماہ رخ کا ہاتھ ابھی بھی حسنین کے سرخ و سفید مظبوط ہاتھ میں تھا

وہ بلاشبہ ماہ رخ سے کہیں گنا زیادہ خوبصورت تھا

کم تو ماہ رخ بھی نہیں تھی لیکن حسنین کی بات ہی اور تھی

حسنین۔۔۔۔۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اسے مخاطب کیا

ہمم... بولو اس کا پورا دیہان اب ڈرائیونگ پر تھا

آپکو پچھتاوا تو نہیں ہوگا کبھی کے آپ نے کیوں مُجھ سے شادی کرلی آپکو تو اور بھی حسین اور خوبصورت لڑکیاں مل سکتی تھیں

ہمسفر کے روپ میں وہ اپنی بات مکمل کرکے اب بے صبری سے حسنین کے جواب کا انتظار کررہی تھی

نہیں کبھی بھی نہیں پہلی بات میں عاشق مزاج یا بگڑا ہوا لڑکا نہیں جو ہر کیسی پر دِل ہار بیٹھوں

دوسری بات آپ سے شادی کرنا صرف اور صرف میری اک پلین کے مطابق تھا جو کے بلاجواز تھا اور پھِر انتقام یا کچھ اور کب محبت میں تبدیل ہوا مجھے خد نہیں معلوم

یا شاید جب میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا تھا تب ہی میں نے گھٹنے ٹیک دیئے تھے آپ کے سامنے

لیکن میری انا اور بابا ماما کا دکھ مجھے یہ سب قبول کرنے سے روک رہا تھا

لیکن اب جب مجھے معلوم ہے کے حسن ما.....ماموں کی کوئی غلطی نہیں وہ بے قصور ہیں،

تو میرا فرض بنتا ہے کے میں اپنے غلطی مان اور ان سے معافی مانگوں

آپ نے بابا کو ابھی ماموں کہا ماہ رخ اپنے آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو لیئے اسے دیکھ رہی تھی

جس کا ضبط سے چہرہ لال ہو چکا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ماہ رخ نے پانی کی بوتل اسے دی

جیسے اس نے شکریہ کہ کے تھام لیا

اور کچھ دیر چُپ رہنے کے بعد پھر سے اپنی بات کا آغاز کیا

ہاں میں نے بہت کچھ کھویا ہے بچپن میں ماں باپ چھوڑ کر چلے گئے

اس کے بعد مجھے ماموں سے اک عجیب سی نفرت ہو گئی تھی تب تو بچہ تھا

اور یہ بات میں نے بہت ٹائیم تک بی جان سے بھی چھپا کر رکھی تھی کے میں حسن جیلانی

سے کس چیز کا انتقام لینا چاہتا ہوں

انہیں لگتا تھا میں بچہ ہوں مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن بچپن سے ہی میرے اندر نفرت کا بیج

بن چکا تھا

جو آہستہ آہستہ اپنے جڑیں میرے اندر مضبوط کرتا گیا وہ آج اپنا دِل اور اپنے اندر چھپا ہر درد

کو اس کے ساتھ شعر کرنا چاہتا تھا

اچھا ٹھیک ہے آپ ریلیکس ہو جائیں اور موڈ ٹھیک کر لیں ماہ رخ نے اسکی حالت دیکھی تو

اس نے دونوں کا چُپ رہنا ہی بہتر سمجھا

ہم واپس جا کر پہلے حسن ماموں کے پاس جائیں گے میں ان سے معافی مانگنا چاہتا ہوں

اس نے اپنے آنکھوں کو بند کر لیا

جیسے آپ کی مرضی ماہ رخ اِتنا کہہ کے چُپ ہو گئی

اس نے شاپنگ مال کی سامنے گاڑی روکی اور پھِر ماہ رخ کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اس کے

سامنے ہاتھ کیا

جسے ماہ رخ نے مضبوطی سے تھام لیا اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی مال کے اندر داخل ہوئی

ماہ رخ میں یہاں پہلے بھی بہت بار آچکا ہوں لیکن کیسی لڑکی کے ساتھ آج پہلی بار آیا ہوں

اس نے اسے تنگ کرنے لیئے کہا

ماہ رخ نے اسکی ہاتھ پر چونٹی کاٹی

وہ اس کی اس حرکت پر مسکرا دیا

اوکے اوکے اب جو جو پسند آئے لیتی جائیں

مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا حسنین نے بے چارگی سے کہا

وہ میں گھر والوں کے لیئے بھی شاپنگ کرنا چاہ رہی تھی ماہ رخ کو کہاں عادت تھی اسے گھمنے کی وہ تو ہمیشہ خد کو اک کمرے تک یا پھر کزنس کے ساتھ زیادہ رہتی تھی شاپنگ کا اسے کوئی خاص شوق بھی نہیں تھا

کبھی کبھی اسے مانو ضد کر کے اپنے ساتھ لے کر جاتی تھی لیکن وہ وہیں بھی ہوں ہاں میں ہی جواب دیتی تھی

اچھا میں کرلیتا ہوں سب کی شاپنگ حسنین نے اسکی گھبراہٹ کو بھانپ لیا تھا اس لیئے خد ہی سب کی شاپنگ کرنے لگا

ماہ رخ تو اسکی چوائس دیکھ کر حیران رہ گئی اسکی پسند کی ہر اک چیز بہت ہی خوبصورت تھی

وہ شاپنگ کرنے میں مگن تھا جب ماہ رخ کی نظر سامنے کھڑی دو لڑکیوں پر پڑی وہ دونوں لڑکیاں حسنین کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ماہ رخ انکا لباس دیکھ کر ہی توبہ توبہ کرنے لگی

جب حسنین نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تو

وہ سر جھٹک کر حسنین کو دیکھنے لگی

بس حسنین چلیں اب میں تھک گئی ہوں اور بھوک بھی لگی ہے جب اس سے اور دیر تک

برداشت نہ ہوا تو اسنے اچانک سے ضدی لہجے میں واپس چلنے کا کہا

شاپنگ بھی تقریباً پوری ہو چکی تھی ماہ رخ نے ان لڑکیوں کو جتانے کے لیے حسنین کا ہاتھ

پکڑا اور حسنین کو لئے مال سے باہر آگئی

وہ گاڑی میں بیٹھی تب تک حسنین نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی

اب کہاں چلنا ہے حسنین نے شاپنگ بیگ پیچھے سیٹس پر رکھتے ہوئے کہا

مجھے بھوک لگی ہے تو پہلے لنچ کر لیتے ہیں، ماہ رخ نے اسے جواب دیا

ماہ رخ چاہے جو بھی ہو جائے حسنین شاہ صرف آپکا ہے اور ہمیشہ آپ کا ہی رہے گا

حسنین نے بھی مال میں ان لڑکیوں کو دیکھ لیا تھا جو اسے گھور رہیں تھیں پھر ماہ رخ کا خد
سے حسنین کا ہاتھ پکڑنا وہ سمجھ گیا تھا کے ماہ رخ جیلس ہو رہی تھی

اسے ماہ رخ سے وہ بات چھیڑنہ مناسب نہیں لگا تو اس نے گھوما پھرا کر اپنی بات سمجھا دی
اور گاڑی اسٹارٹ کی

ریسٹورنٹ پہنچنے تک ان دونوں کا ٹائم ہنسی مذاق میں گزرا

وہ دونوں اک دوسرے سے بہت حد تک ناراضگی اور غصہ ختم کر کے اپنے نئے زندگی کا
آغاز کر رہے تھے

ریسٹورنٹ پہنچ کر حسنین نے گاڑی روکی اور ماہ رخ کی سائڈ کا دروازہ کھول کر اسے ہاتھ
دے کر نیچے اترنے میں مدد کی

وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ریسٹورنٹ کی اندر داخل ہوا

آپ آرڈر کریں حسنین نے مینو کارڈ اس کے جانِب بڑھایا

نہیں آپ کر دیں آرڈر ماہ رخ نے اپنے سرخ و سفید چہرے کو نقاب سے آزاد کیا

کیونکہ حسنین نے ریسٹ روم لیا تھا کچھ ٹائم کے لیے

اسے معلوم تھا ماہ رخ کمفرٹیبل نہیں رہے گی اتنے لوگوں کے سامنے

حسنین نے پھر خود ہی دونوں کے لیے کھانا آرڈر کیا

کچھ ٹائم بعد وہ کھانے کی پلیٹ لیے کمرے میں داخل ہوا

ماہ رخ اٹھ کر ٹیبل کے سامنے آ کر بیٹھی حسنین نے اسکے لیے اپنے ساتھ والی چیئر آگے کی

وہ بھی بغیر کسی جھجھک کے اس کے ساتھ آ کر بیٹھی

حسنین نے پہلے اسے کھانا کھلانا چاہا

ماہ رخ کو شرم آ رہی تھی یوں حسنین کے ہاتھوں سے کھانے میں

کھالو جب بہت دیر تک وہ اسکے منہ کے سامنے کھانے کا سپون بڑھائے رکھا تو حسنین نے

اسے متوجہ کیا

لیکن وہ پھر بھی سر جھکائے بیٹھی رہی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کھالو یار مجھے بھی بھوک لگی ہے

ماہ رخ نے منہ نا کھولا تو اس نے اسے تنبیہ کی

ماہ رخ نے آہستہ سے منہ کھولا اور حسنین نے اسے کھانا کھلانا شروع کیا

آپ بھی کھالیں میں خود کھا لیتی ہوں جب ماہ رخ نے دیکھا کے حسنین صرف اسے ہی

کھلائے جا رہا ہے خود نہیں کھا رہا تو اس نے دھیمے لہجے میں کہا

میں کھالوں گا پہلے تُم کھالو حسنین نے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

اور ماہ رخ بھی چُپ ہو گئی

دونوں نے کھانا ختم کیا حسنین اٹھ کھڑا ہوا

چلیں وہ اس سے مخاطب ہوا جو اپنا حجاب ٹِھیک کر رہی تھی

جی اس نے آہستہ سے کسی بچے کی طرح سَر ہلا کر جواب دیا

حسنین کی ماہ رخ کی اس حرکت پر ہنسی چھوٹ گئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ اسے لیے ریسٹورانٹ سے باہر آیا

پھر فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول کر ماہ رخ کو بیٹھایا اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

اب کہاں چلنا ہے وہ چاہتا تھا ماہ رخ اس کے ساتھ بہت سے باتیں کرے

کیونکہ ابھی تک تو اسنے ماہ رخ کو اِتنا بولتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

اس نے

مجھے نہیں معلوم میں فرسٹ ٹائم آئی ہوں آپکو ہی پتہ ہو گا وہ معصومیت سے اپنے شہد رنگ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

ماہی اک بات پوچھوں آپ سے وہ کچھ دیر خاموشی کے بعد مخاطب ہوا

جی پوچھیں وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

آپ گھر میں بھی اِتنا ہی کم بولتی تھیں وہ آنکھوں میں تجسس لیے اسے دیکھنے لگا

جی ہاں شاید لیکن میں آپ سے کیا باتیں کروں

مجھے سمجھ میں نہیں آتا اس نے تحمل سے جواب دیا

لیکن آج صبح میں تو آپ ٹھیک تھیں

پھر اب اس خول میں کیوں سمٹ گئی ہیں

وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

نہیں ایسی بات نہیں اس نے بات کو ختم کرتے ہوئے کہا

اچھا چلیں اتریں گاڑی سے حسنین نے گاڑی روکی اور اسے گاڑی سے باہر آنے کا کہا

وہ آرام سے گاڑی سے باہر نکل آئی

تو اسکی آنکھوں کے سامنے اک بہت ہے خوبصورت پارک تھا

حسنین اس کے چہرے پر خوشی اور آنکھوں میں چمک دیکھ کر سمجھ گیا تھا ماہ رخ پارک آکر

خوش ہوئی ہے

وہ اس کا ہاتھ اپنے گرفت میں لیے پارک کے اندر داخل ہوا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

شام کا ٹائم تھا اتنے لوگ تو نہیں تھے لیکن کچھ فیملیز اپنے بچو کو لے گھمانے کے لیے آئی ہوئی تھی

حسنین اسے لیے اک بینچ پر اکر بیٹھا

حسنین وہ بچی کتنی پیاری ہے نا

ماہ رخ نے بچو کے طرح اس کا ہاتھ ہلا کر اسے اپنے جانِب متوجہ کیا

وہ اس کی اس بے ساختہ حرکت پر مسکرا دیا

ہاں پیاری تو ہے اس نے بھی ماہ رخ کی ہاں میں ہاں ملائی

حسنین میں اس بچی کو اٹھانا چاہتی ہوں ماہ رخ نے اسے التجا بھرے لہجے میں کہا

وہ بچی بھی اپنے نیلی بڑی بڑی آنکھوں سے کب سے ماہ رخ کو گھور رہی تھی کیوں کے اس پارک میں ماہ رخ سب سے چینج لگ رہی تھی

خود کو ابا یا میں چھپائے آنکھوں میں چمک لیے ماہ رخ کو دیکھ رہی تھی

اچھا میں کوشش کرتا ہوں کے اس بچی کے ماما بابا ہمیں اپنے بچی کچھ ٹائم کے لیے دیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ماہ رخ خوشی سے مسکرادی ماہ رخ کو مانو کے یاد آرہی تھی

اک آنسو چپکے سے اسکی انکھ سے نکل کر حجاب میں جاذب ہو گیا

تھوڑی دیر بعد حسنین اپنے ہاتھوں میں وہ چھوٹی گول مٹول سی بچی لیے سامنے سے آتا ہوا نظر آیا

وہ بینچ سے اٹھ کھڑی ہوئی حسنین نے آتے ہی

بچی اسکے حوالے کی وہ اک الگ ہی دُنیا میں تھی

بچی کو صرف اسکی آنکھیں نظر آرہی تھی اس لیے وہ تھوڑا سا ڈر بھی رہی تھی

حسنین نے بچی کی ماما سے اک فوٹو کھینچنے کا کہا تو وہ مان گئ

حسنین ماہ رخ کے پاس آکر کھڑا ہوا

اک ہاتھ ماہ رخ کے شانے پر رکھا

ماہ رخ اس پیاری سی بچی کو اپنی گود میں اٹھائے کھڑی تھی اور یوں یہ خوبصورت سا منظر کیمرے کی انکھ نے محفوظ کر لیا

آپ دونوں بہت پیارے ہیں اللہ نے چاہا تو آپکو بھی ایسی ہی پیاری سے بیٹی پیدا ہو گی

بچی کی ماں جب ان دونوں سے بچی لی کر جانے لگی تو انہیں دعا بھی دیکر گئی

جس پر حسنین نے دھیمے سے آمین کہا

کچھ ٹائم اس بچی کے ساتھ گزار کر

آن لوگوں نے

اور ہوٹل کے لیے روانہ ہوئے

بہت تھک گئی ہوں میں ماہ رخ نے گاڑی کی سیٹ سے اپنا سر ٹکاتے ہوئے کہا

ہاں بس اب ہوٹل پہنچنے والے ہیں آپ وہاں جاکر آرام سے سو جانا

حسنین نے اسے تھکا ہوا دیکھا تو کہا

تھک تو وہ خود بھی گیا تھا

لیکن ماہ رخ کی تھکن اسے زیادہ محسوس ہو رہی تھی

وہ لوگ ہوٹل پہنچے تو آتے ساتھ ہی اپنے روم میں فریش ہو کر سُو گے

حسنین کل ہم واپس گھر چلیں گے نا

ماہ رخ کو نا جانے اچانک سے کیوں یہ سوال دماغ میں آیا

ہم......جی ہاں کل گھر چلیں گے حسنین نے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو اسے دیکھ رہی تھی

او کے ٹِھیک ہے وہ ھلکا سا مسکرائی اور پھِر اپنے آنکھیں بند کر کے سونے لگی.....

آج کے دن حسنین کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی وہ اٹھ بیٹھا

اسے لگا ماہ رخ بھی جاگ گئی ہو گی لیکن ماہ رخ تو ابھی تک سوئی ہوئی تھی

وہ اسے دیکھنے لگا پھِر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

لیکن پھِر اسے لگا کے ماہ رخ کی نیند نہ خراب ہو جائے

اس لئے وہ آرام سے اٹھا اور وارڈوب سے اپنے کپڑے نکالنے لگا

فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تو وہ نیند میں ہی تھی

وہ چلتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر بالوں میں برش پھیرنے لگا

وہ نیوی بلو شرٹ پر بلیک جینز میں ملبوس خود پر پرفیوم چھڑک کر کمرے سے باہر چلا گیا

ماہ رخ نے آنکھوں کھولی تو اسے حسنین بیڈ پر نظر نہیں آیا

وہ حیرانگی سے حسنین کی خالی جگہ کو دیکھنے لگی

پھر اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

وہ اپنے بالوں کا کلپ اٹھانے لگی جب اس کے ہاتھ میں حسنین کے ہاتھ کا لکھا ہوا لیٹر آیا

میں کچھ کام سے جا رہا ہوں اک دو گھنٹے میں واپس آجاؤں گا تب تک آپ اپنا خیال رکھیئے گا

بریک فاسٹ آپ کا میں نے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا تھا

مجھے معلوم ہے آپ زیادہ دیر تک نہیں سوتی اس لیئے کھانا کھا لینا خدا حافظ

حسنین شاہ..

وہ اس کا لکھا ہوا نام اپنے ہاتھ سے چھونے لگی

پھر ہلکا سا مسکرا کر بالوں کا جوڑا کرتے ہوئے فریش ہونے چلی گئی

....

احمد ہاؤس میں عید کا سماع تھا

سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے بی جان کو احمد صاحب نے حسنین کی دیر رات فون کال کا بتادیا تھا

اب بی جان کو یقین تھا کے سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے

پورے شاہ ہاؤس کو سجایا جارہا تھا بی جان کے چہرے سے مسکراہٹ اوجھل ہی نہیں ہو رہی تھی

حنا بیچاری صبح سے ہلکان ہوئے جارہی تھی

حنا بیٹا حسن جیلانی کے گھر پر فون کردے احمد سے کہو

بی جان نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

جی بی جان میں کہتی ہوں

حنا نے ہاں میں جواب دیا

ہاں بیٹا وہ بھی تڑپ رہے ہوں گے کتنے دنوں سے اپنی بیٹی سے نہیں ملے

میں نہیں چاہتی کے اب کچھ اور برا ہو بی جان کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونا شروع ہو گئے

وہ بھی تو ماں تھی اور اپنے جوان بیٹے اور بہو کی موت کا صدمے سے ٹوٹ چکی تھیں وہ تو بس حسنین کی خاطر انھوں نے خود کو سنبھالا ہوا تھا

حنا نے پانی کا گلاس بی جان کے سامنے کیا

جسے بی جان نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لیا

. . . . . .

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین کی دوپہر دو بجے واپسی ہوئی

وہ کمرے میں داخل ہوا تو ماہ رخ سامنے ہی صوفے پر فون میں سر دیے نظر آئی

ماہ رخ کی پشت حسنین کی طرف تھی وہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی

حسنین اپنے مضبوط قدم آرام سے اٹھاتا ہوا اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

پھر دھیرے سے اپنے مظبوط ہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھ دیئے

ماہ رخ چیخ کر چھلانگ لگا کر صوفے سے اتر گئی

حسنین اس کی بدحواسی دیکھنے لگا

وہ اسے آگ برساتی نظروں سے دیکھنے لگی

یہ کیا تھا حسنین مجھے ڈرا دیا آپ نے وہ خود کی سانسوں کو ہموار کرتے ہوئے کہنے لگی

اچھا بابا سوری مجھے کیا پتا تھا میری بیوی اتنی ڈرپوک ہو گی

وہ اپنے قہقہے کو روکتے ہوئے کہنے لگا

اب یہ مذاق تھا وہ بچوں کی طرح منہ پھولائے کھڑی تھی

نہیں تو وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے پاس آکر کھڑا ہوا

اچھا ٹھیک ہے پھر۔

اور آپکا کام ہو گیا وہ واپس صوفے پر جا کر بیٹھنے لگی

جی ہو گیا اور کچھ دیر میں ہمیں ایئرپورٹ کے لیے نکلنا ہو گا اس لئے آپ پیکنگ کر لیں وہ بھی اسکے ساتھ سوفے پر آکر بیٹھا

جی.... ٹھیک ہے میں کرتی ہوں وہ صوفے سے اٹھنے لگی لیکن اس کا ہاتھ حسنین نے اپنے گرفت میں لے لیا

یہ کیا ہے چھوڑیں نہ میرا ہاتھ

مجھے بہت کام ہے وہ ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر گویا کوئی

حسنین نے اک چھوٹا سا بوکس کھولا تو اس میں بہت ہی نازک سی ڈائمنڈ رنگ تھی ماہ رخ کی آنکھوں میں چمک آئی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

یہ کیا ہے وہ حیرانگی سے حسنین کی آنکھوں میں دیکھنے لگی

آپ کے لئے میری طرف سے اک چھوٹا سا تحفہ وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

اِجازَت ہے وہ آنکھوں میں شرارت لئے شَریر لہجے میں کہنے لگا

ماہ رخ نے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر ہاں میں سَر ہلا یا

اس نے نازک سی ڈائمنڈ کی رنگ ماہ رخ کے نازک سے ہاتھ میں پہنادی

اور ماہ رخ کے ہاتھ پر اپنی محبت کی نشانی چھوڑی

پِھر اٹھ کھڑا ہوا

اب آپ کرلیں کام وہ ماہ رخ کی آنکھوں میں اک خوشی اور انس دیکھ سکتا تھا لیکن پھر وہ اٹھ کر چینج کرنے چلا گیا

ماہ رخ ابھی بھی اسی سحر میں کھوئی ہوئی تھی

پِھر اپنے ہاتھ میں میں سجی رنگ کو دیکھنے لگی

اک پیاری سی مسکان اسکے ہونٹوں پر آکر غائب ہو گئی

وہ اپنا ذہن جھٹک کر پیکنگ کرنے لگی

....

حسنین نے بیگز گاڑی میں رکھوائے اور دونوں روانہ ہو گئے

میری زندگی کے خوبصورت اور یادگار پل یہی تھے

جو میں یہاں آپ کے ساتھ گزار کر جا رہی ہوں مسٹر حسنین شاہ

وہ آخر اپنے دِل کی بات زبان سے بیان کر گئی

حسنین کو لگا اسکے دل سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو جیسے جیسے

وہ خوش تھا بہت خوش کیوں کے اسکی محنت اور محبت کامیاب ہو گئی تھی

نفرت تو ماہ رخ نے اسکے دِل اور دِماغ سے کب سے نکال دی تھی

انہیں باتوں میں وہ ایئرپورٹ پہنچ گئے

حسنین گاڑی سے اتر کر بیگز وغیرہ نکلوا کے ماہ رخ کو لئے ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوا

کچھ دیر میں اسکی فلائٹ کا ٹائم ہوا تو وہ دونوں اپنی اپنی سیٹس پر آکر بیٹھے

اس بار حسنین خود ہی اپنا ہلکا سا حصار اس پر کھینچ لیا تھا

ماہ رخ اسکی اس حرکت پر مسکرا دی

اب تو ڈر نہیں لگے گا نہ حسنین نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

نہیں...ٹھیک ہوں میں وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوئی

اللہ جانے آگے کیا ہونے والا تھا وہ

دونوں سہی سلامت گھر پہنچنے والے تھے بھی یا نہیں-----

کچھ ٹائم بعد ماہ رخ تو اسکے کندھے پر سر رکھ کر سو گئی

حسنین نے اس کے سَر پر اپنا سَر رکھا اور سو گیا

کچھ گھنٹے کی پر سکوں نیند کے بعد دونوں جاگ ہوی

کیا ہوا بھوک لگی ہے کیا حسنین کے اسکی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

نہیں ابھی نہیں لگی اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا

حسنین آپ اپنا موبائل دیں گے مجھے

وہ اس کا موبائل مانگ رہی تھی اصل میں وہ حسنین کا ری ایکشن دیکھنا چاہتی تھی

ہاں کیوں نہیں حسنین ب نارمل ساری ایکٹ کیا اور اپنا موبائل اسکے ہاتھ پر رکھ دیا

پاسورڈ تو کھول کر دیں وہ ویسے ہی موبائل ہاتھ میں رکھے اسے کہنے لگی

پاسورڈ نہیں لگا ہوا حسنین اپنا سَر سیٹ پر ٹکا کر آنکھیں موندے سونے لگا

ماہ رُخ کی آنکھیں کھولی رہ گئیں

لیکن پِھر وہ اس کا موبائل اوپن کر کے اسکی گیلری کھولنے لگی

جس میں تھوڑے بہت سانگس تھے

جنید کے ساتھ حسنین کی تصاویر تھیں

لیکن اک جگہ آ کر ماہ رُخ کی آنکھیں حیرانی سے کھول گئیں

کیوں کے وہاں پر ماہ رُخ کی پکچرز تھیں اور بھی بہت سی تھے جہاں پر ماہ رُخ کو خبر تک نہیں تھی کے کوئی اسکی پکچرز کیپچر کر رہا ہے

وہ واپس حسنین کی جانب دیکھنے لگی جو پر سکون نیند میں تھا

اسکی زیادہ پکچرز حسنین نے لندن میں لی تھیں

ماہ رُخ نے موبائل اوف کر کے رکھ دیا

کچھ دیر بعد فلائٹ پاکستان لینڈ کر چکی تھی

وہ دونوں باہر آئے ائر پورٹ پر گھر کے سب لوگ انہیں ویلکم کرنے کے لیے کھڑے تھے

ماہ رُخ کی نظریں تو صرف حسن جیلانی اور فرزانہ بیگم پر جم گئیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بھاگ کر انہیں گلے سے لگانا چاہتی تھے اس کا ہاتھ ابھی بھی حسنین کی گرفت میں تھا

وہ اپنے آنسوں سے بھری ہوئی آنکھیں اسکی جانب کر کے دیکھنے لگی

حسنین نے اس کا ہاتھ چوڑ دیا اور آنکھوں سے اشارہ کیا

تُم جاؤ مل لو سب سے حسنین کی بھی آنکھیں نم تھی

ماہ رُخ بھاگ کر حسن صاحب کے گلے سے لگ گئ

وہ اپنے آنسو اپنی تڑپ رُو کر ختم کرنا چاہتی تھی وہ بہت ٹائم تک انکے سینے سے لگی آنسو بہاتی رہی

فرزانہ بیگم نے اسے حسن جیلانی سے الگ کیا اور اپنے آغوش میں لیا

ماںؑ کے آغوش سے بہتر دُنیا کی کوئی جگہ نہیں اک ماں ہی تو ہے جو اپنے بچے کو ہر سرد و گرم ہوا سے بچاتی ہے

فرزانہ بیگم نے اسے اپنے سے الگ کر کے اس کا ماتھا چوما

پِھر وہ مانو سائرہ اور انوشے والوں کی جانب متوجہ ہوئی

حسن جیلانی خود چل کر حسنین کے پاس گیے

وہ اپنا سَر جھکائے وہیں پر کھڑا تھا جہاں پر ماہ رُخ نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا

حسنین بیٹا اپنے ماموں سے نہیں ملو گے حسن صاحب کی آواز دَرد سے روندھ گئی

مجھے معاف کر دیں آپ وہ زندگی میں پہلے بار کسی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا تھا

کوئی بات نہیں غلطیاں ہم سب سے ہوتی ہیں،

میرے بچے حسنین صاحب نے اسکے جوڑے ہوئے ہاتھ کھول دیے اور اپنے سینے سے لگا لیا

حسنین کے دِل میں اب کوئی نفرت نہیں تھی

وہ نفرت کو بھول کر آگے بڑھا تھا

حسن صاحب اسے لیے بی جان کے پاس آئے

بی جان نے اسکی ماتھے پر بوسہ دیا اور پِھر دونوں سب سے ملے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اورائرپورٹ سے باہر آکر اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے

ماہ رُخ اب ٹینشن میں تھی کہ وہ کس کے ساتھ بیٹھے

کیونکہ بی جان نے اسے حسن جیلانی کی گاڑی میں بیٹھنے کا کہا تھا

لیکن وہ پریشان تھی کہیں حسنین غصہ نا کرے اس لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی

حسنین نے اسے اشارے سے حسن صاحب کی گاڑی میں بیٹھنے کا کہا

وہ خوشی خوشی حسن صاحب کی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئی

سب لوگ شاہ ہاؤس پہنچے

گھر میں داخل ہوئے تو پورے گھر میں اک خوشی کا ماحول تھا سب باہر ہی لاونج میں بیٹھے خُوش گپیوں میں مصروف تھے

ماہ رُخ مانو حناوالوں کے ساتھ تھی

حسنین کو تو وہ بھول ہی گئی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

حسنین منہ پھولائے اسے دیکھ رہا تھا

پھر اٹھ کر اپنے گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے باہر نکل آیا

اس کا اِرادہ جنید سے ملنے کا تھا

وہ فون کر کے جنید کو ملنے کا بتا چکا تھا

اس نے اپنے گاڑی جنید کے گھر کے باہر روکی

اور پِھر جنید کو کال کر بتایا کہ وہ اس کے گھر کے باہر کھڑا ہوا ہے

کچھ ٹائم بعد جنید گھر سے باہر اتا ہوا دکھائی دیا

کیسے ہو بڈی بہت مس کیا تجھے جنید آتے ہی گرم جوشی سے اس سے ملا

میں نے بھی بہت مس کیا تمہیں حسنین نے اسے ٹائٹ ہگ کیا

چل اوئے جھوٹ نا بولو مجھے پتہ ہے تُم نے شکرانے کے نفل پڑھے ہونگے کے میں کچھ دن تمھارے ساتھ نہیں تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ویسے بھابھی بھی تھیں تمھارے ساتھ مجھے تو بھول ہی گئے ہونگے آپ جنید نے اسکی ٹانگ کھینچی

تمہاری بکواس کبھی بند نہیں ہو سکتی حسنین نے زور سے ہاتھ اسکی کمر پر مارا

ھائے ظالم انسان مار ڈالا جنید کی ایکٹنگ عروج پر تھی

اُف...... تمھارے ڈرامے جنید

وہ ہنستا ہوا گاڑی میں بیٹھا

جنید بھی فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول کر بیٹھ گیا پھر دونوں روانہ ہوئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

....

ماہ رُخ کی نظر کب سے بار بار حسنین کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ اسے نظر نہیں آرہا تھا

وہ سمجھی شاید وہ فریش ہونے چلا گیا ہو اس لیے اپنا دھیان سائرہ والوں کی باتوں پر کی طرف کر لیا

لیکن سائرہ حنااور مانو نے اسے مانئ خیز نظروں سے دیکھ رہی تھیں

کیونکہ انہیں اسکے چہرے پر پریشانی صاف نظر آرہی تھی

وہ انکی نظروں کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھی

کیا ہوا چُپ کیوں ہوگئے ہیں،۔۔۔۔سب وہ سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھنے لگی

کسے ڈھونڈا جارہا ہے آخر ہمیں بھی تو پتہ چلے سائرہ نے اسے کوہنی ماری اور چھیڑنے والے

اندازِ میں کہا

کسی کو بھی نہیں میں تو بس وہ ھلکا سا مسکرا کر چُپ ہوگئ

میں تو بس کیا بھائی کی یاد ستارہی ہے ابھی سے آپکو مانو نے بھی باتوں میں اپنا حِصَّہ ڈلا

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے تُم سب فضول میں تنگ نہیں کرو مجھے

وہ منہ بنا کر وہاں سے اٹھ گئ

جب سائرہ وغیرہ کے قہقہوں نے اس کا پیچھا دور تک کیا

وہ بی جان کے پاس سے گزر رہی تھی جب بی جان نے اسے اپنے پاس بلایا

ماہ رُخ بیٹا حسن کو کوئی کام تھا آفیس کا وہ اور تمہاری ماں تو گھر چلے گئے

اور ہاں کل کی تمہیں اور حسنین کو دعوت بھی دے کر گئے ہیں،

رات میں حسنین کو بتا دینا جب وہ گھر آئے بی جان نے اسے پیار سے کہا

کہاں گئے ہیں وہ بی جان۔۔۔ماہ رُخ نے سرسری سے لہجے میں پوچھنے لگی

وہ اپنے دوست سے ملنے گیا ہے مجھے بتا کر گیا تھا بی جان نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

اچّھا ٹھیک ہے بی جان وہ مایوس ہو گئی تھی

لیکن اسے غصہ بھی آرہا تھا کے حسنین نے اسے بتایا بھی نہیں...

مجنواب تو آپ کا غصہ کم ہو گیا ہے اسکے پیچھے بھی بھابھی کا ہاتھ ہے جنید اور وہ راستے میں

تھی جب جنید نے چہرے پر سنجیدگی جب کے انکھوں میں شرارت لیے گویا ہوا

تو کمینہ انساں ہے جب غصہ کرتا تھا تب بھی تمہیں سکوں تھا

اب جب نہیں کرتا تب بھی تمہیں مسئلا ہے وہ موڑ کاٹتے ہوے کہہ رہا تھا

حسنین کے فوں کب سے فون کالز آرہی تھیں

جیسے وہ کب سے نظر انداز کر رہا تھا

اوئے کان کام نہیں کر رہے کیا

خب سے فون پر بھابھی کی کالز آرہی ہیں بات کیوں نہیں کر رہے

تم اس بات کو چھوڑو اور کہاں چلنا ہے یہ بتاو حسنین کے چہرے پر صاف نظر آرہا تھا کے وہ

اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

وہ غصے میں اپنے کمرے میں داخل ہوی پھر اپنا موبائل لے کر حسنین کو کال کرنے لگی

بہت بار کالز کرنے کے بعد بھی جب حسنین نے اسکا فون نہیں اٹھایا

اس نے غصے میں اپنا فون بیڈ پر پھینک دیا

کیوں کے اب اسے یقین تھا کے حسنین اس سے ناراض ہے

وہ خود کا غصہ ختم کر کے کچھ دیر بعد کمرے سے نکل آئی

اور حنا کے کمرے کا رخ کیا جہاں پر سائرہ حنا وغیرہ سب ساتھ میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

ان سب کی بھی اک دوسری سے دوستی ہو چکی تھی

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو سب کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

اسنے سب کو نظر انداز کرتے ہوئے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی

سائرہ مانو آج رات تم دوں وں یہیں رک جاؤ میں اور حسنین بھی کل جائیں گے تو ساتھ ہی چلیں گے سب

اس نے عام لہجے میں کہا

ہاں تم سب آج رات میرے ساتھ رہو حنا نے بھی ماہ رخ کی ہاں میں ہاں ملائی

اچھا ٹھیک ہے آپی مانو نے ہاں میں جواب دیا

سائرہ کو بھی کوئی پروبلم نہیں تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ سب باتوں میں گم تھی ماہ رخ بار بار ٹائم دیکھ رہی تھی

رات کے نو بجہ چکے تھے اور حسنین گھر نہیں آیا تھا

وہ غصے میں بیٹھی ہوئی تھی جب حنا کے کمرے کا دروازا نوک ہوا

جی آجائیں حنا نے آنے والے کو اِجازت دی جب کے اندر داخل ہونے والا کوئی اور نہیں بلکے حسنین تھا

سائرہ اور مانو نے سَر پر دوپٹہ رکھا اور حسنین کو سلام کیا

کیوں کے وہ سب حسنین سے ایئرپورٹ پر نہیں ملیں تھیں

حسنین نے شَفقَت بھرا ہاتھ انکے سروں پر رکھا

مانو کی آنکھوں میں نمیں آگئ تھی انکی زندگی میں صرف بھائی کی کمی تھی

حسنین نے بھی بات کو سمجھا

اس لیئے وہ مانو سے مخاطب ہوا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مانو میں آپ کا بھائی بھی ہوں بچے آج سے آپ یے نہیں سوچنا کے آپ کا کوئی بھائی نہیں

ان نے مانو کے سر پر ہاتھ رکھ کے کہا

جی بھائی مانو نے اپنے انسوں صاف کیے اور دھیمے سے مسکرائی

سب مسکرا دیئے حسنین نے سب کے دلوں میں اپنی جگہ بنالی تھی

یہ سچ تھا کے اس نے ماہ رخ سے زبردستی نکاح کیا لیکن اس نے ماہ رخ کو کیسی اذیت سے دو چار نہیں کیا تھا وہ صرف بھٹکا ہوا تھا

اچھا آپ سب انجوائے کریں میں چلتا ہوں حسنین ماہ رخ کے پھولے ہوئے چہرے پر اک نظر ڈال کر کے کمرے سے چلا گیا

سب نے ماہ رخ کو مشکوک نظروں سے دیکھا

جواب تک پتہ نہیں کتنے بار ٹائم دیکھ چکی تھی وہ سب جانتی تھی کے وہ حسنین کا انتظار کر رہی تھی

ماہ رخ تُم بھائی کے پاس جائو اسے کھانے کا پوچھو سائرہ نے اسکے مزاج کو جانچتے ہوئے کہا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بھی بغیر کچھ کہے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

حسنین فریش ہونے گیا تھا وہ غصے سے چہرہ لال کیئے ٹہلنے لگی

وہ واش روم سے جیسے باہر آیا تو ماہ رخ کو اپنے انتظار میں پایا

وہ بھی بنا کچھ کہے اپنے کرتے کے بٹن بند کرنے لگا

وہ کالی شلوار قمیض میں ملبوس اپنے تمام تر مردانہ وجاہت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا اسے نظر انداز کر رہا تھا

ماہ رخ چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

حسنین نے اک نظر موڑ کر اسے دیکھا پھر سر جھٹک کر اپنے کرتے کی بازو فولڈ کرنے لگ گیا

کہاں سے آ رہے ہیں جب اس سے رہا نہیں گیا تو وہ ناگواری سے اس کے پاس آئی انداز برہم تھا

آپکو کیوں بتاؤں آپ جائیں نا اب میرا خیال کیوں آیا آپکو وہ بھی اسی لہجے میں جواب دے کر آگے بڑھ گیا

آپ ناراض ہیں مُجھ سے وہ پِھر سے اس کا رستہ روکے سامنے کھڑی ہو گئی

نہیں میں ناراض نہیں ہوں ہٹ جائیں اب وہ اپنے موبائل میں لگ گیا جیسے کہنا چاہ رہا ہو مجھے بات نہیں کرنی

ماہ رخ نے اس کے ہاتھ سے اس کا موبائل چھین کر زور سے زمین پر پھینکا

حسنین کی آنکھیں حیرانگی سے اور بھی کھول گئی اس کا قیمتی موبائل پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھا

لیکن پِھر کچھ ٹائم بَعْد وہ اپنے سامنے کھڑی ماہ رخ کو سنے پے ہاتھ باندھے گھورنے لگا

اس پر حسنین کے گھوری کی کوئی پرواہ نہیں تھی یہ اعتماد بھی حسنین کا ہی دیا ہوا تھا

حسنین کی آنکھوں میں اب حیرت کی جگہ شرارت نے لے لی تھی

وہ اسکے پاس قدم بڑھانے لگا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ماہ رخ اب ٹھٹھک کر پیچھے ہٹنے لگی

وہ....ووو......وہ آپ نے کھانا کھایا وہ جلدی سے بھاگ کر اس سے بہت دُور جا کر کھڑی ہوئی

یہ کیا ہے ماہ رخ آپ بھاگ کیوں جاتی ہیں ہمیشہ

جب خود سے بڑی حرکتیں کرتی ہیں تب آپکو ڈر نہیں لگتا وہ اپنے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی

محبت سے چور لہجے میں کہہ رہا تھا

کیوں کے مجھے پتہ ہے آپ مجھے کچھ نہیں کہیں گے اس لیئے وہ اسے جلدی سے کہہ کر کمرے سے بھاگ گئی

جب کے حسنین اسکی حرکتوں پر مسکرا دیا

وہ رات گئے تک سائرہ والوں کے ساتھ تھی جب اسے نیند آنے لگی تو وہ اپنے کمرے میں جہاں حسنین لائٹ اوف کئے نیند میں گم تھا

وہ آھستہ سے چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی اور اپنے جگہ پر تکیہ رکھا پھر سونے کی کوشش کرنے لگی

اب بھی نہ آتیں آپ کیسے خیال آیا حسنین نے نیند سے بوجھل آواز میں کہا

وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی جسکی آنکھیں بند تھیں لیکن وہ جاگ رہا تھا

مانو والی تھی تو ان کے ساتھ ٹائم کا پتا ہی نہیں لگا

اور آپ سو جاتے نہ کونسا میں آپ کو لوری سنا کر سلاتی ہوں اس نے شرارتی لہجے میں کہا

آپ کیوں چاہتی ہیں میں آپ سے سختی سے پیش آؤں اس نے اپنے اک آنکھ کھول کر ماہ رخ کو دیکھا

وہ دلکشی سے مسکرا دی اور حسنین نے اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا وہ ہستی ہوئی اس کی چوڑی سینے میں سماع گئی

حسنین کل میں بابا والوں کے پاس جانا چاہتی ہوں اور بابا نے آپکو بھی بلایا ہے

تو ہم کل چلیں اس نے اجازت طلب نظروں سے حسنین کو دیکھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہاں چلیں گے ضرور حسنین نے پیار سے جواب دیا

صبح ماہ رخ کی آنکھ پہلے کھل گئی تھی

پِھر اک جماعی لے کر اپنی گردن کو سہلانے لگی

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی کیوں کے اے. سی کی وجہ سے پورا کمرا بند تھا

وہ بیڈ سے اتر کر کھڑکی کے پاس آ رکی اور کھڑکی پر گرے پردے ہٹائے

حسنین ابھی بھی گہری نیند میں تھا

اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے

وہ پہلے خود نہا کر پیچ کلر کی فراک اور چوڑی دار پجامے میں ملبوس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بالوں کو برش سے سیدھا کرنے لگی

پِھر حسنین کی جانب آئی اسے نیند سے جگانے کے غرض سے

حسنین.....اس نے دھیے آواز میں اسے پکارا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اک تو یہ بھی ناممجال ہے جو اک ہی بار کہنے پر اٹھ جائیں

وہ بڑبڑاتی ہوئی اس کے اور پاس آکر کھڑی ہوئی اور اس بار تھوڑا سا تیز آواز میں مخاطب کیا

حسنین اٹھ جائیں نہیں تو میں پھر سے پانی لے آرہی ہوں اس نے تیز لہجے میں کہا

حسنین نیند کو بھگانے کے لیئے اپنی آنکھوں کو زبردستی کھلنے کی کوشش کرنے لگا

ماہ رخ کو اس پر ٹوٹ کر پیار آرہا تھا

لیکن وہ خود پر بند باندھتے ہوئے اس کے کپڑے واڈروب سے نکال کر واش روم میں رکھ آئی

حسنین کہونی بیڈ سے ٹکائے اپنے چہرے کے نیچے ہاتھ رکھے اسے اپنے آنکھوں کے حصار میں لیئے ہوئے تھا

مجھے گھورنا بند کریں اور جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجائیں

وہ اس کے بالوں کو بکھیر کر بھاگ گئی

حسنین کی عنابی ہونٹھ مسکرا دیئے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ باتھ روم میں گھس گیا

ماہ رخ کمرے سے نکل کر حنا کے کمرے میں گئی

جہاں سائرہ مانو اور حنہ اک ساتھ سوئے تھے

وہاں وہ تینوں نیند میں تھیں

وہ اُنہیں دیکھ کر کمرے سے باہر آگائی

پھر کچن میں آکر ملازمہ کو بریک فاسٹ کا مینیو بتایا اور باہر لان میں آئی وہاں پر ہلکی ہلکی دھوپ تھی

وہ آکر بینچ پر بیٹھی

حسنین نے فریش ہو کر اپنے بالوں کو سنوارا اور پرفویم چھڑک کر کمرے سے باہر نکل آیا

لاونج میں اسے صرف یکا دو کا لوگ نظر آئے

وہ آکر لاونج میں ہی بیٹھ گیا اور نیوز پیپر پھڑنے لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ماہ رخ کچھ دیر لان میں ٹہلنے کے بعد گھر کے اندرونی حصے میں داخل ہوئی تو

حسنین اسے سامنے بیٹھا نظر آیا

وائیٹ شلوار قمیض میں ملبوس چہرے سنجیدگی لیئے وہ اخبار پڑھنے میں مصروف تھا

آج سنڈے تھا تو وہ ابھی تک آرام سے گھر پر ہی تھا

ماہ رخ دھیرے سے چلتی ہوئی اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر آکر بیٹھی

اس نے ماہ رخ کو اک نظر دیکھا اور مسکرا دیا

وہ اس کے سرخ لمبی انگلیوں والے ہاتھ دیکھنے لگی

اک بات تو ماننی پڑے گی کے بہت کم لڑکے ایسے ہوتے ہیں جن کے ہاتھ پاؤں بھی

خوبصورت ہوں

لیکن ان میں مکمل خوبصورتی ہے

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائی بڑبڑا رہی تھی

١٤

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین کو لگا وہ اکیلے ہے بولی جا رہی ہے تو اس نے نیوز پیپر ٹیبل پر رکھا

اور غور سے اپنے پہلو میں بیٹھی مسکراتی ہوئی بیوی کو دیکھنے لگا

کیا بات ہے جانے حسنین کس بات پر مسکرایا جا رہا ہے

وہ نرم آواز اور پر شوخ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

کچھ نہیں بس ایسے ہی وہ اب اپنا دھیان ادھر اُدھر کرنے کے لئے اپنا چہرہ موڑ گئی

حسنین مسکرا دیا

کچھ ٹائم بعد سائرہ والی بھی نیند سے اٹھ گئیں اور سب کمرے سے باہر نکل آئی

ماہ رخ کچن کا کام دیکھ رہی تھی

سب نے اک ساتھ ناشتہ کیا

ماہ رخ نے حسنین کی پلیٹ میں املیٹ ڈالا

پھر خد کھانے لگی

حسنین بیٹا آج حسن کی طرف جانا ہے بچیوں جلدی کرو ناشتہ ختم کر کے پھر تم لوگوں نکلنا بھی حسن کئی بار فون کر چکا ہے صبح سے

جی بی جان نے انہیں اگاہ کیا

ماہ رخ آپ سب بھی تیار ہو جائیں جب نکلنا ہو تو مجھے بتا دیجیئے گا میں آجاؤں گا

ابھی تھوڑا سا کام ہے وہ کر لوں وہ مسکرا کر کہتا ہوا اپنے کمرے میں گیا

جب کے ماہ رخ تو اسکی مسکراہٹ میں کھوئی ہوئی تھی

کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے وہ اپنے دِل پر ہاتھ رکھے سوچنے لگی پھر اپنی ہی بات پر مسکرا دی

وہ سب تیار ہو کر لاؤنج میں آگئیں بی جان نے ماہ رخ سے حسنین کو بلا لانے کا کہا تو وہ اپنے اور حسنین کے مشترکہ کمرے میں آئی

اسکی ہاتھ لیپ ٹاپ پر جلدی جلدی سے ٹائپنگ کر رہے تھے

وہ دھیرے سے چلتی اس کے پاس آئی

آپ جب فری ہو جائیں تو آجائیں نیچے ہم سب ویٹ کر رہے ہیں

اسکی نظریں اب بھی حسنین کے چلتے ہاتھوں پر تھیں

بس میں فری ہوں پانچ منٹ ویٹ کریں

وہ اپنا کام کر کے فارغ ہوا تو لیپ ٹاپ اوف کر کے بیڈ سے اٹھ گیا

تب تک اس کا روم نوک کر کے ملازمہ اک باکس لے کر آئی

حسنین نے اس سے بوکس لیا اور واپس جانے کا اشارہ کیا

اور خود بوکس کھولنے لگا

اس میں کیا ہے اور کس نے بیجھا ہے ماہ رخ نے پوچھا

اس میں میرا موبائل ہے جنید سے کہا تھا اس نے بھیجا ہے

میرا بے چارہ موبائل تو رات ٹوٹ چکا ہے حسنین نے آہ بھرتے ہوئے کہا

ماہ رخ کی ہنسی کمرے میں گونجی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں تو بھول ہی گئی تھی خیر میری غلطی نہیں تھی آپ میرے ہوتے ہوئے موبائل میں گم تھے

تو اس لیے میں نے آپ کا موبائل توڑا وہ صفائی میں کہنے لگی

اس کا مطلب ہے آپ چاہتی ہیں میں دن رات آپ میں گم رہوں اس نے شریر لہجے میں کہا

جب کے مسکراہٹ اس کے حسین اور خوبرو چہرے پر رقص کر رہی تھی

میں نے ایسا تو نہیں کہا ماہ رخ کترا کر بھاگنے کے لیے پر تولنے لگی

پِھر کیسا کہا ہے مجھے بھی سمجھا دیں وہ اور شریر لہجے میں کہنے لگا

اک اک قدم اسکی جانب بڑھانے لگا

ماہ رخ جھک کر نیچے سے نکل کر شرماتے ہوئے کمرے سے بھاگ گئی

حسنین بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

پِھر کمرے سے باہر نکل گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ نیچے آیا تو سب تیار کھڑی تھیں جانے کی لیئے

حسنین نے مانو سے ہلکی پھلکی باتیں کی اور باہر نکل گیا

ماہ رخ لوگ بھی اس کے پیچھے ہی تھی

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا ماہ رخ فرنٹ سیٹ پر جب کے سائرہ اور مانو پیچھے بیٹھ گئیں

حسنین ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور گاڑی اسٹارٹ کی

کیا ہوا اتنی خاموشی کیوں ماہ رخ نے جب سب کو چُپ دیکھا تو پیچھے مڑ کر دونو کو دیکھ کے گویا ہوئی

بس ایسے ہی دونو نے مسکورا کر جواب دیا

وہ لوگ جیلانی حویلی پہنچے تو حسنین نے باہر نکل کر گاڑی کا دروازہ کھولا

وہ سب باہر نکل آئیں

ماہ رخ اور حسنین گھر میں داخل ہوئے تو حسن صاحب نے گرم جوشی سے دونوں کا استقبال کیا

حسنین کو بہت دیر تک وہ گلے سے لگائے کھڑے رہے

حسنین نے بھی محبت کا جواب محبت سے دیا

وہ سب گھر میں داخل ہوئے سب لوگ اک ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے

حسن صاحب کی آنکھیں نم تھیں آج انکی ہانیہ ان کے ساتھ نہیں تھی

ہانیہ کا خون تھا اس کا بیٹا آیا تھا

انہوں نے پورا دن ہنسی مذاق اور آپس میں باتیں کرتے ہوئے گزارا واپسی پر حسن صاحب

نے ماہ رخ اور حسنین کو بہت سے تحفے تحائف

کے ساتھ رخست کیا

جس پر حسنین منع کرتا رہ گیا لیکن حسن صاحب نے اسکی اک نا سنی

وہ اور ماہ رخ گاڑی میں آ کر بیٹھے

تھوڑے دیر بعد ماہ رخ کو گاڑی میں ہی نیند آ گئی

حسنین اس حسین اسے انکھوں کے ظریئے دل میں اتارنے لگا

وہ سوتے ہوئے اور بھی پیاری لگ رہی تھی اس کے بال اس کے چہرے پر آ گئے تھے جسے

حسنین نے بہت احتیات سے ہٹایا

پِھر مسکرا کر اپنا دھیان ڈرائیونگ پر دینے لگا

١٤

وہ لوگ گھر پہنچے تب تک ماہ رخ گہری نیند سو چکی تھی

حسنین نے اسے اک دو بار پکارا جب ماہ رخ پِھر بھی نا اٹھی تو وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسکی

طرف آیا

اور جھک کر ماہ رخ کو آرام سے اپنی بانہوں میں اُٹھائے گھر کی جانب بڑھ گیا

وہ بار بار ماہ رخ کی بند آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

گھر میں داخل ہوا اور سیڑھیاں پھیلانگتا ہُوا اپنے کمرے تک آیا

پِھر اپنے پیر سے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے آرام سے اسے بیڈ پر لٹایا پھر اس کے چہرے کو نقاب سے آزاد کیا

ماہ رخ کے چہرے پر پسینے کی چند قطرے چمک رہے تھے جسے حسنین نے اپنی انگلیوں کی

پوروں سے صاف کیا اور جھک کر اس کے ماتھے پر پیار کیا

اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا

واپس آیا تو ماہ رخ جاگ رہی تھی لیکن وہ چھت کو گھور رہی تھی

وہ نہا کر اپنے بالوں کو خشک کرتے ہوئے پھر آ کر اس کے برابر بیٹھ گیا

کیا سوچ رہی ہیں وہ اس کے بالوں میں آہستہ سے ہاتھ پھیرنے لگا

ماہ رخ نے اپنی آنکھیں بند کر دیں پھر اس نے آنکھیں کھولی تو آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے

جنہیں حسنین نے پیار سے صاف کیا

میں بہت خوش ہوں آپ کے ساتھ حسنین

اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

تھینک یو مائی لو

آئی فیل سو لکی ٹو ہیو یو

اِزمائے وائف. حسنین نے اسکے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

ماہ رخ نے اسے اپنی آنکھوں کے حصار میں لیا

چار سال بَعد.........

آج انکی شادی کو 4 سال ہو چکے تھے

ان چار سالوں میں انکی زندگی میں اک پیاری سی پری بھی آچکی تھی

جسکا نام حسنین نے حورین رکھا تھا

گول مٹول سے شہد رنگ چھوٹی چھوٹی سی آنکھوں والی حورین کے اندر حسنین کی جان تھی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب تو ماہ رخ کو بھی لگتا تھا کے حسنین کو صرف اسکی حورین ہی یاد رہتی ہے

وہ جب بھی آفس سے لوٹتا تو اس کا پورا ٹائم حورین کے ساتھ ہی گزرتا

جس پر ماہ رخ کو کبھی کبھی غصہ بھی آتا کے پورا دن وہ حورین کا خیال رکھتی ہے باپ کے آتے یہ میڈم ماں کو پہچاننے سے بھی انکاری ہوتی ہے

بابا کی پرنسز ماما سے پوچھو وہ آپ کے پاپا سے بات کیوں نہیں کر رہیں حسنین نے شرارت سے کہا

میلی بابا کی ماہی آپ بابا شے بات کیوں نہیں تل لہی ہیں

وائٹ بے بی فراک میں دو پونیاں کیے وہ حسنین کے سینے پر بیٹھی اپنے توتلی زُبان سے ماہ رخ سے مخاطب ہوئی

جو کمرے کی حالت سدھار رہی تھی

اپنے بابا کی چمچی یہ گند پھیلا کر رکھا ہے آپ دونوں نے وہ کون صاف کرے گا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دونوں باپ بیٹی اک جیسے ہو پھر تمہارے باپ محترم کو غصہ آتا ہے کہ کمرا صاف نہیں وہ مصروف سے اندازِ میں بھی حسنین کو سنانے سے بعض نا آئی

وہ آنکھیں بند کیے چہرے پر اک جاندار مسکراہٹ سجائے ابھی بھی بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

ماہ رخ نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تو اسے اور تپ چڑ گئی

وہ حورین کے ٹوائز کو باسکٹ میں ڈال کر سیدھا حسنین کے سامنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی

حسنین شاہ آپ اور آپ کی شہزادی بیٹی سدھر جاؤ نہیں تو میں گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی

توبہ ہے دونوں کو رتی برابر فرق نہیں پڑا

میں نے بکواس تو نہیں کی ابھی وہ غصے میں چہرہ لال کیے دونوں باپ بیٹی کو گھور رہی تھی

حسنین کا قہقہہ جاندار تھا

ماہ رخ تو کچھ ٹائم تک اسکی پیاری سی ہنسی میں کھو سی گئی

جب کے حسنین نے کہا

ہم دونوں باپ بیٹی کب سے خاموش ہیں جب کے آپ اتنی دیر سے ہمارے کانوں میں رس گھول رہی ہیں

اپکو پھر بھی ہم معصوم باپ بیٹی برے لگ رہے ہیں

اس نے گہری نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھا چہرے پر مسکراہٹ تھی جو ہمیشہ ماہ رخ سے بات کرتے ہوئے قائم رہتی تھی

حسنین اسے محبت بھری نگاہوں کو دیکھ رہا تھا جو گرین لانگ فراک اور وائٹ چوڑی دار پاجامہ پہنے دونوں باپ بیٹی کو گھور رہی تھی

ماہی یار ایسے تو نا دیکھو پھِر کہتی ہو میں فضول قسِم کا انسان ہوں اس نے اسے آنکھ مار کر کہا

ماہ رخ نے اپنا ہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھ دیا

ماما گندی میلے بابا کے چہرے سے ہاتھ ہٹائیں نہیں تو میں آپ تے ہاتھ پر کاٹوں گی

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین کی شہزادی سے کہاں برداشت تھا کے کوئی اسکے بابا کو کچھ کہے اس لیے وہ اپنے سامنے کھڑی اپنی ماں کے نرم اور نازک ہاتھ کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ہٹانے لگی

دن بھر میرے ساتھ ہوتی ہیں آپ باپ کے آتے ہی ماں گندی ہو گئی واہ بیٹا واہ

ماہ رخ تو لڑاکا عورتوں کی طرح بولنے لگی

جب کی حسنین سے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا

آپ ہنس لیں چہرہ ضبط سے لال ہو رہا ہے اب حسنین کی شامت آئی

تم میری بیٹی کو ڈرا رہی ہو اس لیے اس سے بات نا کرو ہم دونوں خود جا رہے ہیں کمرے سے

حسنین چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے ہنستا ہوا کمرے سے چلا گیا

جبکہ وہ دانت پیس کر رہ گئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ نیچے لان میں آیا تو بی جان اور اَحمد صاحب کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا

بڑے ابو میں نے ابھی جنید سے بات کی ہے آج شام کی پارٹی میں حِنا اور جنید دونوں شریک ہو رہے ہیں

تب تک حورین صاحبہ بھی باپ کی گود سے اتر کر بی جان کی گود میں جا پہنچی تھی

حسنین نے پیار بھری نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھا جس کی صرف شہد رنگ کی آنکھیں ماں پر گئی تھیں ورنہ وہ حسنین کی کاربن کاپی تھی

جس پر اکثر حسنین ماہ رخ کو تنگ کرتا رہتا تھا

یہ اچھی بات کہی میں نے بھی اتنی دنوں سے چکر نہیں لگایا حِنا کی طرف آج ملاقات ہو جائے گے

اَحمد صاحب نے چشمہ صاف کرتے ہوئے کہا

حِنا اور جنید کی شادی ہو چکی تھی

دونوں اک ساتھ خوش تھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSICURDUMATERIAL

شام میں ماہ رخ نے حسنین کی دی ہوئی ریڈ اور بلیک ساڑھی نہیں پہنی کیوں کے اسے یہ اَچھا نہیں لگ رہا یوں سب کے سامنے میں جانا تو اس نے حسنین کو بعد میں کبھی ساڑی پہنے پر راضی کیا اور سفید پیروں تک آتا فراک زیب تن کیا ریڈ حجاب میں نیچرل سے میک اپ میں بہت پیاری اور حسین لگ رہی تھی

حسنین کمرے میں آیا تو دیکھتا ہی رہ گیا

تب وہ حورین کو تیار کر رہی تھی حورین بھی باربی باربی فراک میں بہت پیاری لگ رہی تھی

سوری میں شاید رستہ بھول گیا ہوں میری بیوی آپ نے کہیں دیکھی ہے کیوں کے میری شہزادی تو آپ کے پاس ہے حسنین نے شریر لہجے میں کہا انداز تنگ کرنے والا تھا

جی نہیں میں نے آپکی بیوی نہیں دیکھی جب آپکو ہی نہیں پتا تو مجھے کیسے پتا ہو گا

وہ بھی ماہ رخ تھی آخر حساب برابر کیا آپکی آواز تو میری بیوی کی آواز سے ملتی ہے کہیں آپ ہی

تو نہیں ہیں مسز حسنین

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ پھِر بھی بعض نا آیا

اور چلتا ہوا حورین کو اٹھا کر اسکے پھولے ہوئے گال پر پیار کیا وہ بھی اپنے باپ کو دیکھ کر خوشی سے مسکرا رہی تھی

حسنین حد ہے اب جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجائیں وہ حورین کو اس کے ہاتھوں سے لے کر حال میں چلی گئی

ماشاءاللہ۔۔۔اللہ پاک میری دونوں پرنسز کو ہمیشہ خوش اور نظر بد سے بچانا وہ دِل میں دُعا کرتا ہوا فریش ہونے چالا گیا

....

حال میں گہما گہمی عروج پر تھی ہر کوئی خوش گپیوں میں مصروف تھا

ماہ رخ کو دور سے حسن صاحب اور بی جان لوگ نظر آ گئے تھے اس لیے وہ حورین کو لیے ان کے پاس چلی آئی

اور سب سے ملی حورین کبھی مانو تو کبھی جنید حِنا لوگوں کے پاس منتقل ہو رہی تھی

حسنین بھی بلیک کوٹ اور

بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس ہر اک کی توجہ کا مرکز تھا

بہت سی لڑکیاں تو اب بھی اسے دیکھ کر فدا ہو چکی تھیں

وہ متوازن چال چلتے ہوئے اپنی بیوی کے ساتھ آکر کھڑا ہوا اور سب سے آکر ملنے لگا

جنید اور وہ اک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے چلے گ ئی ے

ماہ رخ بھی حِنا سائرہ لوگوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

کیک کاٹنے کا ٹائم آیا تو حسنین اور ماہ رخ نے اپنی شادی کی سالگرہ کا کیک کاٹا

ماہ رخ کو پتا تھا حسنین کے بہت سے مہمان آئیں گے اس نے نقاب کیا ہوا تھا

اور پھر خوبصورت لمحات کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر لیا گیا

ماہ رخ حورین کے کپڑے صاف کر رہی تھی جس پر حورین نے کیک گرایا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حسنین دونوں کے پاس آیا

اور حورین کو اٹھایا

میرا دِل کرتا ہے ماہی کے میں اب کبھی تم سے جدا نا ہوں حسنین نے عجیب سے لہجے میں کہا

اللہ نا کرے یہ کیا بکے جا رہے ہیں آپ ماہ رخ نے آنکھیں دکھائی

ہاں میری جان میں اب بہت سال جینا چاہتا ہوں کیوں کے

تم جو زندگی ہو میری........

اس نے محبت سے کہا اور ماہ رخ اور حورین کو اپنے سے لگایا

انکی فیملی مکمل تھی

ان دونوں کی محبت اپنی منزل پا چکی تھی دور کھڑے حسن صاحب اور بی جان کی آنکھیں نم تھیں

بھی جان نے تینوں کو دِل میں بہت سی دعائیں دیں

. . . . .

.........ختم شد.........

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL